فضائل فضل اللہ

سوانح عمری

حقائق آگاہ عارف باللہ
حضرت سید شاہ محمد فضل اللہ قادری غفوری عرف سید فیض اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مصنف سید شاہ محمد عبد الوحید قادری غفوری محی الدین پوری (مرید خاص حضرت ممدوح)

مرتب سید شاہ محمد سلیم ابن سید شاہ محمد عبد الہادی (نواسۂ حضرت ممدوح)

حسب ارشاد و زیر اہتمام

سید شاہ محمد شجاعت اللہ قادری

سجادہ نشین درگاہ حضرت سید شاہ محمد فضل اللہ قادری غفوری عرف سید فیض اللہ شاہ علیہ رحمۃ اللہ

تحقیق و تسہیل

قطمیر غوث اعظم رضی اللہ عنہ و لطیف لا اُبالی رضی اللہ عنہ

ڈاکٹر سید عبد المہیمن قادری لا اُبالی الجیلانی سجاد محی الدین

سجادہ نشین بارگاہ حضرت وتد دکن المعروف پتھر والے صاحب۔ کامل التفسیر۔ کامل الحدیث۔ کامل التاریخ۔ جامعہ نظامیہ
ایم اے (عربی۔ فارسی۔ اردو۔ پولیٹیکل سائنس۔ میوزولوجی۔ لائبریری سائنس)
پی ایچ ڈی میوزولوجی، آرکیول سائنس، کنزرویشن آف مینواسکرپٹس (لائبریری سائنس)

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Quadri Digitization eGangotri
Collection Mohsin Hyderabad India.

غوث الزماں حضرت آخند شیخ عبدالغفور المعروف سیدو بابا رحمۃ اللہ علیہ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri, India
Collection Peer Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡعَظِیۡم

فضائل فضل اللہؒ

سوانح عمری حقائق آگاہ عارف باللہ حضرت سید شاہ محمد فضل اللہ قادری غفوری

عرف سید فیض اللہ شاہ علیہ الرحمہ

مصنف..... سید شاہ محمد عبدالوحید قادری غفوری محی الدین پوری (مرید خاص حضرت ممدوح)

مرتب..... سید شاہ محمد سلیم ابن سید محمد عبدالہادی (نواسۂ حضرت ممدوح)

حسب ارشاد وزیر اہتمام

سید شاہ محمد شجاعت اللہ قادری

سجادہ نشین درگاہ حضرت سید شاہ محمد فضل اللہ قادری عرف سید فیض اللہ شاہ علیہ الرحمہ

تحقیق وتسہیل

قطمیر غوث اعظم رضی اللہ عنہ ولطیف لا اُبالی رضی اللہ عنہ

ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لا اُبالی الجیلانی سجاد محی الدین

سجادہ نشین رابع بارگاہ حضرت وتد دکن المعروف پتھر والے صاحب۔ کامل التفسیر۔ کامل الحدیث۔ کامل التاریخ۔ جامعہ نظامیہ

ایم اے (عربی۔ فارسی۔ اردو۔ پولیٹیکل سائنس۔ میوزولوجی۔ لائبریری سائنس)

پی ایچ ڈی میوزولوجی، آرکیول سائنس، کنزرویشن آف مین واسکرپٹس (لائبریری سائنس)

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri
Collection Peer Sahib Hyderabad India

کتاب کے بارے میں

نام کتاب : سوانح عمری حضرت سید شاہ محمد فضل اللہ قادری غفوری
مصنف : سید شاہ محمد عبدالوحید قادری غفوری محی الدین پوریؒ
محقق و مدون : ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لاأبالی الجیلانی
سنہ تحریر : ۱۳۱۰ ہجری
سنہ طباعت : 2025ء
تعداد صفحات : 96
تعداد اشاعت : 1000
قیمت : 300/-
کتابت : محترم جناب محمد جاوید صاحب در مطبع دارالہدیٰ
سرورق : محترم جناب حافظ محمد انوار اللہ صاحب (جامعہ نظامیہ)
طباعت : مطبع دار الھدیٰ، مستعد پورہ، حیدرآباد۔
ناشر : مطبع دار الھدیٰ، 13-4-486
بارگاہ حضرت پتھر والے صاحبؒ، مستعد پورہ، کاروان، حیدرآباد۔ 500006۔
تلنگانہ اسٹیٹ۔ الہند۔ فون نمبر: 0091-9391179438

ISBN
978-81-991743-4-4

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Quadri India
Collection of Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

رسم اجراء بدست

محترم المقام حضرت العلامہ مولانا مفتی خلیل احمد صاحب مدظلہٗ العالی
معزز امیر جامعہ۔ جامعہ نظامیہ حیدرآباد

یکے از مطبوعات دارالهدیٰ سلسلہ نمبر: 330

مکتبہ ھادیٔ دکن و صفۃ التحقیق کی 330 ویں تحقیق۔

محقق کی 268 ویں کتاب۔

دکنی زبان میں یہ کتاب سنہ ۱۳۱۰ھ م 1893ء میں تحریر کی گئی۔

کتاب کی تحقیق، تدوین اور طباعت جمادی الاولیٰ ۱۴۴۷ھ م نومبر 2025 عیسوی مطابق ۱۳۳۴ فصلی میں عمل میں آئی۔

Collection Peer Sahib Hyderabad India

حقوق

اس کتاب کے مکمل حقوق مطبع دار الہدیٰ بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب مستعد پور حیدرآباد کے حق میں محفوظ ہیں کوئی فرد' ناشر' مطبع' کمیٹی یا ادارہ دار الہدیٰ یا سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب کی اجازت کے بغیر کتاب یا کسی حصہ کو طبع کرنے کی زحمت نہ فرمائیں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کی جائے گی اور جرمانہ 15,000,00 (پندرہ لاکھ) روپئے عائد کیا جائے گا جو سال 2020ء کے لئے مختص ہوگا۔ یکم جنوری 2021ء سے اس جرمانے میں ہر سال ایک لاکھ روپئے کا اضافہ ہوگا۔

دستیابی

- 13-4-486 بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب، مستعد پورہ، کاروان، حیدرآباد۔ 500006
- خانقاہ قادریہ غفوریہ سید شاہ محمد شجاعت اللہ قادری۔ قاضی پورہ، حیدرآباد۔ 500065

Email:syedshujathshah@gmail.com
Phone: +91 9290022510

- لاابالی اکیڈمی بارگاہِ سرکار لاابالیؒ کرنول۔
- عرشی کتاب گھر منڈی میر عالم، حیدرآباد۔
- حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد۔
- ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس پرانی حویلی حیدرآباد۔

کاظم سیریز حیدرآباد۔
شیخ الاسلام لائبریری حیدرآباد۔
میں ار بک ڈپو نزد چارمیں ار، حیدرآباد۔
ہمالیہ بک ڈپو نامپلی حیدرآباد۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohammed Quadri Hyderabad India
Collection: Peer Sahib Digitization eGangotri

فہرست

نشان سلسلہ	عنوان	صفحہ
۱	عرض محقق و مدون	6
۲	قطعہ تاریخ سنہ تحقیق ۔ از ۔ مدون	9
۳	قطعہ تاریخ سنہ طباعت ہجری ۔ از ۔ مدون	10
۴	قطعہ تاریخ سنہ طباعت عیسوی ۔ از ۔ مدون	11
۵	دیباچہ قدیم	12
۶	مثنوی مولانا رومؒ	17
۷	شجرۂ قادریہ غفوریہ و خلافت نامہ	43
۸	اجازت بیعت سلسلہ نقشبندیہ	45
۹	نقل وصیت نامہ	93
۱۰	التجا بحضور شیخ قدس سرہ	96

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri

عرض محقق و مدون

علم و تصوف کے گہوارۂ عظیم حیدر آباد دکن میں دنیا بھر سے آکر اپنے قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشنے والے صوفیائے کرام کی نورانی فہرست میں ایک بہت ہی اہم اور مفتخر نام حقائق آگاہ عارف باللہ حضرت سید شاہ محمد فضل اللہ قادری غفوری عرف فیض اللہ قدس سرہ العزیز کا ہے جن کے حلقۂ ارادت میں شامل لاکھوں مریدوں میں غریب و نادار عوامی طبقات ہی نہیں ہیں بلکہ مقتدر صاحبان اور شاہان وقت بھی ہیں۔

مثال کے طور پر جب آپ دکن تشریف لائے تو بادشاہ وقت نظام دکن آصف جاہ ششم اعلی حضرت نواب میر محبوب علی خاں بہادر کو آپ ؒ سے ایسی عقیدت ہوئی کہ آپ ؒ کے دست حق پرست پہ بیعت فرما کر تا زندگی آپ ؒ کے ارادت مندوں میں شامل رہے اور آپ ؒ سے روحانی فیض حاصل کرتے رہے۔

اگر حضرت سید فضل اللہ قادری کے محاسن پر گفتگو کی جائے تو دفتر کے دفتر سیاہ ہوجائیں گے۔

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

قابل ستائش ہیں مولوی سید شاہ محمد عبدالوحید صاحب قادری غفوری محی الدین پوری جنہوں نے حضرت قبلہ کی سوانح عمری نہایت سلیقہ مندی کے ساتھ رقم فرمائی، حضرت قبلہ کے فیوض و برکات، آپ ؒ کی عبادات، آپ ؒ کی کرامات اور آپ ؒ کی زندگی سے جڑے ہوئے ان گنت حقائق کو خوبصورت انداز میں اجاگر کیا ہے، یہ مفصل کتاب جو حضرت قبلہ کی سوانح عمری پر مشتمل ہے درحقیقت کوزے میں دریا کے مماثل ہے جس میں آپ ؒ کے ابتدائی حالات سے لے کر مکمل حیات دنیوی کا احاطہ کیا گیا ہے۔ حضرت عبدالوحید

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohamin Quadri Digitization eGangotri

صاحب کا تعلق ضلع عظیم آباد پٹنہ سے تھا اور یہ کتاب مطبع اسرار کریمی الہ آباد سے باہتمام عبدالکریم شائع ہوئی اس کتاب کو زیور طباعت سے آراستہ کرنے کا سہرا حضرت سید محمد سلیم ابن سید شاہ محمد عبدالہادی متوطن فتح پور ہاسوہ کے سر جاتا ہے جو حضرت سید فضل اللہ قادریؒ کے نواسے ہوتے ہیں۔

سچ پوچھئے تو پورے ہندوستان میں حضرت قبلہ کے ہزاروں بلکہ لاکھوں مریدین ہیں آپؒ کا سلسلۂ کریمانہ تعداد کے لحاظ سے اس قدر عظیم و وسیع ہے کہ اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ آپؒ کے مریدوں پر سورج بھی غروب نہیں ہوتا۔

تیسری مرتبہ آپؒ ۱۳۰۶ ہجری میں حیدرآباد تشریف لائے اور بہ ایمائے غفران مکان نواب میر محبوب علی خاں بہادر آصف جاہ ششم پرانی حویلی میں رہائش پذیر ہوئے۔ نظام دکن نے آپ کے لئے اپنے قصر شاہی کا ایک گوشہ مختص کردیا تھا، اللہ کے خاص بندوں اور بے نیاز درویشوں کی خدمت کا ایسا جذبہ اس وقت کے شاہوں میں بدرجۂ اتم موجود تھا، بالخصوص ریاست حیدرآباد دکن کے نوابوں میں فقرانوازی اور اولیاء اللہ سے محبت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ حضرت قبلہ سے حیدرآباد کے باشندوں نے بہت فیض حاصل کیا، آپؒ کے دربار میں بندگان خدا جوق در جوق حاضری دیتے اور حضرت قبلہ شاہ و گدا سب کی مقصد براری کے لئے اور سب کی رہبری و دستگیری کے لئے آٹھوں پہر اپنے دروازے کھلے رکھتے۔ یہ سلسلہ تادم آخر چلتا رہا۔

23؍ رمضان المبارک 1314 ہجری کو آپؒ کا وصال ہوا۔

کتاب ھذا میں مصنف نے اپنے شیخ کے حالات جس عقیدت اور محبت سے بیان کئے ہیں وہ بہت اثر انگیز ہونے کے ساتھ ساتھ علم افزا بھی ہیں۔

قدیم اردو کے اسلوب میں لکھی گئی اس کتاب میں دکنی زبان کی چاشنی گھلی ہوئی

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Qadari Collection Peer Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

ہے مثنوی مولانا روم کے ابیات کے حوالے کتاب کو مزید وقار عطا کرتے ہیں، اس طرح یہ کتاب اردو، دکنی اور فارسی کا ملا جلا خوبصورت گلدستہ بن گئی ہے۔

راقم الحروف نے مواد کی تسہیل کرتے ہوئے عصری تقاضوں کے مطابق اس کتاب کو از سر نو مروجہ زبان میں ڈھالنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے تا کہ افہام و تفہیم کا کوئی مسئلہ نہ ہو اور عصر حاضر کے جدید اردو ڈکشن کے پروردہ قارئین کے لئے یہ کتاب آسان اور قابل فہم ہو جائے۔ اب دیکھیں کہاں تک کامیابی نصیب ہوئی ہے اس کا فیصلہ قارئین کریں گے۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

وما علینا الا البلاغ۔

از
محقق و مدون

ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لا اُبالی الجیلانی سجاد پاشاہ

قطعہ تاریخ سنہ تحقیق و تدوین

۱۴۴۰ ہجری مطابق 2018 عیسوی

در صنعت جالینوس

فن ہے جالینوس کا سجادؔ یہ
ذکرِ فضل اللہ صاحب قادری
چودہ سو چالیس ہجری مرحبا
دو ہزار اٹھارہ سن ہے عیسوی

از محقق و مدون

ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لاابالی الجیلانی سجادؔ پاشاہ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri
Collection Peer Sahab Hyderabad India

قطعہ تاریخ سنہ طباعت

۱۴۴۷ ہجری ۔۔۔ در صنعت فارابی

دلنشیں ہے سوانح یہ سُن لیجئے
یادِ فضل اللہ سرکار کو کیجئے
سنہ طباعت کا سجاؔد ابن محی
”آج فارابی صنعت میں“ لکھ دیجئے

از محقق و مدون

ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لاابالی الجیلانی سجاؔد پاشاہ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri

قطعہ تاریخ سنہ طباعت

2025 عیسوی ۔۔۔ در صنعت فارابی

روشنی ہے صنعت فارابی کی
نقش فضل اللہ کا مدّھم نہ ہو
ہو کے خوش سجاؔد یہ لکھ دیجے
"رازداری شادمانی کم" نہ ہو

از محقق و مدون

ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لاابالی الجیلانی سجادؔ پاشاہ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Quadri Digitization eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ (قدیم طباعت)

کمترین خلائق بندہ رب رحیم سید محمد سلیم غفر اللہ ذنوبہ ابن سید شاہ محمد عبد الہادی متوطن فتح پور ہسوہ نبیرہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین تاج الکاملین واقف الی اللہ حضرت سید شاہ محمد فضل اللہ قادری غفوری قدس سرہ العزیز بخدمات طالبان راہ حق عرض رسا ہے کہ جناب نانا صاحب قبلہ ایمان ودین قدس سرہ کو جناب قطب الاقطاب مولانا شاہ عبد الغفور معروف آخند صاحب صوات بنزی قدس سرہ العزیز سے سن بارہ سو پینسٹھ ہجری میں بیعت حاصل ہوئی اور آپ کو خلیفہ ہندوستان مقرر کر کے تعنات کیا تھا چنانچہ حضرت نانا صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز نے اپنے حصہ عمر کو تعمیل حکم شیخ میں صرف فرمایا کئے۔ اور اس وقت ہندوستان میں لاکھوں مریدان آپ کے ہیں۔

آپ نے آخری حصہ عمر کا یعنی عمر ہشتاد (۸۰) سال کی حیدر آباد دکن میں تمام کو پہنچایا چنانکہ اعلے حضرت امیر المومنین ظل سبحانی نواب میر محبوب علی خان نظام الملک آصف جاہ بہادر خلد اللہ ملکہٗ و بقائہٗ کو ایک خاص طرح کی عقیدت پیدا ہوگئی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ جلیلہ قادریہ غفوریہ میں داخل ہوئے اور آپ کو اپنا مہمان مکان شاہی پرانی حویلی میں بنایا اور آداب حضرت شیخ بجالایا کئے اور آپ کے حضور میں حاضر رہنے کو اپنا فائدہ اور سعادت دارین سمجھ کر عقیدت ومحبت کو روزانہ بڑھایا اور داعی الخیر بقائے سلطنت اپنے رہا کئے اور یہ حصہ عقیدت ومحبت کا خدا سے پایا وما توفیق الا باللہ کے مصداق ہوئے۔ اور آپ نے وہیں بعارضہ فالج مبتلا ہو کر تاریخ تیئس (۲۳) ماہ رمضان المبارک سن ایک ہزار تین سو چودہ (۱۳۱۴) ہجری نقل مکان فرمایا انا للہ وانا الیہ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India / Collection of Peer Sahib Quadri Digitization eGangotri

راجعون۔ باوجود اس کے کہ آپ کے بڑے بڑے مقبول حضرات ہندوستان معتقدین و مریدین میں سے تھے آپ نے کوئی جگہ خاص قیام کی نہ رکھی اور ناز برداری وغیرہ کے طرف جو آپ کو ارث پہنچی تھی مطلقاً پرواہ نہ کی اور اوس سے دستبردار ہو کر متوکلانہ زندگی کاٹی اور بزرگان دین کی پیروی فرمائی۔

اور بعد وصال حضرت نانا صاحب قدس سرہ کمترین خلائق کا خیال ظاہر ہوا کہ ایسے شیخ کی کوئی یادگار مثل سوانح عمری کے ہونا چاہیے اور اپنے کو اس قابل نہیں پاتا تھا کہ آپ کے حالات اور اوصاف کو جمع کر کے لکھے۔ اسی خیال میں سرگردان وہ پیچتاب تھا کہ کیا کروں معلوم ہوا کہ جناب مولوی سید عبدِ سعید فرید شاہ محمد عبدالوحید قادری غفوری عظیم آبادی نے جن کو نانا صاحب سے بعیت وخلافت حاصل تھی سوانح عمری آپ کی طیار کی ہے اور آپ کے حیات میں حیدرآباد دکن جا کر حضرت کو سنائی ہے اور حضرت نے بھی اوسکو صحیح فرمایا ہے۔

چنانچہ میرے دلمیں بے حد شوق پیدا ہوا کہ اس سوانح عمری کو اون سے لے کر جلد چھپوانا چاہیے۔ اس کمترین نے جناب شاہ صاحب کو عظیم آباد سے طلب کیا وہ بوفور محبت الہ آباد تشریف لائے اور مجھے سرفراز کیا۔ اور اونکو ہم لوگوں سے بوجہ گوشت و پوست و استخوان ہونے نانا صاحب کے ایک غائت درجہ کی یگانگیت ومحبت ہے تامّہ کشادہ پیشانی اور مسرت سے ملے اور تکلیف سفر کو اپنے انہون نے راحت سمجھے۔

میں نے شاہ صاحب سے اپنا قصد ظاہر کیا جناب شاہ صاحب نے سوانح عمری حضرت مجھے سنائی تب میں نے کہا کہ اس میں واقعات حیدرآباد دکن بھی شامل کر کے مجھے دیجیئے۔ چنانچہ شاہ صاحب نے واقعات حیدرآباد لکھے اور مجھے عنایت کیے۔ حضرت نانا صاحب قدس سرہ کا وصال حیدرآباد دکن پرانی حویلی مکان شاہی

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammad Quadri Collection, Hyderabad Digitization eGangotri

میں ہوا ہے۔ اور مزار مبارک محلہ چادر گھاٹ قدیم قریب موسی ندّی کے واقع ہے جو سب سے پرفزا جگہ ہے۔

اس کتاب کو میں نے بغرض نمائش نہیں چھپوائی ہے بلکہ بغرض استفادہ وحصول سعادت اپنے نیز مریدین معتقدین نانا صاحب قدس سرہ کے ہے کہ وہ لوگ اور ہملوگ وابستگان ومتعلقان کو آپ کے طریقے راہ راست پر چلنی کی توفیق خداوند تعالی عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ اور یہ شعر میری زبان پر جاری ہو:

فضل اللہ رہے اسم لطیفش بوجود
حلّ مشکل بخدا عقدہ کشا آمدہ

نواسۂ حضرت ممدوح سید شاہ محمد سلیم ابن سید شاہ محمد عبد الهادی

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India
Collection of Peer Sahab Quadri Digitization eGangotri

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَ النُّوۡرَ هُوَ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ط وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَهِیۡدًا ○ مُحَمَّدُ الرَّسُوۡلُ اللّٰہِ وَ الَّذِیۡنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ وَ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰهُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا..... الخ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ عِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ ط

امابعد فقیر محمد عبدالوحید قادری غفوری عظیم آبادی اپنے برادران طریقت کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ جناب مستطاب معلے القاب جامع محاسن حسنہ حضرت سید آل احمد شاہ صاحب وسید آل محمد شاہ صاحب فرزندار جمند حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین خلیفہ ہندوستان قبلہ دین وایمان پیرومرشد سیدنا محمد فضل اللہ قادری غفوری انار اللہ پر ہاتھ کا فرمان قضا جریان راقم آثم کے نام صادر پایا کہ تمنے مدتوں اپنے عمر کو فیضان صحبت میں حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز کے سفر وحضر میں بسر کی ہے بہتر یہ ہے کہ آپ کی سوانح عمری لکھو اور مجھے دیکھاؤ تا کہ مریدین حضرت کے اس سے استفادہ حاصل کریں اور تم دعاء خیر سے یاد کئے جاؤ۔

چنانچہ راقم الحروف تعمیل حکم میں حضرات موصوفین کے مستعد وآمادہ ہوا۔ اور اُنہی واقعات کے لکھنے کا قصد کیا جو کہ میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔ اور حضرت قدس سرہ کے والد ماجد سید شاہ امیر علی قدس سرہ العزیز ساکن علاول پور ٹکری ضلع الہ آباد کی زبان مبارک سے سنا ہے اور وہ حالات زمانہ بالغی سے تعلق رکھتے ہیں اور حالات وواقعات جو زبان درفشان سے جناب سید محمد اشرف صاحب جو بزرگ بڑے بھائی، حضرت قدس سرہ العزیز ہیں مجھے معلوم ہوئے ہیں اور اس تحریر میں اکثر آپ کے حالات سفر و معمول اوراد و وظائف اور تعین اوقاتِ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moheem Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

شبانہ روزی مندرج ہیں۔ اور آپ کا طریقہ پند ونصائح، بھی بیان کیا گیا ہے۔

اکثر حضرات کو شیخ کامل پیر صاحب دل کی تلاش رہتی ہے لیکن طریقہ طلب سے بالکل ناواقف ہونے کی وجہ سے اس رہ گذر سے بے خبر ہیں۔ ایسے حضرات بھی اگر بنظر غور وفکر اس تحریر کو ملاحظہ فرمائنگے ان کو طریقہ طلب شیخ خود بخود معلوم ہوجائیگا۔ کامل کا ناقص سے امتیاز کرنا یہ راہیں ان پر اچھی طرح منکشف ہوجائیں گی کیونکہ شیخ کامل کے پہچان کے لئے بینائی چشمِ دل حاصل کرنا ضروری ہے اور بغیر اس کے شناخت شیخ دشوار ہے اور مزید برآں اس کے لئے ارادتِ خالص اور عقیدتِ کامل درکار ہے ورنہ کامیابی ناکامیابی کے ساتھ بدل جاتی ہے۔

اس تحریر میں کسی قدر احوالِ طریقۂ طلبِ شیخ مذکور ہے جس سے طالب کے دلمیں استقامت پیدا ہوسکتی ہے اور کھرے کو کھوٹے سے الگ کر لیتا ہے جیسا کہ فقیر راقم کے پیرومرشد قدس سرہ کو خدا نے توفیقِ خیر عطا کی کہ آپ نے از خود طلب شیخ کا ایک راستہ دل میں قائم کیا اور اس راستہ پر ایسا دلیرانہ چلے کہ آخر کامیاب ہوئے۔ انسان کو طلب صادق ہونی چاہئے مصرعہ ؎

ہر کہ جوئندہ است یابندہ بود

جسوقت طالب دروازہ کھٹ کھٹاتی ہے کھولنے والا پیدا ہو ہی جاتا ہے۔ اوسوقت شیخ کامل مرید کو بے حرکت زبان واشارت بیان زبان حال سے جو کچھ فرماتے ہیں اس کو وجدانی ذائقہ کہتے ہیں اور روحی حالات جو قلب پر پیدا ہوتے ہیں اُس کو کیا بیان کر سکتی ہے مرید پر منکشف ہوتا ہے۔

بیت ؎

ہے مزہ اس کا بیان سے باہر
عقل سے وہم وگمان سے باہر

Collection Peer Sahab Hyderabad India

مثنوی مولانا رومؒ

پیر رابگزین کہ بے پیر این سفر سنت بس پُر آفت و خوف خطر
بس رہے راک کہ نرفستی تو ہیچ ہین مرد تنہا ز رہبر سر پیچ
تو برو در سایۂ ان عاقلے کش تناند برو از رہ ناقلے
ظلّ او اندر زمیں چون کوہ قاف روح او سیمرغ بس عالی طواف
تو برو در سایہ عاقل گریز تا رہی زان دشمنِ پنہان ستیز
گر نباشد سایۂ پیرائے فضول پس ترا سرگشتہ وارد بانگ غول
دست پیر از غائبان کوتاہ نیست قبضہ اش جز پنجۂ اللہ نیست
دست او را دست حق چون خویش خواند تا یداللہ فوق ایدیہم براند
غائبان راچون چنین خلعت دہند حاضران از غائبان بیشک بہ اند

یہ سوانح عمری حضرت قدس سرہ کی واقعی جو فقیر نے لکھی ہے نیز بنظر فرمائش اکثر برادران سلسلہ طریقہ نمیقہ قادریہ غفوریہ کے ہیں جن کو منقوس خاطر ہے کہ اپنے شیخ کے حالات سُنیں اور اِنہیں اپنا دستور عمل بنائیں تاکہ وصول الی اللہ کی راہیں کُھلیں۔ جاننا چاہیے کہ محبتِ شیخ عین محبت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے اور آنحضرتؐ نے محبت کو ایمانِ کامل ارشاد فرمایا ہے۔ خداوند تعالی ہم لوگوں کو نیک توفیق عطا فرمائے ایسی کہ اپنی عمر عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اہل بیت کی محبت میں صرف کریں اور آپ کی آل وعترت کی برکت سے ہمارا خاتمہ بالخیر ہو۔

خدا یا بحق نبی فاطمہ
کہ برقول ایمان کنی خاتمہ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

اس وقت وہ حالات لکھے جاتے ہیں جن کو راقم الحروف نے حضرت قدس اللہ سرہ کے والد ماجد سے سنا ہے۔

آپ سے عہد طفولیت میں کوئی کام جو خلاف شرع ہو ہرگز صادر نہیں ہوا۔ باصرہ (۱) نے نہ ادھر رغبت فرمائی نہ سامعہ (۲) متوجہ ہوا نہ کبھی ناچ وہ رنگ وہ تماشہ کے محفلوں میں شریک ہوئے اور نہ میلہ ٹھیلا خرافات کو دیکھنے گئے۔ اور کسی وقت آپ کے والد ماجد نے رنگیں کپڑے وغیرہ بنوائے بھی تو آپ نے پھاڑ کر پھینک دیا۔

اور اسی زمانے طفولیت میں آپ عمر شریف چار پانچ برس تھی، لوگ آپ کو اگر ڈراتے اور کہتے فلاں باغ میں بھوت رہتا ہے نہ جائیں۔ آپ اُسی وقت دوڑتے ہوئے باغ کی طرف رخ کرتے اور فرماتے کہ میں ابھی بھوت کو پکڑ لے آتا ہوں اور مولیٰ علی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا۔ کوئی بھی آپ کو دوڑتے وقت پکڑ نہیں سکتا۔ آخر آپ کے والد ماجد کو خبر ہوتی اور وہ جا کر مکان واپس لے آتے۔ سوائے اپنے والد ماجد کے دوسروں سے نہیں ڈرتے لہولعب جو شیوہ طفلاں وکودکانِ نافہم (۳) ہے کبھی اس کے گرد نہ گئے۔

اور پانچ چھ برس کی عمر میں آپ کا کھیل یہ تھا کہ لڑکوں کی جماعت کو ساتھ لے کر میدان میں تشریف لے جاتے اور اس جماعت کو دو فریق بناتے۔ ایک جماعت مقلدین کی قائم کرتے اس کے سپہ سالار آپ خود ہوتے اور دوسری جماعت غیر مقلدین یعنی وہابیوں کی بناتے پھر اپنی جماعت میں جہاد کے متعلق وعظ بیان فرماتے اور پھر آمادہ پیکار ہوتے تیغ وسپر ہاتھوں میں جو کہ ڈانٹ ہوتا تھا اس سے گھنٹوں لڑائی ہوتی تھی آخر کار آپ کی جماعت غالب دکھائی دیتی اور شوروغل فتح فتح یا علی یا علی کا بلند ہوتا۔ تماشائی اس لڑائی کو دیکھ کر ہنستے تھے۔ ان ہی اقسام کے کھیل کا آپ کو شوق تھا۔

---

(۱) آنکھوں نے۔

(۲) کانوں نے۔

(۳) چھوٹے بچوں کو کھیل کود کرنا بہت پسند ہوتا ہے۔

Collection Peer Sahib Hyderabad India

اور جب آپ کی عمر چھ سات برس کو پہنچی تو علماء اور مشائخین کی صحبت میں جایا کرتے پھر ان سے مسائل اور احکام شرعیہ دریافت کرتے ۔ اولیاء اللہ کے حالات و عادات و کرامات کو پوچھا کرتے اور دل لگا کر سنتے اور خوش ہوتے بزرگان دین متین کے خصائل وعادات سن کر اس پر عمل پیرا ہوتے ۔

اسی عمر میں آپ کو کُشتی کا شوق حاصل ہوا ہم عمروں سے کشتی لڑنا آپ کے عادات سے تھا ان سے لڑتے اور حریف کو پچھاڑتے ۔ حضرت قدس سرہ کے والد ماجد فقیر راقم سے فرماتے تھے کہ تمہارے پیر و مرشد کو کسی پہلوان نے بوقت کشتی پچھاڑنے کی جرأت نہ پائی میں نے جب یہ دیکھا تو بہت چاہا کہ کسی آدمی سے انکو پچھڑواؤں تا کہ ان کی انانیّت جاتی رہے مگر تائید غیبی ہمیشہ اُن کی معاون رہی اس لیے کوئی بھی غالب نہ آسکا۔ اس وقت سے میں نے جانا کہ ان کو خدا نے حبّ مولیٰ علی علیہ السلام عطا کیا ہے اور یہ محبت ان کے رگ و ریشہ میں بسی ہوئی ہے۔

اور وہ اپنی پناہ، معین اور مددگار مولیٰ علیؓ کو جانتے ہیں اور ہر امور میں آپؓ ہی کو پکارتے ہیں۔ اب کوئی دوسرا شخص عہدہ برانہ ہوسکے گا۔ اِسی حالتِ طفلی میں اگر کسی شخص سے آپ ناراض ہوتے اور وہ آپ کو کچھ کہتا تو آپ ایک مکان کو صاف و پاک کرتے اور اپنے ہاتھوں سے لیپتے اور صندل وہ لوبان جلاتے اور دروازہ بند کر کے مولیٰ علی علیہ السلام کے حضور میں فریاد کرتے اور اسکی شکایت ہوتی کہ فلاں شخص مجھ کو یہ کہتا ہے۔ کوئی ساعت ایسی نہ تھی کہ آپ کی زبان پہ یا علیؓ جاری نہ رہتا ہو بلکہ جب آپ سو جاتے تو قلب سے آواز یا علیؓ صاف سنائی دیتی تھی۔ اور جب جبکشتی کا ذکر آتا تو آپ بھی کہتے تھے کہ مولیٰ علیؓ کی برکت سے مجھ کو کوئی نہیں پچھاڑ سکتا۔

اور جب کسی شخص سے کشتی لڑتے تو بے ستر نہ ہوتے ۔ کُرتا زیب تن رہتا اور تہہ بند باندھے ہوئے ہوتے ۔ بے ستری کے خلافِ شرع جانتے اور جب سے سُنا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تہہ بند باندھتے تھے کُرتا پہنتے تھے اُسی وقت سے وہی

لباس استعمال کرنا شروع کیا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِسی لباس کو دوست رکھا۔

آپ ہمیشہ آنحضرتؐ کے خصائل دریافت کرتے اور اس پر عمل ہوتا۔ اور جو شخص تارک الصلاۃ ہوتا اس سے نہیں ملتے بلکہ اس کے ساتھ کھانا بھی نہیں کھاتے۔ اور کھانے میں اکثر جو کی روٹیاں پسند کرتے اور کہتے کہ میرے مولیٰ علی علیہ السلام کی یہ غذا ہے۔ اور میں مرید مولیٰ علیؓ کا ہوں۔

لوگ بسبب کمسنی آپ کی اس بات کو سن کر ہنسی سمجھتے مشائخین واکابرین جو بھی مکان پہ تشریف لاتے آپ کی تعظیم کرتے اور آپ فرماتے کہ سید صاحب تشریف لائے ہیں۔ اور وہ حضرات آپ سے گفتگو کیا کرتے اور جو تذکرہ اولیاء اللہ کا ہوتا' آپ خوب جی لگا کر سنتے۔

آپ کی عادت تھی کہ ان بزرگوں سے مسائل شرعیہ اس قدر پوچھتے کہ میں سنتا سنتا گھبرا جاتا اور آپ چپ نہیں رہتے۔ اور ان حضرات کو جواب سوال دینا پڑتا۔ آخر ان بزرگوں سے مجھے کہنا پڑتا کہ، ان سے آپ حضرات کیوں اتنی باتیں کرتے ہیں اور ان کے سوالات کا جواب دیتے ہیں یہ ابھی چھوٹے ہیں کیا سمجھیں گے۔ میرے یہ کہنے پر وہ حضرات فرماتے کہ اے جناب سید امیر علی صاحب جو کچھ یہ صاحبزادے سمجھتے ہیں آپ اتنا نہیں سمجھ سکتے۔ یہ صاحبزادے اپنے شباب میں آکر شریعتِ مردہ کو زندہ کرینگے عقائد فاسدہ کی جڑیں کاٹیں گے۔

ہندوستان میں شہرہ آفاق ہوں گے غوث وقت کے ہاتھ پر بیعت کرینگے۔ یکتائے زمانہ ہونگے۔ ان بزرگوں کی اِن باتوں کو سنکر میں اپنے جی ہی جی میں خوش ہوتا تھا اور آیات قرآن مجید جیسے الباقیات الصالحات وغیرہ کو یاد کرتا تھا یعنی خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری صالح اولاد تم کو مرنے کے بعد فائدہ پہونچانے والی ہے۔

حضرت پیر و مرشد قدس سرہ العزیز کے والد ماجد کو فقیر راقم نے دیکھا ہے کہ آپ جب سفر سے موضع علاول پور ٹکری پہونچتے تو آپ کی پیشوائی کیلیئے وہ برسرِ راہ تشریف لاتے

اور جب آپ داخل مکان ہوتے حضرت قدس سرہ کو صدر مقام پر بٹھاتے یہ معلوم ہوتا کہ کوئی مرید عاشق زار اپنے پیر کے جمال با کمال کو بنظر وفور محبت وحب. بحالت خود رفتگی دیکھ رہا ہے اِسکا مزہ اُن جاں باز عاشقوں کے دل سے پوچھنا چاہیئے جو زبان حال سے واقف ہیں۔

طالب ومطلوب کے دیدا کو چوب خشک (۱) کیا جانے۔ آپ کے والد ماجد آپ کو بہ القاب میانصاحب! اور شاہ صاحب مخطاب فرما کر باتیں کرتے اب فقیر راقم آپ کے ان حالات کو لکھتا ہے جو سید شاہ محمد اشرف قدس سرہ کی زبان مبارک سے میرے گوش گذار کیا گیا ہے۔ یہ بزرگ آپ کے خاص مریدین میں سے ہیں اور آپ کے بڑے بھائی بھی ہیں۔

آپ کی کم سنی میں آپ کی عادت یہ تھی کہ کچھ رات سے اٹھتے اور نماز صبح جماعت سے ادا کرتے۔ جو شخص نماز صبح کے وقت سوتا رہتا اسکو آپ جگاتے اور اگر وہ بیدار نہ ہو تو آپ اوسکو ملامت کرتے اور فرماتے کہ تیرے کان میں شیطان پیشاب کر گیا ہے۔ آپ نماز کے لئے ہمیشہ لوگوں کو تاکید کرتے۔ خود اپنی کسی وقت کی نماز قضا نہ ہونے دیتے۔

مکروہات سے ہمیشہ اجتناب رکھتے۔ جھوٹ بولنے سے نفرت کرتے۔ اور جھوٹ بولنے والوں کے ساتھ ملامت سے پیش آتے۔ لقمہ حرام کو منہ نہ لگاتے۔ بوجہ شبہ لقمہ غیر طیب اکثر دعوتوں میں نہ جاتے۔

اقرباء وعزیزان کی دعوتوں کے کھانوں میں شریک نہ ہوتے۔ اس درجہ کا تقوے خداداد حاصل تھا کہ جس کھانے کو ہر طرح سے پاک وصاف پاتے ‘اسی کو استعمال کرتے۔ نہ سود خوروں سے ملتے اور نہ ان کے یہاں کھانا کھاتے۔ اور جو شخص متقی ہوتا اس کو پرہیز گار جان کر اس سے ضرور ملتے۔ اس سے ربط واتحاد بڑہاتے۔ اور پوری دوستی ومحبت اس سے برتتے۔

تمباکو کھانے پینے اور ناس سونگھنے کو بہت بُرا جانتے بلکہ تمباکو پینے والوں کے نزدیک بھی نہ بیٹھتے ہمیشہ ایسوں سے دور رہتے۔ اگر کسی جلسہ میں تمباکو کا دھواں آپ

---

(۱) چوب خشک۔ سوکھی لکڑی یعنی عشق ومحبت کے اسرار سے خالی دل والا۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India Collection Peer Sahib Quadri Digitization eGangotri

کے دماغ میں پہونچ جاتا تو اس سے آپ کو ایذا پہنچتی جس سے قئے ہو جایا کرتی اس لئے ایسے جلسوں میں شریک ہونے سے سخت پرہیز کرتے تھے۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو اس درجہ کا تقویٰ عطا کیا تھا کہ محرمات اور مکروہات دنیوی سے دور رہتے۔ اور علماء و مشائخ کی محبت میں جانا پسند کرتے۔ ان حضرات کی صحبت میں خوش زندگی کاٹتے۔

قصص وحکایاتِ اولیاء ان سے پوچھا کرتے۔ اور جو کچھ افعال حضرات اہل اللہ سے سنتے اس پر خود بھی عمل کرتے اور دوسروں کے سامنے سناتے اور عمل کرنے کی تلقین کرتے تاکہ لوگ اچھے کاموں میں مشغول رہیں۔

جب آپ کی عمر بارہ تیرہ برس کو پہونچی تو سپہ گری کا شوق بڑھتا گیا۔ روزانہ بعد نماز صبح ورزش کیا کرتے اور ہم عمروں سے کشتی لڑتے اور یہ سلسلہ دو تین گھنٹے چلتا کبھی کسی ہم عمر سے کشتی میں مغلوب نہ ہوئے۔

فقیر راقم سے سید شاہ محمد اشرف صاحب نے فرمایا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے پیرومرشد لوگوں سے کشتی کے فن میں تعلّی کا سہارا لیتے ہیں کہ ان پر کوئی غالب نہیں آتا تو ایک دن میں نے ہنسکر کہا کہ مجھ سے کشتی لڑیں اور مجھے پچھاڑیں تو میں جانو کہ بے شک آپ پہلوان ہیں۔ اور میں سمجھتا تھا کہ آپ کو ضرور پچھاڑ دونگا اور آپ کی تعلّی جاتی رہی گی۔

اسکے جواب میں ارشاد ہوا کہ آپ میرے بڑے بھائی ہیں آپ سے میں نہیں لڑسکتا بڑے بھائی سے کشتی لڑنا بے ادبی ہے ہاں اگر کوئی دوسرا پہلوان ہوتا اور مجھ سے کشتی مانگتا تو البتہ میں اس سے ضرور لڑسکتا اور وہ ضرور میرے زور بازو کو دیکھتا۔ آپ کا یہ کہنا مجھے گراں گذرا اور جبر دکھائی دیا۔ اسی وقت میں کشتی لڑنے کے لئے مستعد ہو گیا اور آپ کے بدن سے لپٹ گیا۔ میں پیچ کرتا جاتا اور آپ اسکا توڑ کرتے جاتے۔ جب کہ میں نے دیکھا کہ آپ سے پچھڑ جاؤنگا اس لئے میں نے چالاکی کرکے فوراً کنارہ کش ہو گیا۔ اور اُسی دن سے میں سمجھ گیا کہ آپ موید من اللہ ہیں۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Muhsin Qudari Digitization eGangotri

اس لئے آپ سے کوئی بشر مقابلہ نہیں کر سکے گا اس کے باوجود کہ میں بھی اپنے ہم عصروں میں پہلوان سے مشہور تھا لیکن ہم سے ان کے قوت و زور کا موازنہ نہ ہوسکا آپکو لاٹھی۔ پٹا۔ بانا جیسے فنون کا بھی از حد شوق تھا۔ آپ کو بانک کی پیچین بہت یاد تھیں اور اوسکی مشاقی (۱) غایت درجہ کی حاصل کی تھی۔

پٹا ایک سپہ گری کا آلہ ہے اس سے مقابلہ کے دوران لاٹھی وتلوار سے لڑنیوالا ہیچ ہے اور شکلشت کہا جاتا ہے۔ باٹا وہ آلہ ہے کہ پٹا جاننے والا اس کے نزدیک طفل مکتب یعنی بیقدر رہے۔ آپ نے بانا ہلانے کی کثرت اس درجہ بڑھائی (مہارت حاصل کی) تھی کہ روزانہ تین کوس تک بانا ہلاتے ہوئے دوڑتے جاتے اور اوسی طرح دوڑتے ہوئے واپس آتے۔ آپ اس قسم کی ریاضت ومحنت کو محبوب رکھتے تھے۔

آپ نے بانک کی پیچوں کی مشاقی اس درجہ پہونچائی تھی کہ رُمال کی مدد سے پہلوانوں کے ہاتھوں سے لاٹھی، تلوار، پٹا اور بانا چھین لیا کرتے تھے۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ غایت درجہ کا زور دیتا ہے اوسکو بانک کی پیچوں کا شوق رہتا ہے۔ آپ کو ان دونوں فنون پر ملکہ حاصل تھا۔

چنانچہ فقیر راقم نے بھی ایک دن آپ کی صحبت میں آپ کے زور کو دیکھا تھا۔ ایک دن پہلوانوں کا بہت بڑا مجمع تھا اور اس علم کے متعلق حکایتیں بیان ہورہی تھیں کسی نے کہا فلاں شخص ہاتھی کو ہٹادیا ہے کوئی کہتا تھا پتھر کی چکی جس سے سڑکیں درست ہوتی ہیں فلاں شخص نے مکدر کے ٹاپ پر رکھ کر پھینک دیا ہے۔

ان ہی تذکروں میں حضرت قبلۂ ایمان ودین نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز میں بھی دکھلاؤں گا۔ اور آپ نے حکم دیا کہ یکہ مکدر جو وزن میں ایک من کا ہولایا جائے۔

---

(۱) مشاقی۔ مشق۔

آپ نے اس کو پہلے دو انگلیوں سے اوٹھالیا اور ہلانے لگے۔ اس کے بعد دوسرا زور یہ دکھلایا کہ یکہ مکدر کو پکڑ کر اولٹا کھڑا کیا اور آپ اوکڑو بیٹھ گئے اور فرمایا فلاں تخت لایا جائے اور اس تخت کو اولٹ کر اس مکدر کے ٹاپ پر لا کر رکھیں جس کے مٹھ میں اپنے ہاتھ میں دبائے ہوئے بیٹھا ہوں۔

اس راقم غلام نے جب یہ دیکھا کہ اس تخت کو جس کا پایہ آدمی کے کمر ران کے برابر موٹا اور ایک گز کا اونچا ہے' آٹھ آدمیوں نے اٹھایا اور مکدر کے ٹاپ پہ لا کر رکھ دیا اور آپ جیسے اوکڑو بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہے اور دست مبارک کو لغزش تک نہ ہوئی اور اس قت آپ کا یہ حکم کہ اِس تخت پہ چار آدمی بٹھائے جائیں تا کہ یہ نہ ہل سکے میں اپنے دل ہی دل میں سونچتا تھا کہ مکدر کے ٹاپ پر اولٹا تخت رکھا ہوا ہے اور اس پر چار آدمی بیٹھے ہوئے ہیں اس حالت میں سب کا خدا ہی حافظ و ناصر ہے اُسوقت حضرت قدس سرہ یا علی کہتے ہوئے مکدر کو تخت اور اوپر بیٹھے ہوئے چاروں آدمیوں سمیت اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے۔

فرمایا کہ بھاری چیز کو اٹھا کر زور آور آدمی پھینک سکتا ہے جو اس کے نزدیک آسان تر ہے۔ میں نے اپنے قبضہ کے زور سے جوان سبھی کو اٹھالیا اور پھر آہستگی سے رکھدیا یہ مولیٰ علیؓ کے نام نامی کی برکت ہے۔ اور حقیقتاً یہ کام میرا نہیں ہے کیونکہ واللہ مجھے وزن نہیں معلوم ہوا میں نے سمجھا کہ مولیٰ علیؓ نے ایک پھول مجھ سے اٹھوایا ہے۔

اسی دوران سارے واقعے کی اطلاع آپ کے والد ماجد کو ہوئی وہ بھی تشریف لائے اور فرمایا! جی میاںصاحب اِس قسم کا زور نہ کیجئے اس سے کلیجہ پانی ہوجاتا ہے۔ حضرت قدس سرہ والد ماجد کے ادب میں خاموش رہے۔

فقیر راقم یہاں عرض کرتا ہے جس شخص کے قبضہ میں خداوند تعالیٰ نے زور رکھا

ہو وہ برکت دست بیعت شیخ قدس سرہ العزیز ہے۔ شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دست مبارک ہے اور پھر وہ ہاتھ اللہ کا ہے جیسا کہ مولانا روم قدس سرہ العزیز اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں۔ شعر ؎

دست او را دست حق چون خویش خواند
چون ید اللہ فوق ایدیہم براند

جو لوگ اہل اللہ کے ہاتھ پر دل سے بیعت کرتے ہیں وہ ہاتھ اللہ کا ہے اور سب ہاتھوں پر اس کو فوقیت حاصل ہے۔

اور قبضہ اش جز پنجہ اللہ نیست۔

کا مصداق حال ہے۔

فقیر راقم نے بارہا آپ کو دیکھا کہ آپ رومال کے اشاروں سے پہلوانوں کے ہاتھوں کی لکڑیاں چھین لیتے۔ ایکدن بانک کے پیچون کا تذکرہ آیا آپ نے فرمایا کہ نماز بھی ایک پیچ ہے جس کو مولیٰ علیؓ نے نکالا ہے اگر تم لوگ دیکھنا چاہتے ہو دیکھو۔ اِس خادم نے دیکھا کہ آپ نے ایک شخص کو پچھاڑا اور اوسکی چھاتی پر دوزانو بیٹھے اور ایک دوسرے شخص کو بائیں ران کے نیچے دبایا اور تیسرے آدمی کو اپنی داہنی ران کے نیچے رکھا اور چوتھے کو بائیں بغل کے نیچے لے لیا اور پانچویں شخص کو داہنی بغل کے نیچے پکڑ رکھا اس وقت آپ نے فرمایا کہ اسی طریقہ سے نمازی پانچ آدمیوں تک کو زیر کر کے اپنی نماز ادا کر سکتا ہے اور نماز کو پوری پڑھ سکتا ہے۔

وہ چار آدمی یعنے جو دو شخص بغلوں کے نیچے دبے ہوئے تھے اور وہ دو آدمی جو رانوں کے نیچے پڑے ہوئے تھے' اپنا اپنا احوال کہنے لگے کہ اگر ہم لوگ زور کر کے نکل کھڑے ہوتے تو بیشک اپنا ہاتھ ٹوٹا ہوا پاتے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ بے حرکت

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moid Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

پڑے رہیں۔ اور آپ کو بانک کی پیچین اسقدر یاد تھیں کہ اکثر پہلوانوں سے پوچھتے تھے کہ ایسا بھی کوئی پیچ ہے کہ بوقت کشی اگر حریف سر کا بال یا ڈارھی کا بال پکڑ لے تو اس وقت دوسرا عضو نہ لگنے پائے سر سے یا داڑہی سے ہی اس کا جواب ہو جائے۔

اس سوال کا جواب آپ کو کوئی پہلوان نہیں دے پایا اور آپ اس کو کہتے تھے کہ تم میرے جس عضو کو چاہو پکڑلو میں اسی سے جواب دیتا ہوں۔ اگر کسی نے آپ کی کمر پکڑ لی تو آپ نے کمر ہی سے توڑ کر دیا جس کی وجہ سے وہ گر گیا۔ اگر کوئی آپ کا داہنا ہاتھ پکڑ لیا تو آپ بغیر دوسرا ہاتھ لگائے اسی ہاتھ سے جواب دیدیا۔ ایک مرتبہ آپ لیٹ گئے اور فرمایا کہ میرے دونوں پاؤں پکڑلو جب پاؤں پکڑ لئے تو آپ لیٹے لیٹے ہی اپنے پیروں سے حرف کی گردن باندھ لی۔

اگر کسی نے آپ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے تو آپ نے گردن کی گردش سے اس کو جواب دیا کہ وہ گر پڑا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ کی برکت سے اگر دن بھر مہینوں تک کوئی شخص مجھ سے بانک کی پیچوں کو پوچھا کرے تو اس کو نئے نئے پیچ روزانہ بتلاسکتا ہوں اور یہ بھی فرماتے تھے کہ فنِ کشتی میں بانک سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔

اور حدیث الحرب خدمة میں باک کے پیچوں سے ہی مراد ہے۔ اور اس بانک کے پیچوں کو ہی آدمی خوب جانیگا اور یاد رکھے گا جو حضرت علی علیہ السلام کی محبت میں محترم و مضبوط ہے اور رسن محبت کو مستحکم پکڑا ہے قولہ تعالیٰ واعتصموا بحبل الله جميعًا یہ علم پہلوانی جہادوں میں بہت کارآمد ہے کہ وہاں وعظ و پند کچھ نہیں چلتے۔

دینِ اسلام کو ترقی ہوئی تو شجاعت و زور آوری کی برکت سے ہوئی ہے۔ زور آوری اور بہادری مولیٰ علی علیہ السلام کے گھر کے غلاموں میں سے ہیں۔ خدائے تعالیٰ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Qadri Hyderabad Digitization eGangotri

آپ کے حصے میں زورحق آپ کے حصہ میں عطا فرمایا تھا۔ یہ علمِ پہلوانی انبیا کرام علیہم السلام کی میراث ہے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ والہ و سلم اس کو اچھی طرح جانتے اور عمل فرماتے۔

چنانچہ مدارج النبوۃ میں شیخ عبدالحق محدث دھلوی قدس سرہ نے ذکر کیا ہے کہ ابوالاسود لحمی جو عرب میں مشہور پہلوان تھا چمڑے کی بساط (۱) پر کھڑا ہو کر دس بہادر نامی گرامی پہلوانوں کو کہتا تھا کہ اس بساط کو میرے پیر کے نیچے سے نکال کر بتاؤ وہ لوگ یہاں تک زور کرتے کہ بساط ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر ابوالاسود کو جنبش تک نہ ہوتی۔ اس پہلوان نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کشتی کا معروضہ گذرانا کہ اگر مجھے پچھاڑ دیں تو شاید میں ایمان لے آؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے زور آزمائی فرمائی اور اس کو بزور پہلوانی مغلوب فرمایا آخر کار وہ مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

اور رُکانہ نامی ایک پہلوان مشہور تھا اس نے حضرتؐ کے حضور میں عرض کیا کہ آپ مجھ سے کُشتی لڑیں جب میں جانو کہ آپ نبیٔ برحق ہیں اس کی خواہش پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی زور آزمائی فرمائی کہ آخر کار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آئے۔ تین بار وہ کشتی لڑتا گیا اور پچھڑتا رہا اور حضرت اسحٰق علیہ السلام فرزند ارجمند حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی بڑے پہلوان تھے اونکا قصہ اور کشتی لڑنا جبریل علیہ السلام کے ساتھ مفسرین نے لکھا ہے۔

عبرانی زبان میں اسحٰق پہلوان کو کہتے ہیں اسواسطے خداوند تعالیٰ نے آپ کو لفظ اسحٰق سے خطاب فرمایا ہے۔ اور مولائے کائنات سیدنا علی علیہ السلام قوم عظام عرب میں بڑے زور آور پہلوانوں میں سے تھے جہاد میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ خوب

---

(۱) یعنی چادر وغیرہ۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammad Hyderabad Digitization eGangotri

لڑے ہیں اور کفار و مشرکین کو شکست دی ہے۔

غزوہ احد میں آپ کی بہادری کی تعریف خود حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرتؐ سے کی ہے۔ آپ نے جس قدر کافروں کو تہِ تیغ فرمایا یہ دوسروں سے نہ ہو سکا۔

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار جنگ کے وقت ہی آپ کی شان میں نازل ہوئی۔ اور خدائے تعالیٰ نے اس کی خبر آنحضرت ﷺ کو بواسطہ جبرئیلؑ دی۔ درِ خیبر کو جو بہت بڑا قلعہ کا پھاٹک تھا اس کو تھوڑے سے زور میں اوکھیڑ کر پھینک دیا جسے ساٹھ آدمیوں نے، جو بڑے بڑے زور آوروں میں سے تھے بے انتہا کوشش کی مگر اس دروازہ کو ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک نہ پھیر نہ سکے۔ اور جب آپ نے اس پھاٹک کو اوکھیڑ کر پھینک دیا تو چالیس آدمیوں نے جانا کہ ایک دوسرے کی مددے وگر اٹھائیں لیکن عاجز آگئے۔ آپ کے مقابلے میں عرب کی قوم میں کوئی شخص زور آور نہ تھا۔

یہ روایت مدارج نبوت مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی تمام ہوئی۔ حضرت پیر و مرشد قدس سرہٗ العزیز بڑے افسوس کے ساتھ فرمایا کرتے کہ لوگ زور آوری کے منزلت نہیں جانتے ہیں اور ایسے بڑے علم کو سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے جس سے بہت بڑی دین متین کی حمیت تصور کی جاتی ہے۔

اور جناب سید شاہ محمد اشرف صاحب فرماتے تھے کہ جب آپ کی عمر پندرہ سولہ برس کو پہنچی اس وقت آپ کو اولیاء اللہ کے مزاروں کی زیارت کا بہت شوق پیدا ہوا۔ وہاں بہت جایا کرتے اور گھنٹوں وہاں رہتے اکثر دن دن بھر بے آب و دانہ اوراد و وظائف پڑھتے ہوئے وقت گزارتے۔ اکثر بہ نذر اعتکاف و چلہ نشین دو دو تین تین مہینے وہاں تشریف رکھتے قصبہ ”کڑا“ میں کئی اولیاء اللہ مزارات ہیں وہاں تشریف لے جاتے اور معتکف ہوتے۔ ہمیشہ خلوت و عزلت کو دوست رکھتے۔

آپ نے چلہ نشینی کا یہ طریقہ مقرر کرلیا تھا کہ روزہ رکھنا، جو کی روٹی اور نمک کھانا، کپڑے بے دوخت پہننا کفش چوبی استعمال کرنا یہ سب معمولات سے ہوگیا تھا۔

جاڑے کے زمانے میں مسیا کپڑا پہننا خود ایک سخت ریاضت ہے، اِسے زیب تن کر کے ریاضت الٰہی فرماتے اور اِس سخت مشقت کو خوش دلی سے تمام زمانہ معہودہ (۱) تک اپنے انجام کو پہنچاتے۔ اس سخت تکلیف کو بھی راحت تصور کرتے۔

آپ نے یہ مجاہدہ اور تکلیف اس لیے اختیار کرلیا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو پیرانِ متشرع متقیوں میں شمار فرمادے۔ اس نیت میں کوئی اغراض دنیوی شریک حال نہ تھی۔

اکثر مخلوق سے علحدہ ہو کر یہ باغات وعمارات کہنہ و ویرانہ میں جا بیٹھتے اور اللہ سے اپنا دل لگاتے۔ اکثر اپنے مکان سے اِس طرح غائب ہو جاتے کہ بہت ڈھونڈنے کے بعد پتہ لگتا کہ آپ فلاں مزار پر معتکف ہیں اور عبادت الٰہی میں مشغول ہیں بارہا راتوں کو مکان سے نکل کر میدان میں چلے جاتے اور کہیں گوشہ کی جگہ ٹھہرا کر عبادت خدائے بزرگ و برتر بجالاتے۔

ایسا بھی آپ کو پیش آتا کہ یکایک خود بخود ایک حالت جذب ومستی نمودار ہوتی اور یہ حالت دن بھر رہتی اس وقت نعرہ یا علیؓ زبان پر جاری رہتا آنکھیں سرخ ہو جاتیں منہ سے کف نکلتا۔ مولائے کائنات حضرت علیؓ کی مدح وتوصیف میں جھومتے اور رطب اللسان رہتے۔ فرماتے جس کو حُبِ مولیٰؓ نہیں وہ راہ راست سے علحدہ ہے اور دل کا اندھا بنا ہوا ہے۔ نفس اور شیطان کی گمراہی میں پھنسا ہوا پڑا ہے۔ لذت ایمان سے بے بہرہ ہے، اسلام کا صرف نام جانتا ہے اور اپنے خدا کو بیزار کرتا ہے۔

جذب کی حالت میں اس قسم کے الفاظ آپ سے ادا ہوتے۔ راقم الحروف فقیر

---

(۱) عید کیا ہوا، مقرر کیا ہُوا۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pervez Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

اس جگہ عرض کرتا ہے کہ کوئی شئے ضرور آپ کو دکھائی دیتی تھی جس سے آپ کے دل پر اثر ہوتا اور اسکو دیکھ کر محو تماشا ہو جاتے ۔ مستانہ وار جھومتے اور زبان سے ایسے ایسے الفاظ بیان فرماتے جو بیان سے باہر ہیں ۔ اور یہی سید شاہ محمد اشرف صاحب فرماتے ہوئے اس کے بعد میں پیدا ہونے والے حالات پر آپ خاموش ہو جاتے ۔ بحالت سکون چپ چاپ گوشہ میں علحدہ ہو کر بیٹھتے مطلق کسی کے سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ رات کیوں اور کس طرح پیش آجایا کرتے ہیں ۔ اور جب وقتِ نماز آتا تو وضو کرتے اور جماعت کے منتظر دیر تک بیٹھے رہتے یہاں تک کہ نماز باجماعت ادا کرتے ۔ اور پھر خاموش ہو کر لوگوں سے علاحدہ بیٹھتے ۔

اگر کوئی کچھ کہتا یا پوچھتا کہ یہ کیا حالت ہے آپ کی؟ تو آپ کسی کو جواب نہیں دیتے ۔ فقیر راقم کا خیال ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست بناتا ہے اس کے حرکات سکنات اور اس کی نشست و برخواست سبھی سے دور رہتی ہے ۔ طرز معاشرت و طریقہ عبودیت اس عالم کے خلقت سے جداگانہ ہوا کرتی ۔ اس کو تلقین و ہدایت کی ضرورت بہت کم ہوتی ہے ۔ وہ خود بالہام ربانی رُشد و ہدایت یافتہ ہے اور وہ بنفسہٖ مکمل ہے ۔ مکمل بنفسہ اس کو کہتے ہیں جو خود اپنے آپ کو نفع پہونچائے اور اپنی ذات سے دوسروں کو فائدہ بخشے جسکو اہل تصوف اپنی زبان اصطلاح میں سالک کہتے ہیں ۔

یہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک ایک بہت بڑا درجہ ہے اور یہ عوام کو میسر نہیں آتا الا ماشاءاللہ ۔ اور خاص اہل تصوف متکلمیں نے لکھا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سالکوں کی تعلیم و تربیت کیا کرتے ہیں ۔ اور سالک کی ہدایت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؒ اثر بخشا ہے کہ لوگوں کو اس کی ہدایت کرنے کا نتیجہ اچھا دکھائی دیتا ہے ۔ خلق خدا کو سالکوں ہی کی ذات سے فائدہ پہونچتا ہے ۔ اور جو کچھ سالک بولتا ہے وہ بولی خدا کی ہے

اور یہ شیر وشکر کی مثل خوش گوار دکھائی دیتی ہے۔ اس بولی کی جگہ عین روح وقلب میں سایہ افگن ہوتی ہے۔ اور مکمل ہر طرح سے موصوف بہ صفات حمیدہ ہے۔

صوفیوں نے اپنی اصطلاح زبان میں مراتب کے دو درجہ قائم کئے اسی میں سے (۱) ایک کامل ہے اور (۲) دوسرا مکمل ہے۔

کامل اوسکو کہتے ہیں کہ صرف اپنی ذات کو نفع پہونچائے اور دوسروں کو بہت کم۔ اکثر کامل کو مجذوب بھی کہتے ہیں۔ یہ لوگ عوام کے نزدیک دیوانہ اور مست ہیں اور خدا کے نزدیک ہوشیار و عقلمند۔

(۲) ہر قرن میں یعنے ہر تیس برس بعد ایک برگزیدہ شخص عالم وجود میں آتا ہے اور لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس کے مُطیع وکفش بردار بنتے ہیں، اس کو اپنا وسیلہ اور ذریعہ مصالح اخروی سمجھتے ہیں وہی مکمل ہے۔

سید شاہ محمد اشرف صاحب یہ فرماتے تھے کہ جب حضرت قبلۂ ایمان و دین قدس سرہ کی عمر شریف سولہ سترہ برس کو پہونچی تو آپ کو مرشد کامل پیر صاحب دل کی جستجو حد سے زیادہ پیدا ہوئی۔ آپ جب بھی بزرگوں کی صحبت میں جاتے تو اُن سے پوچھتے کہ اس زمانہ میں کون کون بزرگانِ دینِ متین موجود ہیں اور اس وقت اہل تشرع و صاحب طریقت وحقیقت کہاں کہاں موجود ہیں۔ وہ حضرات جواب دیتے کہ فلاں جگہ تشریف رکھتے ہیں اور ایسے ایسے ہیں۔

پھر آپ ان سے پوچھتے کہ اس وقت ایسے بزرگ بھی کوئی ہیں جو مثل حضرت عمر رضی اللہ عنہ شریعت پر قائم ہوں اور ان بزرگی علی العموم عالَم پر ظاہر اور روشن بھی دکھائی دے۔ اُن سے خرق وعادات وکرامات ان کی گزرگی ایسے ظاہر ہوں جو مشابہ حضرت سید شاہ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم دستگیرؒ کے ہوتے ہوں۔ آپ کی اس بات کا جواب آپ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri

کے کسی بزرگ نے نہیں دیا اور سب نے سکوت اختیار کیا۔ اس وقت حضرت قدس سرہ نے محنت شاقہ و ریاضت کو تیز کیا۔

اولیاء اللہ کے قبور کی زیارات اور مجاہدات کو اپنے اوپر واجب گردانا۔ آپ بزرگوں کی مزاروں سے استفادہ اٹھانا شروع کیا۔ اور مرشد کی طلب جیسی منظور خاطر اقدس تھی، حد سے زیادہ دل میں ٹھانا۔ اور ہمہ تن مصروف ہوگئے کہ خدائے تعالیٰ مجھے درجۂ غایت کا مرشد متشرع عطا کرے اور وہ تقویٰ میں بھی فرد ہوتا کہ میں ان کے ہاتھ پہ بیعت کروں۔ اور اون کی ذات سے فائدہ اوٹھاؤں۔ آپ کے لئے بے پیر رہ کر زندگی گزارنا دل کو شاق تھا۔ فقیر راقم عرض رسا ہے کہ یہ امر واقعی ایمان دار کے لئے کافی وافی ہے مولانا روم فرماتے ہیں۔

ہر کہ اُ بے مرشدے در راہ شد
او ز غولان گمرہ و در چاہ شد
گر نباشد سایہ پیر اے فضول
پس ترا سرگشتہ دارو بانگ غول

مرشد کی ذات کے بغیر طلب حق مکمل نہیں ہو سکتی۔ تمیزِ حق و باطل مکان سے بر کنار۔ تزکیہ روحانی بغیر ان کے پل صراط سے گزرنا زیادہ دشوار ہے۔ کرو نفس کی پہچان جو وجود حضرت شیخ سے آشکار ہوتی ہے مرید جو کچھ پیر کے بدولت پاتا ہے اور دیکھتا سنتا ہے اس کو کبھی نہیں بتلا سکتا۔ مرید اسلام و ایمان کامل کا مزہ انہیں حضرات کی ذات بابرکات سے حاصل کرتا ہے۔ حضرت قدس سرہ العزیز اولیاء اللہ کے مزاروں پر رات کے وقت جایا کرتے اور تنہا رہتے درگاہ خداوندی میں بتوسط بزرگان دین دعاء مانگتے کہ اے اللہ مجھکو پیرو مرشد متشرع و صاحب کرامت عطا فرما۔

آپ کی دعاء قبول ہوئی اور منزل مقصود کا راستہ ہاتھ آیا۔ چار پانچ برس کی

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Hyderabad India / Collection of Peer Sahib Digitization eGangotri

ریاضتوں اور چلّہ نشینی کے بعد فی الجملہ کچھ آپ کو معلوم ہوا ہوگا جو یکا یک آپ بول اوٹھے اور فرمانے لگے میں سلسلہ قاریہ عفوریہ کا مُرید ہوگیا۔ لوگوں کو تعجب معلوم ہوتا کہ آپ کیا فرماتے ہیں اس وقت تک آپ نے کسی کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی اور نہ آپ کو کہیں جانے کا اتفاق ہوا تھا۔

اس جگہ فقیر راقم کو قصہ حضرت نوح علیہ السلام یاد آیا یہ کہ اللہ کی قدرت کاملہ ہی ہے جو ایک بندہ خاص کی زبان سے ایسی بات نکلواتی ہے کہ اُس کی باتیں لوگوں کو اس وقت سچی نہیں دکھلائی دیتی اور پھر آیندہ کو انہیں معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ جو فرماتے تھے بالکل سچ تھا۔ اصل یہ ہے کہ راز کی باتوں کو گوش ظاہر بین نہیں سن سکتا۔

دوستان خدا کی فطرت واقع ہوئی ہے کہ ان کی زبانوں پر دروغ الفاظ کبھی آ نہیں سکتے۔ جو کائنات میں ہونے والا ہے ایسے واقعات اللہ تعالیٰ حضرت کی زبان سے کہلواتا ہے حضرت غوث الاعظم میراں محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حالات بزمانہ طلب شیخ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے اپنی کتاب اخبار الاخبار میں جو لکھا ہے کہ فطرتی احوال آپ کے چناں وچنیں تھے۔

اس قسم کے احوال و ارشادات اور بھی بہت سے بزرگان دین سے ظہور میں آئے ہیں یعنی کئی بزرگوں نے بزمانہ کم سنی جو کچھ زبان سے کہا ویسا ہی خدا نے دکھلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلقت میں ان کو عقل سلیم عطا فرمایا جس کے سبب ایسے بزرگوں کی زبان پر لغو باتیں ہرگز نہیں آسکتی ہیں۔

حضرت قبلہ قدس سرہ کو اتفاق سے ایک بزرگ سے ملاقات کا موقع آیا جن کا اسم مبارک خلیفہ باران صاحب تھا۔ وہ بزرگ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان چشتی تونسوی قدس سرہ ساکن تونسہ شریف ضلع ملتان کے مرید تھے۔ اور جناب خواجہ صاحب کے اجل

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pe... Mohamed Hyderabad Digitization eGangotri

خلفاء میں سے تھے آپ نے ان سے پوچھا کہ خلیفہ صاحب یہ تو فرمائے کہ اس وقت غوث زمانہ کون شخص ہیں اور وہ غوث وقت غالباً اول درجہ کے متشرع ہوں گے اور ان سے کرامات بھی بچشم ظاہر دیکھی جاتی ہوں گی۔ آپ نے تو بہت سیاحی کی ہے عرب وعجم کی سرزمیں دیکھی ہے۔

اس سوال کا جواب حضرت شاہ سلیمان تونسوی قدس سرہ کے خلیفہ صاحب نے یہ دیا کہ میں اپنے پیرومرشد جناب خواجہ صاحب قبلہ کو ایسا ہی جانتا ہوں جیسا آپ سوال کرتے ہیں۔ میرے پیرومرشد جناب خواجہ صاحب حد درجہ کے متشرع ہیں اور آپ سے کھلی کرامتیں روز روشن جسے ظہور میں آتی ہیں۔

اور آپ سلسلہ عالیہ میں مولانا فخرالدین دہلوی قدس سرہ کے مرید ہیں اور مولانا صاحب کی شریعت وطریقت مشہور ہے۔ اور دنیا میں کوئی شخص یعنی اپنے پیر کا مرید ایسا نہیں ہے جو اپنے پیرومرشد پر دوسرں کو فضیلت دے اور اپنے پیر کو دوسرے شیخ سے کم سمجھے۔ فقیر راقم خلیفہ صاحب کا یہ قول کہ کوئی مُرید اپنے پیر پر دوسرے شیخ کو فضیلت نہیں دے سکتا۔ اِن کا یہ ارشاد ان کی قوت ایمان واسلام پر دلالت کرتا ہے اور اس شعر کے مصداق ہے شعر ؎

ہمہ شہر پر زخوبان منم و خیال ماہی
چہ کنم کہ چشم بدخو نکند بکس نگاہی

مرید کے لئے لازم ہے کہ وہ پیر کی شان کو ایسا ہی جانے و پہچانے۔ دنیا میں کوئی مرید اپنے پیر کی شان عالی کو کیا کہہ سکتا ہے کہ وہ کیا ہیں۔ مریدی سخت اور اہم چیز ہے۔ مرید اپنے پیر کی شان کو ایسی سمجھتا ہے کہ وہ بیان نہیں کی جاسکتی۔ اور جو لوگ اپنے پیر کے جمال کے عاشق وفریفتہ ہیں اور اپنے پیر پر اپنی جان، مال اور ایمان نثار کرتے ہیں

بیشک درگاہ خدا میں ان کی منزلت و مدارج قیاس عقل سے باہر ہیں۔ اور کوئی عاقل نہیں سمجھ سکتا کہ ان کو درگاہ خداوندی میں کس قدر قرب اور نزدیکی حاصل ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہؓ اپنے پیر ضرور جانتے تھے اور آپ کے حکم عالی کو اپنا ایمان مانتے تھے۔ اور اس ایمان کو محبوب خدا پر تصدق بھی کرتے تھے۔ فرط محبت میں آکر لعاب مبارک پی لیتے اور اپنے جسموں پر مَل لیتے تھے۔ اس جگہ سمجھنے کی بات ہے کہ قانون عشق ان حضرات نے کس سے پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح عشق کرنا صحابہؓ کو کس نے بتلایا اور سکھلایا۔ بیت ؎

زان بادۂ کہ ساقیش بجان ریخت
ایک جرعۂ بفرق خاکیان ریخت

یہ محبت کی چاشنی کیونکر پائی۔ اور یہ آگ سینہ گل خند میں کس نے بھڑکائی مریدی سراپا عشق ہے۔ اور یہ مذہب عشق سب مذہبوں سے علاحدہ اور جدا ہے مولانا روم ارشاد فرماتے ہیں۔ شعر ؎

انصرف کہ عشق می افزود درد
بو حنیفہ شافعی درسے نہ کرد

المختصر یہ کہ کتاب عشق کسی نے نہیں لکھی۔ اور کسی عالم نے بھی اس کا درس نہیں دیا جو اُس سبق کو ہم لوگ پڑھتے پڑھاتے یا اس پر عمل کرتے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے شراب محبت پلائی ہے وہی آزاد بنایا گیا ہے اور وہی شخص ہے جس نے اپنے پیر کی شان کو جانا اور اچھی طرح پہچانا۔ کیونکہ واصل رب ہونا انھیں حضرات کی محبت سے حاصل ہے۔

مریدی پیر کی ذات کے ساتھ محبت کرنے کا نام ہے اور یہ مرید بچشم یقین دیکھتا ہے کہ ایمان کامل محبت کا نام ہے اور بغیر محبت شیخ کے عبادت و اطاعت کا مزہ کچھ نہیں۔ عمدہ سے عمدہ کھانا ہو اور اس میں نمک نہ ہو تو بے مزہ ہو جاتا ہے۔

مرید کو جب تک پیر کی محبت کا ساتھ حاصل نہیں ہوتا اُس وقت تک ایمان کامل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دل میں جلوہ کامل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو یہ نعمت اپنے حبیب کے صدقے میں اور آل اطہار کی برکت سے عطا فرمائے۔ یہ خدا کی بڑی نعمت ہے جس کو مل جائے خوش نصیب ہو جائے جب یہ میسر آجائے تو اس مرید کا خاتمہ ایمان کے ساتھ کامل ہو جائے جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے محبت رکھا ہے۔

اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مزید تاکید سے ہم لوگوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ میں بے زوال دو چیزیں اپنی اُمت مرحومہ کے لئے چھوڑتا ہوں اگر لوگ ان پر عمل کرینگے تو راہ راست سے گمراہ نہ ہونگے۔ اس میں سے ایک قرآن مجید ہے دوسری میری آل کی محبت۔

پس اس محبت کی قدر و منزلت انسان کو اُس وقت معلوم ہوتی ہے جب وہ مراتب اصلی کو پہونچتا ہے یعنی اپنے پیر کے محبت میں آشفتہ و باختہ ہو۔ اور معاذ اللہ مرید ہونے کے بعد اگر مرید پیر کی عظمت کو نہ پہچانے اور پیر کی محبت حاصل نہ کرے تو خسرۃ الدنیا و لآخرہ کے مصداق حال ہو یعنی دنیا و آخرت میں نقصان اٹھائے گا مولانا روم فرماتے ہیں ؎

شیخ را کہ پیشوا و رہبر است
گر مریدے امتحان کرد اُو خراست

مرید کو اتنا ضرور جاننا چاہئے کہ پیر کے حکم کو شیر و شکر سے زیادہ خوشگوار تصور کرے اور کسی طرح اپنے دل میں مایوسی و نہ اُمیدی کو جگہ نہ دے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ تمام مریدوں کو یہ مژدہ سناتے ہیں۔ شعر ؎

یافتی چون پیر نازک دل مباش
ست و ریزندہ چو آب و گل مباش

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pe Mohammad Quadri Hyderabad India Digitization eGangotri

اور پھر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ پیر کے حکم کی تعمیل کے لئے مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جیسے حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ نے خضر علیہ السلام کی صحبت میں دم نہ مارا ویسے ہی تو بھی اپنے پیر کی اطاعت وفرماں برداری میں مضبوط رہ اور اپنے پیر کے افعال میں دخل اندازی نہ کر اور یہ تذکرہ طوالت کے ساتھ موسیٰؑ اور خضر علیہ السلام کا قرآن میں مذکور ہے۔

مولانا روم فرماتے ہیں ؎

چون گرفتی پیر ہین تسلیم شنو   ہمچو موسیٰ زیر حکمِ خضر رو
صبر کن بر کار خضر اے بے نفاق   تا نہ گوید خضر رہ ہٰذا فراق
گرچہ کشتی بشکند تو دم مزن   گرچہ طفلے را کشد تو مو مکن

المختصر مرید کو جو کچھ خوشی و ناخوشی حوادث زمانہ سے پہونچا کرے تو اس کو اپنے مدارج کی ترقی کا سمجھے۔ یعنی مریدی تمام تر دردِ مزہ دار ہے شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

کفر کافر را ودین دیندار را
ذرّہٗ دردِ دلِ عطّار را(۱)

دوسرا شعر

درد سے اسکے جو محزون ہوئے
وہ یہی چاہے کہ افزون ہوئے(۲)

راقم الحروف۔ حضرت پیرومرشد قدس سرہ کے دوسرے سوال کا جواب جو خلیفہ باران صاحب نے دیا یہاں تحریر کرتا ہے۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا جس امر میں آپ کو

---

(۱) کفر کافر راودین دار را۔ ذرہ درددل عطار۔

(۲) درد سے اس کے جو محزون ہو۔ وہ یہی چاہے کہ بس افزون ہو۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Quadri, Collection Mohammad Hyderabad India Digitization eGangotri

مجھ سے استفسار ہے وہ میرا دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت پیر ومرشد خواجہ شاہ سلیمان تونسوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنی مجلس میں اپنے مریدوں سے خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے جس نے بھی غوث وقت کو نہیں دیکھا ہے تو ملک صوات کا سفر کرے وہاں کے فرمانروا بھی حضرت آخند شیخ عبدالغفور علیہ الرحمۃ الشکور غوثِ وقت پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ سے کھلی کرامتیں مثل آفتاب درخشاں عیاں ہیں۔ اور جس نے بڑے پیر سرکار حضرت سید شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو نہیں دیکھا ہے وہ حضرت آخند صاحب کو جا کر دیکھ لے اور بہرہ مند ہو جائے۔

جس کو عدل واستقامتِ شرعِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھنا منظور ہو وہ بھی آپ کی صحبت ملازمت حاصل کرے۔ آپ خاص سلسلہ قادریہ کے مرید ہیں اور آپ کے توسط سے حضرت بڑے پیر قدس سرہ تک شجرہ خلفائے طریقت پہنچتا ہے۔

آپ کے پیران طریقت کی عمر سیکڑوں برس کی ہوتی آئی ہے اور جس قدر تقرب اور نزدیکی آپ کے شجرۂ طریقت میں ہے اُتنا شاید کسی اور شجرہ میں نہیں ہے۔ یہ خدا کا خاص احسان آپ کے سلسلہ کو حاصل ہے۔

اُس مُلک صوات کی تمام مسجدوں میں جمعہ کی نمازوں میں جو خطبہ پڑھا جاتا ہے اُس میں بھی آپ کا نام لیا جاتا ہے وہاں کے کل فرقہ اہل اسلام نے آپ کو اپنا بادشاہِ دینی ودنیوی خوش دلی اور عقیدت تامہ کے ساتھ مان لیا ہے بلکہ تمام افغانستان کے شہروں میں آپ خلیفہ صاحب کہلاتے ہیں۔

اس ملک کے تمام مسلمان آپ سے استفادہ کرتے ہیں۔ آپ نے وہاں شریعت کا زور وشور ڈال رکھا ہے کہ ذرّہ واحتسابِ شرع جاری ہے۔ آپ کی جانب سے ہر گاؤں میں ایک ملّا اور ایک قاضی مقرر ہے جو احتساب وقضایا کر رہا ہے۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India / Collection of Digitization eGangotri

آپ کو خدا نے کمال کا تقویٰ عطا فرمایا ہے اور آپ صائم الدہر رہتے ہیں اور طعام شبہہ یا حرام یا مکروہ سے سخت پرہیز کرتے ہیں۔ آپ ہر وقت باوضو رہتے ہیں اور اپنی درویشی کو بالکل چھپا رکھا ہے۔

مریدوں کو اپنا آشنا فرماتے ہیں اور پیری مریدی کا نام تک نہیں لیتے۔

خدائے تعالیٰ نے شرع کی بابت اس قدر استقامت کا حصہ عطا کیا ہے اور زہد و تقوے بخشا ہے کہ کسی عورت کی بیعت نہیں لیتے۔ اور نہ عورتوں کو دیکھتے ہیں عورتوں کے لئے حکم ہے کہ وہ سامنے نہ آئیں۔ اہل اسلام کے کسی بھی فرقہ یعنی علماء ظواہر بھی آپ پہ معترض نہیں۔ جیسا کہ ان کا اعتراض اہل تصوف پر ہمیشہ رہا کرتا ہے۔

خلیفہ باران صاحب نے اپنے پیر و مرشد کے متعلق یہ بھی بیان کیا کہ ہمارے پیر و مرشد دعاء کرتے ہیں کہ اے اللہ آخند صاحب جو غوث وقت ہیں ان کے سایہ میں مجھے اُٹھانا۔ خلیفہ باران صاحب کی زبان سے یہ دعاء جس وقت حضرت قدس سرہ نے گوش(۱) فرمایا اسی وقت آپ یکا یک بول اُٹھے کہ میں بھی آخند صاحب کا مرید ہوگیا۔

اس وقت سے حضرت قبلہ و کعبہ کو فکر بلیغ ہوئی کہ بہت جلد جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو آخند صاحب تک پہونچائیں اور مرید سلسلہ قادریہ ہو جائیں۔ اس دوران آپ نے یہ خواب دیکھا کہ ایک گھوڑا آپ کے پاس آکر خوب باتیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ بہت جلد چلئے کہ دریا نے آپ کو بلایا ہے چنانچہ آپ دریا کے کنارہ گئے تو اس دریا میں ایک بہت بڑی موج دیکھائی دی اور اُس نے آپ کو اپنے میں لے لیا اور آپ اس میں غوطہ کھانے لگے اور پھر تیرتے ہوئے دریا کے کنارے پہنچ جاتے ہیں۔ کسی قسم کی تکلیف اس موج دریا نے نہیں پہونچائی۔

---

(۱) سنا۔

آپ نے اپنے ایک دوست سے اس خواب کی تعبیر پوچھی جن کا اسم گرامی حاجی مولانا حسین علی صاحب محدث ہے جن کا وطن فتحپور ہسوہ ہے اور آپ حضرت قطب دوران خواجہ شاہ محمد سلیمان چشتی تونسوی قدس سرہ ساکن تونسہ شریف کے خلیفہ ہیں جن کا ذکر پیشتر مقامات پر آچکا ہے۔

مولانا نے تحصیل علوم و دستار بندی کے بعد مدینہ طیبہ کا قصد فرمایا اور مکمل پانچ برس وہاں رہ کر سخت ریاضات سے علم حدیث کی سند حاصل کی۔

حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کا اتحاد اور محبت مولانا سے خالصتاً للہ ایسی تھی کہ جیسی اہل اللہ میں ہوا کرتی ہے۔ اور حضرت قدس سرہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مولانا بڑے کاملین میں سے ہیں اور اپنی درویشی کو بہت چھپاتے ہیں۔ اور علماء ظواہر میں سے ہو کر بھی طلباء کو درس دیتے ہیں۔

اس فقیر نے خود دیکھا کہ حضرت پیر و مرشد قدس سرہ جب بھی مولانا سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے اگر اس وقت مولانا قرآن مجید تلاوت کرتے یا دلائل الخیرات کا ورد کرتے رہتے ہوں تب بھی بسر وقد تعظیم اُٹھ جاتے اور کتاب کو بند کر کے فرماتے کہ اگر آپ کہیں تو اس کو تمام کرلوں یا دوسرے وقت اُٹھا رکھوں۔

حضرت قدس سرہ فرماتے کہ آپ اپنا کام کیجئے میں اپنا کام کروں اگر اس وقت اور کوئی آدمی وہاں بیٹھا ہوا ہوتا تو حضرت قدس سرہ اس سے باتیں کرتے اور اگر کوئی نہیں ہوتا تو اپنی تسبیح پڑھا کرتے۔ حضرت قدس سرہٗ کا جناب مولانا اس قدر آداب دُرویشانہ ملحوظ رکھتے کہ جس کو اگر لکھنے کا یہ فقیر راقم ارادہ کرے تو ایک دوسری مکمل کتاب ہو جائے گی۔

ایک دن کا واقعہ ہے یہ کہ حضرت قدس سرہ مولانا سے ملنے گئے یہ فقیر بھی ساتھ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pir Mohammad Sahib Hyderabad India Collection Digitization eGangotri

تھا اس وقت مولانا درس حدیث میں مشغول تھے لیکن جیسے ہی حضرت کو دیکھا تو فوراً تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور درس روک دیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ اٹھئے اور میرے ساتھ چلئے۔ مولانا نے تبسم فرما کر کہا کہ صرف میں ہی چلوں یا یہ طلباء بھی تابع فرمان ہیں۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کیا کہ کوئی مضائقہ نہیں کہ اگر سب لوگ بھی ساتھ ہوں۔ چنانچہ مولانا بہت جلد اُٹھ کھڑے ہوئے اور سب لوگ ایک گاؤں میں پہونچے۔ وہاں سے کھاپی کر سیر کرتے ہوئے واپس آئے۔ حضرت قدس سرہ نے یہ لفظ درس کے وقت طلباء اور مولانا سے جو فرمایا تھا کہ ''اُٹھئے اور میرے ساتھ چلئے'' امتحاناً تھا کہ کہیں مولانا عذر کرتے ہیں یا آداب محبت وخلوص ویکجہتی بجا لاتے ہیں۔ اگر دوست کہے کہ اٹھو میرے ساتھ چلو تو دوسرا دوست یہ نہ پوچھے کہ کہاں چلوں؟ اور تم کہاں لے جانا چاہتے ہو؟ مولانا کا وصال اس طرح واقع ہوا کہ آپ اپنے پیر ومرشد کی زیارت کے لئے تونسہ شریف گئے اور واپسی میں موضع کُنڈل دریائے اٹک سے متصل ایک مسجد میں قیام کیا اور وہیں بیمارے ہوئے اور قضائے الٰہی سے یہیں انتقال فرمایا۔

بمصداق قول نبوی صلی اللہ علیہ وسلم من مات غریب فھو شھید آپ شہدا میں داخل ہوئے۔ اور خدائے تعالیٰ سے ہمیشہ کے لئے زندگانی جاویدانی پائی۔ مولانا کا جنازہ موضع گھوٹا جو موضع کُنڈل سے متصل ہے' لایا گیا۔ مسلمانوں کی کثیر جماعت نے نماز جنازہ پڑھی اور اسی موضع میں مدفون ہوئے۔ آپ کا مقبرہ وہاں بنایا گیا۔ مولانا کی تاریخ انتقال بیس صفر یکھزار دو صد و ہفتاد دو ہجری (۱) ہے۔

حضرت مولانا مرحوم بہت بڑے عالم ومتقی وحاجی ومحدث اور اہل سلوک میں

---

(۱) ۲۰ رصفر سنہ ۱۲۷۲ھ۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohsin Hyderabad India Collection Digitization eGangotri

سے تھے۔ مولانا نے حضرت پیرومرشد قدس سرہ العزیز کو فرمایا کہ آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ گھوڑے سے مراد سفر ہے جو آپ کو عنقریب پیش آنیوالا ہے۔ اور دریا سے مراد کوئی بہت بڑے بزرگ ہیں جو آپ کو بلاتے ہیں اور دولت لازوال سے بھر دیتے ہیں اور یہ وہ سفر ہے جس کی آپ کو تمامتر آرزو ہے اور یہ آپ کی خواہش بہت جلد پوری ہونیوالی ہے۔ وہ بزرگ غالباً آخند صاحب فرماں روائے مُلک صَوات و بُنیز ہیں جو آپ کو بیعت ظاہری دیں گے اور انواع انواع اقسام کی نعمتیں آپ کو دینگے۔

آپ نے اس تعبیر کو سنتے ہی کوشش بلیغ پیدا ہوئی کہ جس طرح ہو سکے حضرت آخند صاحب کے حضور میں حاضر ہو جاؤں اور استفادہ صحبت بارکت سے استفادہ پاؤں اگرچہ مُلک صوات کا راستہ اس وقت بہت سخت تھا۔ ایک تو منزل دور، دراز اور ہولناک راہ اس پر بھی آپ نے خوف نہیں کیا۔ اور اپنے والد ماجد سے اجازت لیکر صوات کے لئے روانگی کا قصد کر لیا۔ آپ کو اس وقت کوئی سواری ملتی نہ تھی جس سے یہ منزل مشکل طے پا سکے۔ مجبوراً گھوڑے کو اپنا مرکب بنا کر سفر کرنا پسند کیا۔ اور بشوق تمام توکلت علی اللہ کہہ کر ملک صوات کے راستہ لے کر رواں دواں منزل مقصود کو روانہ ہوئے۔ جو کچھ سفر میں سختی پیش آئی اس کو راحت جانے بلکہ سفر خوش و خرم دکھائی دینے لگا اور آپ کو دکھ اچھا معلوم ہوتا رہا۔ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

وصل یارے یار را میمون بود
خاصہ کان لیلئ مجنون بود

القصہ سخت منازل طئے کرنے کے بعد حضرت آخند صاحب کے حضور میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ آخند صاحب نے چند دنوں میں اشغال، ذکر و مراقبہ کی تکمیل کروا کر اپنا خلیفہ ہندوستان بنایا۔ اور شجرہ و خلافت نامہ لکھ کر مع مہر عطا کر کے رخصت کئے۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Hyderabad India Collection Mohammed Quadri. Digitization eGangotri

خلافت نامہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ قادریہ غفوریہ وخلافت نامہ

اللھم صل علی محمد و آلہ و عترتہ بعدد کل معلومٍ لك

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت مظہر العجائب والغرائب حضرت سیدنا علی بن ابی طالب

صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیٰ ولدیہ

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت سرّی سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت ابوالفرح یوسف طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

Collection of Peer Sahib Hyderabad, India

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ابوالحسن علی بن محمد یوسف القرشی الہنکاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ابوسعید مبارک بن علی المخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز سلطان الاولیاء برہان الاتقیاء حضرت ابومحمد محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ دولا ماہ پنجاب قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ منور قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ احمد ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عالم دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت جنید پیشاوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت محمد صدیق بشنوانڑی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حافظ محمد احمد اشنغری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ محمد شعیب قدس اللہ سرہ العزیز

بندہ فقیر عبدالغفور فضل اللہ را اجازت جواہر خمسہ ادعیات خانہ قادریہ و تکوین بیعت وغیر ادعیات مثل نقشبندیہ وغیرہ دادہ۔ ولکن پس ترین از حصول مآرب و مدراج خلیفہ ہندوستان خود ساختہ۔ و ہر مناہی از مہنیات چہ از قسم چلم کشی و ہفیم و پوست و شراب و زنا وغیرہ ذلک و ترک صلوۃ و زکوۃ و حج منع ساز و عمل نمایند ان شاء اللہ تعالیٰ مدارج موصول خواہید شد و الا انہ بعذاب خدا گرفتار خواہند شد۔ و دیگر آنکہ امراء و کبراء ہندوستان را میباید کہ از احکام شرعیہ کہ فضل اللہ موافق کتاب و حدیث می فرماید عمل نمائید و در دین سعی و کوشش بلیغ سازند ان شاء اللہ تعالیٰ لوایات دین و اسلام در ہر جائے منتشر خواہد شد۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammad Hyderabad Digitization eGangotri

اجازت بیعت سلسلہ نقشبندیہ۔۔ جسکا شجرہ ہے

حضرت آخند شیخ عبدالغفور فرماں روائے ملک صُوات کو بیعت ہے حضرت شیخ محمد شعیب قدس سرہ سے اُن کو بیعت ہے حضرت حافظ محمد احمد اشنغری قدس اللہ سرہ سے اُن کو حضرت محمد صدیق بشنوانڑی قدس اللہ سرہ سے اُن کو حضرت مومن گگری قدس سرہ سے اُن کو حضرت شیخ شاہ باز پیشاوری قدس سرہ سے اُن کو حضرت شیخ مجیب پیشاوری قدس سرہ سے اُن کو حضرت شیخ آدم بنوری قدس سرہ سے اُن کو حضرت شاہ سکندر قدس سرہ سے اُن کو حضرت شاہ کمال کیتلی قدس سرہ سے اُن کو حضرت خواجہ فضیل قدس سرہ سے اُن کو حضرت شیخ سید گدائے شمس الدین قدس سرہ سے اُن کو حضرت خواجہ شمس العارف قدس سرہ سے اُن کو حضرت خواجہ ابوالحسن قدس سرہ سے اُن کو حضرت سید گدائے رحمٰن قدس سرہ سے اُن کو حضرت شمس الدین صحرائی قدس اللہ سے اُن کو حضرت سید عقیل قدس سرہ سے اُن کو حضرت سید بہار الدین قدس سرہ سے اُن کو حضرت سید شرف الدین قدس سرہ سے اُن کو حضرت سید شاہ عبدالرزاق قدس سرہ سے اُن کو حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے۔

اور خلافت نامہ میں لکھا ہے کہ سید محمد فضل اللہ شاہ کو اجازت بیعت دی گئی اور خلیفۂ ہندوستان بنائے گئے۔ ان کو لازم ہے کہ امراء و رؤسائے ہندوستان کو راہ ہدایت دکھائیں اور منہیات دین متین مثل چلم کشی وغیرہ سے خود اجتناب کریں اور شرع مجید پر قائم دائم رہیں۔ اور جو شخص دین کے متعلق ان کا کہنا نہیں مانے گا وہ خدا کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔

حضرت قدس سرہ ملک صوات سے بلاد ہندوستان واپس آنے کے بعد اپنے ملک

Collection of Peer Sahib Hyderabad India

میں سفر کرتے اور خلق خدا سے بیعت لیتے انہیں ہدایت کرتے خلافت نامہ کے اس مضمون کا نفاذ کرتے ہوئے جو حضرت آخند صاحب نے جو آپ کو لکھ کر عطا فرمایا تھا یہ کہ جو شخص بھی امور دینیات میں ان کا حکم نہ مانیگا تو وہ عذاب خدا میں گرفتار ہوگا یہ من جانب اللہ اس طور پر ہوا کہ نواب علی بہادر رئیس شہر باندہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور مریدین میں داخل ہوئے۔ نواب صاحب کے پاس دو بیبیاں آپس میں حقیقی بہنیں تھیں آپ نے کہا کہ ان دونوں میں سے ایک کو طلاق دیدو یہ شریعت کے خلاف ہے۔ چونکہ نواب صاحب دونوں کو محبوب جانتے تھے تعمیل حکم شیخ میں اپنے قادر نہ ہوسکے اور ایک کو طلاق دینا جبر خاطر گذرا اس لئے وہ مجبور رہے۔ حکم شیخ کے انکار نے یہ رنگ دکھایا کہ نواب صاحب کے ہاتھ سے ریاست نکل گئی اور اک دم تباہ و برباد ہوگئے۔ اس وقت حضرت قبلہ وکعبہ قدس سرہ نے یہ معمول رکھا تھا کہ ہدایت کے وقت کسی کو مخاطب ہوکر یہ نہیں فرماتے کہ تم فلاں کام جو کرتے ہو چھوڑ دو بلکہ پردہ پوشی اختیار کرلی کہ غوث وقت حضرت آخند صاحب قدس سرہ کا حکم مکمل نافذ نہ ہوجائے صرف عام طریقہ سے منہیات شرعیہ کے بغیر مخاطبت ہدایت فرماتے تھے۔ یہ حد درجہ کی پردہ پوشی و درویشی تھی۔

آپ ہمیشہ سفر ہی میں رہا کرتے اور اہل وعیال یعنی اپنے گھر میں بہت کم رہتے۔ یہ راقم غلام سات آٹھ برس تک متواتر آپ کے ساتھ سفروں میں رہا۔ اور آپ کی کرامتوں وخرق عادات کو دیکھتا رہا۔ آپ لوگوں کو غائبانہ بھی مرید کیا کرتے یہ بات میں نے غیر مریدوں سے سُنی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس کا ذکر کیا جائیگا۔

یہاں پر یہ فقیر راقم صرف آپ کے اقوال وافعال کو لکھ رہا ہے آپ کے اوراد، معمولات، وظائف ونوافل جس طرح گھر میں قیام کی حالت میں ادا ہوتے تھے ویسے ہی سفر کی حالت میں بھی جاری رہتے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ مجھ کو سفر وحضر دونوں برابر

معلوم ہوتے ہیں کبھی سفر کی تکلیف کا ذکر زبان پر نہیں۔ اور نہ آپ کا کسی سفر میں دل گھبرایا۔ اور آفات سفر دیکھ کر گھر میں بیٹھنے کا خیال نہ فرمایا۔ اہل وعیال مریدوں کو بھی اپنے ہی اہل وعیال سمجھتے تھے۔ اور انہی لوگوں کے ساتھ اپنی عمدہ زندگانی گزارتے۔ سفر کو گھر اور گھر کو سفر جانتے۔

اس راقم غلام کو آپ کی ایک دن کی بات یاد آئی جس کی کیفیت ولطف دل سے بھولائے نہیں جاتے حضرت قدس اللہ سرہ کے مریدین کو یہ واقعہ سُننے کے بعد ضرور حیرت ہوگی اور ان کو ایک خاص طرح کا لطف حاصل ہوگا۔ اور یقین کرینگے کہ جس قدر قلبی لگاؤ پیروں کو مریدوں کے ساتھ ہوتا ہے اس قدر یا کم بھی اگر مرید کو حاصل ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا ہے۔ ایک موقع پر آپ کو تین برس تک مسلسل سفر ہی درپیش رہا اس کے بعد اپنی اہلیہ اور بچوں سے ملاقات ہوئی۔ ایک ہفتہ کے بعد پھر سفر پر روانہ ہوئے۔ آپ کی خوشدامن نے کہا کہ ابھی جلدی کیا ہے چند دن اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ گذر فرمایئے کچھ اور دن اپنے گھر میں بسر کیجئے۔ ہمیشہ تو آپ سفر ہی میں رہا کرتے ہیں گھر کا خیال نہیں رکھتے۔ آپ نے انہیں فرمایا کہ میں جہاں جایا کرتا ہوں وہ اصلی میرے بال بچے ہیں اور یہی لوگ حقیقتاً میری اولاد ہیں جن کی تعلیم وتربیت خداوند تعالیٰ مجھ سے کروا رہا ہے اور ان کے حقوق مجھ پر فرض کئے گئے۔ انہیں ہدایت کی تعلیم دینا میرا منصب ہے اور میں اسی واسطے پیدا کیا گیا ہوں۔ اگر مجھ سے فرض معینہ ادا نہ ہوسکا تو باز پرس ہوگی۔ میرا اصلی کام یہ ہے کہ تمام زندگی سفر کو راحت سمجھوں خدا کے آرام پہونچانے کو اپنا آرام جانوں۔ آپ کا معمول تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ استخارہ، جس کے پڑھنے کی تاکید ہے، روزانہ پڑھتے اور فرمایا کرتے کہ نماز استخارہ مجھ کو زبردستی دوڑاتی ہے اور جہاں چاہتی ہے لے جاتی ہے۔ بیت ؎

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Quadri Hyderabad Digitization eGangotri

رشتۂ در گردنم افگند دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

میری حالت کے مطابق ہے اور مزید یہ کہ میرے شیخ یعنے آخند صاحب کا حکم بھی ہے کہ تمام ہندوستاں میں سفر کروں اور خلق خدا کو ہدایت کی راہ دکھاؤں۔ طریقہ تعلیم و رشد و ہدایت ہمیشہ ملحوظ رکھوں۔ آپ کو کبھی یہ فکر نہ تھی کہ خانقاہ بنائی جائے یا ایک مستقل مقام بنا کر اپنے مریدوں، طالبوں اور آنے جانے والوں کو تعلیم و تلقین کروں وغیرہ۔ اور باقی وقت آسانی سے گزاروں۔ یہ کیونکر آپ سے ہوسکتا تھا اسلئے کہ حضرت آخند صاحب نے اپنے خلافت نامہ میں لکھدیا تھا کہ ہندوستان کے تمام امراء و روسا کو ہدایت پہنچاتے رہیں۔ چنانچہ ویسا ہی اپنے شیخ کے حکم کی تعمیل بجالانے میں آپ سرگرم رہتے تھے اور سفر کی تکلیفات کو راحت سمجھتے تھے۔ اور آپ نے اپنی ساری زندگی میں اپنا ذاتی ایک مکان تک نہیں بنایا۔

اگر مریدین میں سے کسی کو بھی معلوم ہوتا تو ہندوستان کے ہر شہر ایک حویلی تیار ہوجاتی۔ اور اپنی سعادت کا ذریعہ نکالتے۔ اگر کہیں خانقاہ وغیرہ کے لئے جگہ منتخب فرماتے تو آپ کے مریدین و معتقدین بہت بڑی خانقاہ آپ کے لئے تیار کرواتے اور اس کام کو اپنے لئے فخر افتخار تصور کرتے۔

اکثر سفروں میں جو معتقدین ہمیشہ یا اکثر حاضر رہتے ہیں انہی حضرات کا یہ معمول تھا کہ آپ روزانہ وضو بنا کر نماز صبح ادا کرنے کے بعد روزانہ کے اوراد و اذکار وقت ضحٰی یعنی طلوع آفتاب تک پڑھتے اور یہاں تک کہ نماز نوافل یعنی اشراق و چاشت ادا کرنے کے بعد لوگوں کی بیعت لیتے یہاں تک کہ دوپہر ہوجاتی۔ اسی دوران وعظ و نصیحت اور پند و نصائح بھی ہوتے۔ اور پھر جب ظہر کا وقت آتا تو بعد نماز اُسی کام میں

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India
Collection Peer Sahib Qudarat Digitization eGangotri

مشغول ہو جاتے گویا دن بھر کی بیعت لینے وعبادت کرنے اور عوام کو وعظ ونصیحت کرنے میں گزر جاتا یہاں تک کہ نماز عشاء ادا کر کے اپنے فرائض منصبی مکمل کرتے۔

یعنی ایک ہی وضو سے نماز فجر سے عشاء۔ اور اوسی وضو سے نماز عشاء تمام کرنے کی نوبت آتی تھی یعنی آپ کو قوت روحانی اور قوت ملکی عطا کی تھی جس کی وجہ سے اتنی دیر تک وضو قائم ودائم رہتا اور خلق خدا سے بیعت لینے سے نہیں گھبراتے۔ اور مزید یہ کہ اکثر اسی حالت میں رمضان شریف کے روزے بھی رکھتے۔

فقیر راقم نے ضلع غازی پور کے سفر میں جو کچھ دیکھا وہ یہاں تحریر کرتا ہے میں نے دیکھا کہ آپ مرض تپ وکھانسی کے باوجود روزہ افطار نہیں کئے تو میں عرض رسا ہوا کہ خدائے تعالیٰ فرقان مجید میں فرماتا ہے کہ اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو تو رمضان کا روزہ قضا کر سکتے ہو اور دوسرے زمانے میں ادا کرنا فرض جانو۔ پس بہتر ہے کہ آپ روزہ افطار کر لیں اول تو آپ علیل ہیں دوسرے سفر میں بھی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے فرض روزہ بھی رکھوایا جاتا ہے منصبی کام بھی لیا جاتا ہے۔ یہ خدائے بزرگ وبرتر کا عظیم احسان ہے کہ اس نے روزہ رکھنے کی توفیق دی ہے ورنہ تم جیسا کہتے ہو اس کا حکم ویسا ہی ہے۔ اور میں جس کام کے لئے مامور کیا گیا ہوں وہ وہی اللہ ہی جاننے والا اور کام لینے والا ہے۔ تم تو حضرت آخند صاحب کی خدمت میں رہ چکے ہو کہ وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے کیا جاڑہ کیا گرمی میں اوقات اپنی صرف کرتے تھے اور مجھ کو تو صرف رمضان کا ایک ہی مہینہ روزہ رکھنے کی توفیق دی گئی ہے اور یہ کام منصبی حوالہ کیا گیا ہے کیا یہ تم کو عجیب دکھائی دیتا ہے۔ تم اس بات پر یقین باور کرو کہ یہ کام کا حکم غوث وقت کا نافذ کردہ ہے جو اللہ تعالیٰ مجھ سے کروا رہا ہے۔ اور میرا یہ عمل اللہ کی جانب سے توفیق ہے۔ اچھے کاموں کی توفیق جب بندہ کو خدا کے یہاں سے ملتی ہے تو اُس وقت اُس بندہ سے اچھے کام سرزد ہوتے ہیں۔

اس فقیر راقم نے اس سفر میں آپ کو جب دیکھا کہ ریاضات و مجاہدات یعنے کم کھانے کم سونے سے بخار کے ساتھ پیچش بھی ہوگئی ہے کیونکہ یہ گرما کا سخت تر مہینہ تھا اور سفر بھی مشکل ترین ہونے کی وجہ سے کسی خادم یا ہمراہی کو روزہ رکھنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔

اس سفر میں ہم کو گاؤں گاؤں پھرنا اور غریبوں کے ایسے مکانات میں رہنا پڑ رہا تھا جس میں سورج کی گرمی اور تپش بے انتہاء تھی۔ نیند حرام پیاس کی شدت ٹوٹے پھوٹے کمروں میں دن رات گزارنا بڑا ہی سخت تھا۔ ہمراہیوں میں جو لوگ روزہ سے تھے انہوں نے روزہ افطار کیا مگر ماشاء اللہ حضرت قدس سرہ کو تو ان تکالیف کا کچھ بھی اثر نہ تھا اور نہ آپ کا مبارک چہرہ مضمحل دیکھائی دیا فقیر راقم نے ایک نسخہ تپ اور کھانسی کا حکیم سے لکھوا کر دوا بنوائی اور آپ کی خدمت میں پیش کی آپ نے فرمایا کہ اس وقت مجھ کو توکل خدا پر چھوڑ دو کہ مصلحت یوں ہی ہے اور یقین کے ساتھ خدا پر ایمان رکھو کہ محکوم بندہ کو عین مصیبت اور تکلیف میں توکل سے بڑھ کر کسی کام کو نہیں کرنا چاہیے۔ رضا کو قضا جانو۔ خدا مجھے عمل کی توفیق عطا فرمائے بیت ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

اب یہ فقیر راقم آپ کے حسن اخلاق کو عرض کرتا ہے۔ آپ کا حسن اخلاق بہت وسیع تھا جن آدمیوں کے خطوط آتے تھے ان کے سوالوں کے جواب آپ فوراً دیتے تھے۔ اکثر مقامات سے جو خطوط آئے ان کو آپ نے خود پڑھا اور جواب ہم غلامان و حاضران جلسہ سے لکھوا دیا۔ آپ روزانہ گھنٹوں خطوط لکھوانے میں مشغول رہتے۔

اِس راقم غلام نے اکثر معروضہ رکھا کہ فلاں فلاں خطوط میں جواب طلب نہیں کیا

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India Collection Peer Sahab Quadri Digitization eGangotri

گیا ہے پھر جواب کی زحمت کیوں؟ آپ اس غلام پر خفا ہوتے اور فرماتے کہ تم ان کے دل کو شکستہ کرنا اور دُکھانا چاہتے ہو اگر نہیں تو خطوط کے جواب لکھنے میں کاہلی و سستی مت کرو۔ جناب مولائے کائنات سیدنا علیؓ کا قول ہے کہ جس نے کاہلی و سستی اختیار کی اس نے شہد نہیں نچوڑا اور جس نے سستی پہ مداومت کی اس کی امیدیں برباد ہوئیں۔ اور کاہلی دروازہ ہے زندیقیت کا۔ جو اپنے کو کاہل بنانا چاہتا ہے آخر کو زندیق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کاہلی سے بچائے ورنہ یہی سستی دینی و دنیوی فائدے سے دور رکھتی ہے اور دنیا سے اس کو نا کام اُٹھاتی ہے۔ خطوط کے جواب لکھوانے میں محصول (۱) کے اخراجات آپ اپنے پاس سے ادا کرتے اور مسائل کا جواب تفصیل سے دیتے۔ کئی لوگوں کے خطوط بنا ٹکٹ کے آجاتے محصول بھی اپنے پاس سے ادا کرتے۔ اور ڈاکیہ یعنی خط لانے والے کو تاکید کرتے کہ میرے نام کے خطوط ضایع نہ ہونے پائیں اور ڈاک والے کو انعام دیتے اور کہتے کہ میرے نام کی جو بھی خطوط ہوں میرے ہاتھ میں لاکر دینا۔ آپ کا یہ کام اسواسطے تھا کہ ساتھ والوں کو غفلت نہ آئے اور کاہلی سے بچیں اور خطوط بیرنگ (۲) لے لیا کریں ان کو ضایع نہ ہونے دیں۔

المختصر آپ کا یہ کام ہم لوگوں کے اخلاق درست کرنے کے لئے تھا ورنہ جتنے خطوط لوگوں کے آتے تھے ان میں لوگ اپنے اغراضِ دنیوی ہی ظاہر کرتے اور گنڈہ تعویذوں کے طالب ہوتے۔ آپ سائل کے سوال کا جواب ضرور دیتے اور اس کی خاطر خواہ تشفی کرتے۔ مصرع ؎

طریقت بجز خدمت خلق نیست

---

(۱) ڈاک ٹکٹ۔

(۲) بغیر ٹکٹ والا خط (خط بھیجنے والا اگر بغیر ٹکٹ لگائے خط بھیجے تو جس کے پاس خط بھیجا گیا ہے ان سے ڈاک ٹکٹ کی دگنی رقم لی جاتی ہے)۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Quadri Digitization eGangotri Collection of Mohsin Hyderabad India

اس پر آپ سختی سے عمل پیرا تھے۔ آپ کے اخلاق اس درجہ بلند تھے کہ کثیر لوگوں کے آنے جانے سے نہیں گھبراتے بلکہ ان غربا و مساکین کی خاطر داری کرتے اور ان کی دلجوئی ملحوظ رکھتے۔ خدمت خلق کو سب کاموں پر مقدم جانتے۔ اپنی خواہش پر خلق خدا کی خواہش کو آگے رکھتے۔

آپ کے سونے کی حالتیں بھی عجیب دکھائی دیتی تھیں راتوں کو ایک گھنٹہ بھی ایک طریقہ پر نہیں سوتے رات بھر کروٹیں بدلتے رہتے گہری نیند نہیں سوتے اور اسی کچی پکی حالت کی نیند میں ایک شہد کی مکھی کی آواز سنائی دیتی اور وہ آواز آپ کے قلب سے آتی تھی۔

ایک ایسا بھی واقعہ گذرا ہے کہ آپ کو سوتا ہوا جان کر لوگ کسی کام کے لئے چلے گئے واپس آکر جب آپ کے قریب پہونچے تو آپ چونک اوٹھے اور بآواز بلند خدا کو یاد کرنے لگے اور پھر سو رہے۔ آپ کا دل نیند میں کبھی دیگ کی طرح جوش مارتا تھا اور اس سے اللہ لا الہ الا اللہ کی آواز گونجتی تھی۔

فقیر راقم سے آپ فرماتے تھے کہ حضرت پیر و مرشد آخند صاحب نے میرے قلب کو ذکر خفی و اثبات سے ایسا معمور کر رکھا ہے کہ جو سانس میری آتی ہے بغیر لا الہ الا اللہ یا اللہ کہے نہیں جاتی۔ مجھے بعض وقت کوئی بات کہنا بھی دشوار معلوم ہوتا ہے اور جب مجھے ضروریات بشری محسوس ہوتے ہیں میں انہیں روکنا چاہتا ہوں مگر وہ نہیں رُکتے۔ یہ فعل میرا اختیاری نہیں۔ بندہ کا قلب خدا کے ہاتھ میں ہوتا ہے جدھر چاہے جیسے چاہے پھیرے۔ اسی وجہ سے میں بات کرتے ہوئے رُک رُک کر بولتا ہوں۔

حضرت والا کی آنکھیں وہ سو رہی ہوتی ہیں اور بند ہوتی ہیں لیکن آپ کو نیند کا غلبہ نہیں دکھائی دیتا تھا۔ اکثر آپ کے سوتے وقت ہم لوگ غلامان جلسہ ہمیشہ خدمت میں رہا

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohamin Quadri & Digitization eGangotri

کرتے۔ اور اکثر دیکھا ہے کہ تسبیح ہاتھ میں لے کر کچھ پڑھتے پڑھتے سوجاتے اور جس دانہ پر تسبیح کے انگلی رہتی وہی دانہ نیند میں بھی انگلی سے نہیں چھوٹتا۔ اور تسبیح کو جس طور پر ہاتھ سے پکڑ کر سوجاتے نیند سے بیدار ہونے کے بعد بھی آپ کے ہاتھ میں تسبیح ہاتھ میں تسبیح ویسے ہی رہتی۔ یعنی نیند کی حالت میں بھی تسبیح ہاتھ سے نہیں چھوٹتی اور نہ گرتی۔

اس وقت اس غلام راقم کو ارشاد فرماتے کہ فلاں کتاب پڑھ کر سناؤ۔ آپ مجھ غلام کا پڑھنا سنتے اور تسبیح ہاتھ میں رہتی اور سوجاتے۔ غلام کتاب پڑھنے کے دوران آپ کو سوتا جان کر چپ ہوجاتا اور سمجھتا تھا کہ آپ کو نیند آگئی ہے اور کتاب بند کردیتا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد آپ آنکھیں کھول دیتے اور فرماتے کہ تم چپ کیوں ہوگئے ہو فلان جگہ تک تم نے کتاب کا مضمون پڑھ کر سنایا ہے باقی جو رہ گیا ہے اُسے بھی سناؤ اور کتاب کا مضمون تمام کرو جو تم پڑھتے ہو میں سنتا ہوں۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں

چشم آخر بین بہ بست از بہر حق ۔۔ چشم آخر بین کشاد اندر سبق
اولیاء را خواب ملک است ائے فلان ۔۔ ہمچو اصحاب کہف اندر جہاں
خواب می بیند و انجا خواب نے ۔۔ در عدم در میروند و باب نے
برلبش فضل است در دل راز ہا ۔۔ لب خموش و دل پُراز آوازہا
ہر کرا اسرار حق آموختند ۔۔ مہر کردند و رہانش دوختند

اور اپنے اس غلام فقیر راقم سے کتب ہائے تصوف جس میں اولیاء اللہ کے اقوال و افعال کے مندرج ہوتے ہیں، پڑھواتے تھے اور اِس کو جی لگا کر سنتے۔ اور جس جگہ غلام کو شبہہ ہوتا بتادیتے اگرچہ آپ نے علم ظاہری اس قدر نہیں پڑھا تھا کہ جس کا لفظی ترجمہ پورا کرسکیں لیکن اُس مضمون کے مطالب یا جو کچھ اس میں نکتہ ہوتا فرمادیتے۔

فقیر راقم کہتا ہے کہ جو حضرات ظاہری علوم پڑھے لکھے نہ ہوں مگر دوستان کبریا

Collection Peer Sahib Hyderabad India

میں سے ہوں ان کے واقعات کتب ہائے تواریخ اور مکتوبات اہل سلوک میں موجود ہیں یعنے قرآن مجید و مطالب حدیث اللہ کے ولی اچھی طرح سمجھتے بھی ہیں اور ان کے نکات بیان بھی کرتے ہیں۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ۔

بود ہم کہ گوہر و ہم ہمتم   گفت پیغمبر کہ ہست از امتم
بلکہ اندر مشرب آب حیات   نے صحیحن و احادیث و روات
من من ایشان راہمی بینم عیان   مرمرازان نور بیند جان شان

اور بار ہا ہم لوگ چند آدمی برادران سلسلہ آپ کو سوتا ہوا جان کر آہستہ آہستہ کچھ باتیں کرتے پھر آپ جب نیند سے جاگتے تو گویا آپ نے ساری باتوں کو سن لیا ہو فرماتے کہ تم لوگوں کی باتوں کا یہ جواب بھی ہوسکتا ہے۔

آپ کا یہ جواب دل کے لئے شافی و تسکین بخش ہوتا جس کو ہر عقل والا پسند کرتا۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو نیند پر تمام تر اختیار دیا تھا جب چاہے سوئیں اور اس حالت میں بھی غافل نہ ہوئے۔ آپ کا جاگنا اور سونا دونوں برابر تھے۔

ایک مرتبہ آپ ہم لوگوں سے باتیں کر رہے تھے یکا یک آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے ہم سمجھے کہ آپ کو نیند لگ گئی ہے لوگ اُٹھنے ہی والے تھے کہ۔ آپ نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا جو تم میں فلاں شخص یہ کہتا تھا اس نے وہ بات ناتمام کیوں چھوڑی وہ اسے پوری کرتے ہوئے اتمام کو پہنچائے میں اس بات کو پوری سننا چاہتا ہوں۔

ہزار ہا ایسے واقعات سونے اور جاگنے میں آپ کے غلام نے دیکھا ہے جن کے لکھنے کا اگر قصد کیا جائے تو ایک کرامتوں کی بڑی کتاب ہوسکتی ہے۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے کہ اللہ ہی خوب جاننے والا ہے ایسی ذات خاص الخاص سے سوتے اور جاگتے وہ کیا کام لیا کرتا ہے جس کو ہم لوگ سمجھ نہیں سکتے۔

مقبول بارگاہ ایزدی کے دل پر الم نشرح لک صدرک کا پرتو منقوش ہے۔ حضرت کے حالات کو ہم عوام الناس کیا جان سکتے ہیں خدا کی بات خدا ہی جانتا ہے۔

بیت ؎

ستاند زبان از رقیبان راز
کہ تا راز سلطان نہ گویند باز

یہ سمجھنے کا مقام ہے کہ کوئی فرد و بشر اس کو نہیں سمجھ سکتا کہ خاصان حق کس وقت کیا بولتے ہیں اور کیا کام کرتے ہیں دوستان خدا کی شان کو کوئی کیا جانے۔ شعر ؎

فارق آفاق سے واصل رب سے
ساتھ ہیں سب کے جدا پر سب سے

اب یہ فقیر راقم آپ کی عادتوں اور خصلتوں کو بیان کرتا ہے وہ خصائل قدم بقدم حضرت سرور کائنات مفخر موجودات حضرت سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہیں۔ آپ کے اخلاق عظیم ایسے تھے کہ کسی کے سوال کو رد نہیں کرتے۔ کشادہ پیشانی کے ساتھ لوگوں کے سوال کا جواب دیتے اور بحسن اخلاق ان سے باتیں کرتے۔ امور دین کے سوا کسی شخص سے سختی سے الفاظ نہیں بولتے۔

قولہ تعالیٰ وقولوا للناس حسناہ اس پر آپ کا پورا عمل تھا۔ اگر کسی نے عرض کیا کہ میرے گھر چلئے اور وہ غریب آدمی ہے تو فوراً پیادہ پا کوسوں تک اس کے گھر چلے جاتے۔ اور اس قدر تیز چلتے کہ ہم ہمراہی آپ سے بہت پیچھے رہ جاتے۔ اور دوڑتے دوڑتے تھک کر کہیں بیٹھ جاتے۔

غریبوں کی دعوت سب سے پہلے قبول ہوتی اور حکم ہوتا کہ اگر تم جو کی روٹی کھلانا چاہتے ہو تو تمہاری دعوت قبول کی جائے گی۔ اور امیروں کی دعوتوں میں ہم سب لوگ

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammad Sahib Hyderabad India Collection Digitization eGangotri

یہاں تک کہ ملازمین وخدام اور غُربا وغیرہ سب کو دسترخوان پہ بٹھلائے جاتے اور آپ ہم لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے۔ اور ایک ایک کا ہاتھ پکڑ کر بمقابلہ امیروں کے مقابلہ میں دعوت کے کھانے میں غربا کو شریک کرتے اور یہ فرماتے کہ ہم اور تم سب لوگ اس بادشاہ روزی دہندہ کے غلام ہیں جس کی زمین اور دسترخوان پر ایک ساتھ بیٹھ کر اپنا اپنا رزق کھاتے ہیں۔

آپ غریبوں کی تعظیم کے لئے اٹھتے اور ان کی حاجت پوری کرتے۔ دولتمندوں کی تعظیم نہیں کرتے اور فرماتے کہ امرا کا نفس تعظیم کرنے سے موٹا ہوجاتا ہے۔ اور غریب تعظیم سے خوش ہوتا ہے اور دعاء دیتا ہے۔ اس کی خوشی عین خوشی خدائے برتر ہے۔ اور غریبوں کے ساتھ بیٹھ کر اکثر یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ مجھے غریبوں میں زندہ رکھ اور غریبوں کے ہمراہی موت عطا کر۔ مجھ کو قیامت میں مسکینوں اور غریبوں کی جماعت میں اُٹھانا۔

آپ کی یہ بھی عادات میں سے تھا کہ چھوٹے بچوں اور نونہال لڑکوں کو بہت پیار کرتے تھے۔ اگر کسی بچہ نے فرش پہ پیشاب کردیا ہے یا پیشاب کر رہا ہے تو لوگوں کو منع کرتے کہ اسے کچھ نہ کہو پیشاب کرنے دو بعد میں فرش دُھلوایا جاتا۔ اور اگر کسی لڑکے نے آپ کی گود میں پیشاب کردیا تو اس کے ماں باپ کو کچھ نہیں کہتے جب اس کے مادر و پدر چلے جاتے اب اپنی تہہ بند کو دھلواتے۔

آپ کا حکم تھا کہ بچوں کو کوئی سرزنش نہ کرے اور نہ ان کو کوئی مارے۔ اگر کسی معلم کو آپ نے دیکھا کہ لڑکوں کو مار رہا ہے تو اس معلم پر آپ خفا ہوتے اور کہتے کہ کیا تم خدا کے قہر سے نہیں ڈرتے ہو تم کو معلوم نہیں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچوں کو مار پیٹ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بچوں کی تعلیم زدوضرب سے نہیں ہوا کرتی استاد کو لازم و

ضروری ہے کہ اُن کو پہلے اپنا دوست بنائے اس کے بعد ان کی تربیت کرے اور اِس کا بہت بڑا اجر ملتا ہے۔ دھمکانے اور خوف دلانے سے بچوں کے دلوں میں زور آور اُمنگ باقی نہیں رہتی۔

عمدہ تعلیم یہ ہے کہ بچوں کی تعریف کرے کہ تم خوب جی لگا کر پڑھتے ہو اُس وقت بچے بڑے ذوق وشوق سے خود ہی پڑھائی میں جی لگاتے ہیں اور اپنا سبق یاد کر لیتے ہیں۔ دین و دنیا کا کوئی کام سختی سے تمام کو نہیں پہونچتا ہے۔

اگر کوئی عاقل نرمی سے کام لینا چاہیگا تو وہ درست کامیاب ہوگا۔ اور آپ تعویذات غریبوں کو دن دن بھر لکھ کر عطا فرماتے اور اللہ تعالیٰ بحکم عقیدت اُن کو فائدہ عطا فرماتا۔ اور بعض لوگوں کو تعویز عطا کرنے کے بعد فرماتے کہ اللہ تمہاری حاجت پور کر دے تو میٹھائی پر فاتحہ بروح پاک حضرت سیدنا علی علیہ السلام یا فاتحہ بواسطہ روح پر فتوح حضور غوث پاکؓ ضرور کریں اور اُس مٹھائی کو خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں ورنہ یہ تعویز فائدہ نہیں دے گی۔

آپ یہ حکم اس واسطے دیتے تھے کہ اگر کوئی شخص منکر ایصال ثواب و بزرگان دین ہے جنہیں ہم منکر وہابی کہتے ہیں' وہ ضرور کچھ نہ کچھ بولے گا۔ اگر اس مسئلہ میں کسی نے کچھ گفتگو کی تو اُس کو آپ اچھی طرح یہ مسئلہ سمجھا دیتے اور عقائد فاسدہ سے بھی آگاہ کرتے یہاں تک کہ اُسے تشفی ہو جاتی آداب اولیاء اللہ بتاتے تا کہ وہ دارین سعادت سے محروم نہ رہے۔ حق کو حق اور باطل کو باطل جانے۔

بیماروں کو دوائیں بھی بتاتے اور اپنے پاس سے بھی دیتے۔ اپنی دوائیں دینے سے قبل اُن پر سورہ فاتحہ اکتالیس (۴۱) مرتبہ پڑھ کر دم کرتے۔ اِس سے بیماراں اور حاجت مندوں کو خداے تعالیٰ شفا عطا فرماتا فقیر راقم نے دیکھا کہ لوگ آپ کو حکیم بھی

سمجھتے تھے۔ آپ نے حکمت ظاہری تو نہیں پڑھی تھی لیکن آپ روحی معالجوں کے بیشک بڑے طبیب تھے، طلب ظاہری علم ظنی ہے۔ اور معالج روح جب مرض باطن کو پہچانتا ہے تو پھر اس کے لئے تشخیص مرض ظاہری آسان ہوتی ہے۔ جب مرض کی صحیح تشخیص ہو جائے تو اُس وقت دوا ضرور فائدہ پہنچاتی ہے یہ بھی حکمت الٰہی ہے کہ فقیر طبیب کہلایا جائے۔

اور آپ نے اپنی دُرویشی کو سپہ گیری میں چھپا رکھا تھا متعدد آلات سپہ گری 'بندوقیں، تلواریں، کماں، لاٹھیاں وغیرہ سفروں میں اپنے ساتھ رکھتے اور فرماتے کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل داری میں پھرتا ہوں۔ مجھ کو اصحاب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال کی متابعت ضروری ہے اور یہ سب میرے ایمان کا تمغہ ہے۔

تعجب خیز بات یہ تھی کہ سفروں میں کبھی کسی نے آپ سے آلات سپہ گری کے بارے میں سوال نہیں کیا اور نہ یہ پوچھا کہ آپ کہاں سے آتے ہیں اور کہاں جاتے ہیں۔

جس ریاست میں آپ تشریف لیجاتے وہاں کا راجہ یا رئیس قدمبوسی کے لئے پہلے سے ہی حاضر ہو جاتا اور معتقدانہ تعظیم بجالاتا۔ آپ وہاں چندروز قیام فرماتے اور لوگوں کو راہ حق بتلاتے ہوئے اُمورِ دین سکھاتے۔ پھر جب اس ریاست سے دوسری طرف جاتے تو وہ رئیس پروانہ راہداری (۱) لکھوا کر اپنی مہر لگا کر پیش کرتا۔ اس پروانہ میں یہ مضمون لکھا ہوتا کہ...

حضرت سید محمد فضل اللہ شاہ صاحب قبلہ ریاست ہذا کے پیر و مرشد ہیں اور آپ کے ساتھ اتنے آدمی اور اسقدر ہتھیار ہیں کوئی شخص مزاحمت نہ کرے اور آپ سے باز پُرس (۲) نہ ہوا کرے۔

آپ اس پروانہ کو لے لیتے اور ہنس کر کسی مرید کے حوالہ کرتے اور کہتے کہ یہ

---

(۱) ریاست میں داخلہ کا اجازت نامہ۔

(۲) سوال جواب۔

تائید غیبی ہے اور مولیٰ علی علیہ السلام کے نام مبارک کی برکت ہے۔ اور آپ ہی کی سرکار (۱) سے اس رئیس کو ہدایت ہوئی ہے جو میرے پاس پروانہ راہداری لکھ کر لا یا ہے۔

جو ریاستوں میں آپ تشریف لے جاتے تو مقصد ہدایت خلق ہوتا اس کے ساتھ آپ کو یہ بھی خیال رہتا کہ غربا کو نوکری ملے اور اہل حاجت کی حاجت پوری ہو۔ پہلے غریبوں کے واسطے رئیسوں سے سعی کرتے اور ان کو نوکر رکھواتے اور صاحب ریاست کو ہدایت فرماتے کہ ''اپنے ملک میں ظلم نہ ہونے دینا، سب کاموں سے زیادہ اس میں توجہ کرنا، چشم کشادہ رکھنا، انصاف بجالانا، غریبوں کی آہ سے ڈرنا ان کی دادرسی (۲) کو پہونچنا۔

یہی صورتیں بقائے ریاست و حکومت ہیں اور خوشنودگی واہب نے منت ہے۔ آپ سے ملاقات کے لئے مذہب ہنود کے پنڈت، گوسائیں اور جوگی بہت آتے اور مسائل وحدت الوجود پوچھتے وہ لوگ جواب باصواب پا کر شاداں و فرحاں لوٹتے۔

فقیر راقم ایک جلسہ میں حاضر خدمت بابرکت تھا اور جوگیوں کی جماعت بھی آئی ہوئی تھی ایک جوگی نے آپ سے عرض کیا کہ خدا کی پہچان کی کیا دلیل ہے جس سے لوگ خدا کو جانیں اور پہچانیں۔ آپ نے اس کو جواب دیا کہ تم جو ارادہ کرتے ہو اور وہ قصد تمہارا ٹوٹ جاتا ہے اور دل کی خواہش بر نہیں آتی، اسی سے سمجھ لو کہ ارادں کا توڑنے والا اور پورا کرنے والا وہی خداوند ذوالجلال ہے جس نے اپنے بندوں کی خواہشوں کو اپنے اختیار قدرت میں رکھا ہے اور بھی اپنے بندوں کے دلوں کو دونوں انگلیوں کے درمیان اپنے متعلق کر رکھا ہے وہ جدھر چاہتا ہے ادھر پھیرتا ہے اور اس نے اپنی اس قدرت کاملہ میں کسی کو شریک نہیں کیا۔

---

(۱) بارگاہ۔

(۲) مدد۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pelo Sahib Hyderabad India Collection Mohammad Qadri Digitization eGangotri

اگر انسان اس پر بھی خود کو مختار کل کہے تو یہ سراسر اس کی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں طرح یعنی مجبور و صاحب اختیار بنایا ہے جیسا وہ چاہتا ہے کرتا اور کرواتا ہے۔ آپ کے اس بیان کو سُن کر وہ جوگی بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا کہ آپ ہی سچے خدا کے جاننے والے اور پہچاننے والے ہیں۔

آپ ماشاءاللہ جوگیوں کی اصطلاحات کو بھی خوب سمجھتے تھے۔ ایک دن ایک جوگی نے ایک پنڈت کی شکایت کی وہ اندھا مشعالچی پتنگ اُڑایا کرتا ہے اور اپنا وقت عزیز برباد کیا کرتا ہے مجھ سے کہتا ہے کہ چلئے پتنگ اُڑانے کا تماشہ دیکھئے۔ اس کو میں نے کہا کہ میں ہر شبانہ روز پتنگ و کنکوا اُڑایا کرتا ہوں جو تجھ سے نہیں ہوسکتا۔ آپ جوگی کی یہ بات سُن کر ہنس دیئے اور فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو۔

فقیر راقم نے جوگی کے متعلق اس بات کو نہیں سمجھا کہ یہ کہنے میں مقصود کیا ہے۔ اس وقت حضرت اقدس نے میری طرف رخ کر کے فرمایا کہ کیا تم گوسائیں جی کے مطلب کو سمجھا۔ غلام نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کہ گوسائیں جی اس بات کو کہتے ہیں کہ جو پنڈت اپنی پوتھی پڑھ کر لوگوں کو سناتا ہے یعنے بطریق پند و نصائح جو دوسروں کی بولی بولتا ہے اس کا فائدہ دوسروں کو پہونچتا ہے۔ اور وہ خود اندھا مشعالچی بنا ہوا بیٹھا ہے۔ اور گوسائیں جی نے جو اپنے کو ہر وقت کنکوا اُڑانے کہا وہ اس لفظ کو بولے کہ اس وقت اپنی عمر عزیز کو تصور کرے اور حکم خدا بجالائے۔

جو پنڈت لوگ آپ کے حضور میں حاضر ہوا کرتے تھے خوش ہو کر واپس جاتے۔ آپ اکثر ان کا مافی الضمیر بیان کرتے۔ اس وقت وہ لوگ آپس میں بولتے کہ حضرت کا روپ نرالی ہے اور یہ ہمارے بہت بڑے دیوتا ہیں۔

اس فقیر راقم نے آپ کو سفروں میں دیکھا کہ افعال (۱) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بشوق دل ادا کرتے خصوص کہ ارکان طہارت جو طریقہ نبوی ہے اُسی کو اپناتے بعد انفراغ بول و براز مٹی و ڈھیلہ کا استعمال ضرور فرماتے۔ اور بوقت بول و براز اگر میداں میں ہوتے اور جہاں زمیں سخت دکھائی دیتی ایک عصا برچھی دار ہاتھ میں ہوتا جس سے مٹی کا ڈھیلہ اوکھیڑتے اور اس سے کام لیتے تھوڑی دیر تک کلوخ لئے ہوئے ٹہلتے۔ ڈھیلۂ براز پاخانہ، طاق ہوتا تھا تین یا پانچ یا سات تک نوبت آتی تھی پھر پانی سے طہارت کر کے دست مبارک اپنا پاک وصاف مٹی سے مل کر اچھی طرح دھوتے بعدہٗ وضو بناتے۔ جب جب وضو کرنے کا ارادہ ہوتا تو پہلے خوب مسواک کرتے پھر وضو بناتے اور وضو کرتے وقت وضو کی دعائیں پڑھتے اور مسح کے واسطے تمامی سر کے اور گوش و گردن جدا جدا لیتے اور مسح کرتے۔

جبکہ وضو بنانے سے فراغت پانے کے بعد اپنے ہاتھ اور پاؤں اچھی طرح کپڑے سے پوچھتے تاکہ پانی کی تری خشک ہوجائے۔ پھر کنگھی کو دھو کر ڈاڑھی اور سر کے بالوں میں کرتے اور ڈاڑھی کے بالوں کو اچھی طرح جھاڑتے۔ اس وقت اس لفظ کو فرماتے کہ فرعون جب تک ڈاڑھی کے بالوں میں کنگھی کرتا رہا غیرت حق نے اس کو عذاب سے بچایا۔ تین خصلتیں پسندیدہ حق تھیں۔ غریبوں کو روٹی دیتا تھا۔ زنا نہیں کرتا تھا۔ ڈاڑھی سنوارتا تھا۔

اس کے وزیر ہاماں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کا خدا کسی کو کھانے کو نہیں دیتا ہے۔ حوروں سے ہم آغوشی کرتا ہے کنگھی ڈاڑھی میں نہیں کرتا۔ دیکھو یہ عمدہ خصلتیں ہاماں کے کہنے سے جب فرعون نے چھوڑ دی تو فوراً اسی وقت عذاب خدا میں پکڑا گیا آخر

---

(۱) سنت رسولؐ۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India Collection Peer Sahib Quadri Digitization eGangotri

کارغرق ہوا۔ اور جس کی ڈاڑھی سپید ہوجاتی ہے اس پر بھی اللہ تعالی رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مغضوب نہیں کرتا۔ آپ کا یہ بھی معمول تھا کہ راتوں کو سوتے وقت بھی اپنی ڈاڑھی میں اچھی طرح کنگھی کرتے اور سُرمہ تین سلائیوں کے ساتھ دونوں آنکھوں میں لگاتے اور یہ کبھی نہیں بھولتے۔

اکثر بعد ادائے نماز صبح ڈاڑھی میں کنگھی کرنا سُرمہ لگانا روزانہ کی عادات و معمولات سے تھا۔ عبادات کو سنت طریقہ طریقہ پہ ادا کرتے یعنے چار رکعت سنت قبل فرض نماز عصر اور چار رکعت سنت قبل نماز عشا ادا کرنے کو عزیز جانتے اس نماز سنت کو کبھی قضا نہ ہونے دیتے۔ اور جو لوگ آپ کے حلقہ بگوش اور مطیعین میں سے تھے ان کو بھی اس نماز کے ادا کرنے کی سخت تر تاکید تھی۔ اور جو شخص اس نماز کے ادا کرنے میں کاہلی کرتا تو اس کو بہت ڈانٹتے اور کہتے کہ تم جماعت کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہو تعجب ہے کہ نماز سنت جو محبوب ترین نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے نہیں پڑھتے ہو اور بیکار وقت ضایع کرتے ہو۔

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دل سے محبت رکھنے کا قصد کرنا چاہتا ہے اُسے لازم ہے کہ اس نماز کو پڑھا کرے اور فائدہ تامہ و ثواب اخروی سے محروم نہ رہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی پیروی و محبت یہ ہے کہ آپ کے افعال کو اختیار کرے اور اس پر چلے۔

حضرت قدس سرہ کے اوراد و وظائف جو کچھ تھے وہ کتاب حصن حصین میں سے تھے یہ حدیث کی کتاب ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا کرتی۔ اور اسی کتاب پر عمل درآمد تھا۔

دعائیں و اوراد سفر حضر میں جو کچھ آپ پڑھا کرتے آپ نے اسی کتاب سے یاد کر کے رکھا تھا اور فرماتے کہ یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال کو یاد دلاتی ہے اور یہ کتاب دعاؤں کی ماں ہے جتنی چیزیں انسان کے لئے ضروری ہیں انہیں دعاؤں کے ذریعہ خدا سے طلب کرے تو وہ اُسے ضرور ملے گا فرق نہ پڑیگا۔

آپ اس کتاب کو آپنے سرہانے رکھتے اور اگر کوئی اپنی حاجت دعاء کے ذریعہ آپ کے سامنے پیش کرتا تو آپ اس کتاب کو کھول کر اُسے دعاء بتلا دیتے کہ یہ دعا پڑھا کرو ان شاءاللہ تیری حاجت بر آئے گی اور وہ لکھ لیتا تھا۔

آپ کی عادت قدیم سے یہ تھا کہ آخر رات سے اُٹھتے اور پہلے تیمم کرتے اور استغفار بلند آواز سے پڑھتے تا کہ لوگوں کو عبادت خدا کا شوق پیدا ہو۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ سبحان اللہ العلی العظیم و بحمدہٖ استغفر اللہ سو بار پڑھتے اور فرماتے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوراد میں سید الاستغفار ہے اس کے بعد کچھ اور پڑھتے اور لوگوں کو جگاتے اور یاد خدا کا شوق دلواتے۔

بعد فراغت طہارت کامل نماز فجر با جماعت ادا فرماتے۔ پھر اشراق کے وقت تک اوراد میں مشغول رہتے اور یہ نیت ادائے نماز نفل ضحیٰ (۱) بارہ رکعت پڑھتے چار رکعت سے۔ اور اس نماز کو بھی قضا ہونے نہیں دیتے۔ اور جب نماز ضحیٰ پڑھنے سے فارغ ہوتے تو نماز استخارہ ضرور پڑھتے اور نیت نفل نماز استخارہ دو رکعت اور بعد سلام یہ دعائے استخارہ پڑھتے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ O فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ O اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي اَوعَاجِلُ اَمرِیْ فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِی فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ اَوعَاجِلُ اَمرِیْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي

---

(۱) اشراق۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri
Collection Peer Sahib Hyderabad, India

عَنْهُ وَاقْدُرْلِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهٖ۔

اس کے بعد ہاتھ اُٹھا کر طویل دعاء کرتے اور ہر ایک دعاء کو تین تین بار پڑھتے۔ کبھی ایک دعاء کو سات مرتبہ بھی پڑھا کرتے۔ بعد نماز پنجگانہ و نفل ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے اور دعاء مانگنے سے نہ گھبراتے۔ اکثر یہ فرماتے کہ جو بندہ دعاء مانگتے میں کاہلی کرتا ہے اس کی نماز اس کے منہ پر پھینک دی جاتی ہے۔

بندہ کو سزاوار ہے کہ دعاء مانگنے میں دیر تک کوشش کرے اور وہ اپنی جتنی حاجتیں رکھتا ہے، وہ سب اپنے مالک و پروردگار سے مانگے۔ اس کی حاجتوں کو پورا کرنے والا سوائے رب العالمیں کے کوئی نہیں ہوسکتا ایسے عمدہ وقت کو نہ کھودے و برباد نہ کرے نماز پڑھنا گویا بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونا ہوتا ہے وہاں پہونچ کر بندہ اگر اپنی حاجتوں کو ظاہر نہ کرے تو اس سے زیادہ بدنصیب دوسرا دنیا میں کون ہوسکتا ہے۔

بندہ کو چاہیے کہ اپنے مقاصد کو اپنے خالق کے سامنے اچھی طرح عرض کرے اور اس بات پہ یقین لائے کہ ہم جو مانگتے ہیں میرے مالک کی سرکار میں سب بہترین اور وافر مقدار میں جمع و موجود ہے اور اس کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں لھذا مجھے ضرور ملے گا اور وہ بڑا دینے والا ہے۔ اور یہ بھی سمجھے کہ بندہ خدا کو نماز ادا کرتے وقت ادائے نماز نہیں دیکھتا لیکن خدا اس کو خاص طور پر دیکھتا ہے۔

خدائے تعالیٰ اس بندہ سے بہت خوش ہوتا ہے جو اپنی عرضیوں کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے اور اپنی حاجتوں کو گڑگڑا کر مانگتا ہے۔

حضرت قدس سرہ العزیز نماز استخارہ کی فضیلتوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ یہ وہ نماز ہے جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے۔ اور آپ نے اپنے صحابہ کو بھی سکھلایا۔

اس نماز کے پڑھنے والوں کو خدا یہ توفیق دیتا ہے کہ افعال ذمیمہ اس سے سرزد نہیں

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri Collection Peer Sahib Hyderabad India

ہوتے اور اللہ تعالیٰ اس سے وہ کام لیتا ہے جو اس کے خواب وخیال میں بھی نہیں آتا اللہ تعالیٰ اس سے وہ کام لیتا ہے جو اللہ کے نزدیک عمدہ دکھائی دیتا ہے اور جو کام خدا کے نزدیک اچھا نہیں ہے اس سے اس کو روکتا ہے۔ حضرت قدس سرہ کا یہ بھی اکثر معمول تھا کہ نماز فجر اور نوافل واوراد جو دھوپ نکلنے کے بعد پڑھتے ہیں، سے فراغت کے بعد حجرہ سے باہر نکل کر بیٹھتے اور اس جلسہ میں شغل چائے رہتا۔

حضرات اولیاء اللہ کے تذکرہ کے درمیان میں ان کے اقوال وافعال میں اپنی ہدایات بیان کرتے ہوئے آداب معاشرت زندگانی صحابہؓ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد دلاتے۔

اور کہتے کہ خدا کی بہت بڑی عبادت یہ ہے کہ آپس میں برادران اسلام معاملات کو درست رکھیں، ربط وخلوص بڑھائیں، جھوٹ نہ بولیں، راست گفتاری اختیار کریں، ایفائے وعدگی کو واجبات سے جانیں، مسلمانوں کا نقصان اپنا نقصان تصور کریں، خود غرضی کو راہ نہ دیں اور اپنے بھائی مسلمان کا کچا گوشت نہ کھائیں یعنے غیبت وبرائی سے بچیں اسی کو معاملات کہتے ہیں اور یہی خدا کی عمدہ بندگی ہے اور یہی افعال حسنہ تمام اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تھے۔

ان حضرات بابرکات نے جو اس قدر مراتب ومنزلت درگاہ جناب احدیت سے پائی وہ اپنے اور مسلمانوں کے ساتھ خوش معاملگی کے باعث پائے۔ کذب(۱) وافترا پردازی(۲) سے یہ حضرات بہت دور تھے۔

جھوٹ سے بدترین گناہ دوسرا نہیں سمجھتے، جھوٹ سے دوسروں کو بہت بڑا ضرر و نقصان حاصل ہوتا ہے اور اپنا بھی دینی ودنیوی نقصان ہوتا ہے۔ ایک تو جھوٹ بولنے والا ہمیشہ رحمت خدا سے دور کیا جاتا ہے۔ یعنی درگاہ خدا سے وہ خطاب پاتا ہے جو شیطان کے

---

(۱) جھوٹ۔

(۲) جھوٹا الزام لگانا۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moheeb, Hyderabad, India / Collection Peer Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

واسطے ہے۔ قرآن مجید میں زانی اور فاسق پہ لعنت اللہ کا لفظ نہیں نازل ہوا۔ یعنے لعنت اللہ علی الکاذبین (۱) آیا ہے۔ آپ لوگ سمجھیں کہ جھوٹ بولنا خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے خدا اس سے بچائے۔

حضرت قدس سرہ بعد فراغت نماز فجر لوگوں سے اکثر گزری ہوئی رات کے خواب پوچھا کرتے تھے پھر خوابوں کو سُن کر تعبیر خواب نیک و عمدہ بیان فرماتے۔ اور یہ کہتے کہ خواب کی تعبیر اچھی دینا چاہئے خدائے تعالیٰ ویسا ہی کر دیتا ہے اگرچہ آدمی بُرا خواب دیکھے لیکن تعبیر دینے والا بُرے خواب کی تعبیر کو اچھائی کیساتھ بیان کرے تو بہتر ہے ورنہ چپ رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خواب کی تعبیر نیک دیا کرو اور تعبیر بد نہ دو اس سے بالکل مناہی ہے۔

حضرت قدس سرہ جب ادائے نماز ظہر سے فارغ ہوتے تو اُس وقت آپ کے جلسہ میں صرف اگر خادمین ہی حاضرین سے ہو تو صلوٰۃ التسبیح کی نماز ادا کرتے۔ آپ نے اس نماز کو اپنے پر فرض رکھا تھا اور اگر لوگ جمع ہیں تو اس وقت اِس نماز کو ادا نہیں کرتے پھر جس وقت لوگوں کی ہدایت کرنے سے فراغت پاتے تو صلوٰۃ التسبیح ادا کرتے۔ رات و دن میں حضرت قدس سرہ صلوٰۃ التسبیح کی نماز ایک مرتبہ ضرور پڑھتے۔

اس نماز کی فضیلت یہ بیان کرتے کہ یہ وہ نماز ہے جس کو محبوب خدا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا ہے اور اپنی امت کو اس کی عظمت وفضیلت بتائی۔ اگر ہو سکے تو یہ نماز ہر روز پڑھیں اور اگر نہ ہو سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار بعد نماز جمعہ یا قبل جمعہ ضرور پڑھیں۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھے اور اگر یہ بھی دشوار ہو تو سال میں ایک بار

---

(۱) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pir Mohammad Hyderabad Digitization eGangotri

پڑھے ورنہ عمر بھر میں تو ایک مرتبہ پڑھنا موجب حصول برکات ہے۔ اس نماز کے پڑھنے والوں کو سختی و غم نہیں پہونچتے ۔ اور اس سے گناہ جھڑتے ہیں جیسے درختوں سے پتے گرتے ہیں۔ یہ نماز جنت کے خزانوں کی کنجی ہے اور اس نماز کے پڑھنے والوں کو بارگاہ خداوندی سے دنیوی خزانوں کی طرح کثیر منافع ملتا ہے بلکہ اس منافع کے سامنے دنیوی خزانہ کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ اِس نماز کی بزرگی و عظمت جس کو دیکھنا ہو وہ کتاب حصن حصین میں دیکھے۔

صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھنے کا یوں فرماتے کہ اگر رات کو پڑھنے کا ارادہ کرے تو دو، دو رکعت سے پڑھیں۔ نیت میں نماز کا نام نامی یعنی نماز صلوٰۃ التسبیح پڑھتا ہوں کہے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ والعصر پڑھے۔ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایھاالکافرون پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ جب نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھے اور ثنا یعنی سبحانک اللھم پڑھتے ہی اِن کلمات کو پندرہ بار پڑھے سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ پھر سورہ الحمد پڑھے۔ پھر اوپر بتائے گئے سورہ کو پڑھیں یکے بعد دیگرے چاروں رکعتوں میں۔ پھر ان کلمات کو رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنے کے بعد دس بار پڑھیں پھر جب رکوع سے سر اُٹھائے کھڑے ہو کر سمعَ اللہ لمن حمدہ کے بعد تسبیح دس بار پڑھے۔ پھر جب سجدہ میں جائے تو سجان ربی الاعلی پڑھنے کے بعد تسبیح کو دس بار پڑھے۔ پھر سجدہ سے سر اوٹھانے کے بعد سجدہ ثانی کے لئے بیٹھ جائے اور تسبیح دس بار پڑھے۔ پھر سجدہ ثانی میں دس بار پڑھ کر اُٹھ کھڑا ہو اور دوسری رکعت اسی طرح ادا کرے کے لئے آمادہ ہوجائے۔ یہ تسبیح ہر رکعت میں پچھتر

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri

(۷۵) مرتبہ پڑھی جاتی ہیں۔ جب دوسری رکعت پڑھے تو مذکورہ پہلی رکعت کے طریقے کے مطابق جو اوپر تحریر کیا گیا ہے اُسی طرح سے دوسری رکعت کو ادا کرے لیکن التحیات پڑھنے کے بعد کلمہ تسبیح بالا کو دس بار پڑھے۔ تیسری رکعت میں بھی اسی ترتیب سے ہر ارکان نماز کے بعد کلمات تسبیح کو پڑھے اور چوتھی رکعت میں بھی التحیات و درود ابراھیمی پڑھنے کے بعد تسبیح کو دس بار پڑھ کر اپنی نماز تمام کرے اور سلام پھیرے۔

حضرت قدس سرہ کا یہ معمول تھا کہ جب صلوٰۃ التسبیح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد بہت دیر تک دعاء کرتے اور ہاتھ اُٹھا کر اُن دعاؤں کو پڑھتے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادعیہ ہیں آپ بھی اُسی طرح دعا مانگنے کے عادی تھے یعنے دعا کے وقت ہاتھوں کو کشادہ رکھتے تھے۔ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر نہیں ہوتا تھا بغلیں کھلی رہتی۔

آپ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد دیکھتے کہ اگر لوگوں کا مجمع ہے تو اس وقت صلوٰۃ التسبیح کی نماز ادا نہ فرماتے بلکہ دوسرے وقت کے لئے اٹھا رکھتے عوام کو تعلیم و ہدایت فرماتے اور جو شخص اپنی حاجتیں پیش کرتا اُس کی حاجت برلاتے اگر وہ لوگ دعا کے خواستگار ہوتے تو آپ اُن کے لئے دعاء کرتے۔ یا اُن لوگوں کے لئے دعاء حاجت حصن حصین سے نکال کر لکھوا کر اُن کے حوالہ کرتے اور ہم لوگوں کو یا جو غلامان حاضرین جلسہ ہوتے اُن سے یہ فرماتے کہ انسان کو جس قدر حاجات پیش آیا کرتی ہیں۔ وہ سب حصن حصین میں موجود ہیں۔ تم لوگ اس کتاب کو لے کر دعائیں یاد کرلو کیونکہ یہ دعائیں جو فرمودۂ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں انہیں یقیناً اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ یہ سب دعائیں **محبوب کبریا سیدنا نبینا و مولانا محمد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں لھذا یہ کبھی رد نہیں کی جائیں گی اور غیرت حق مقتضی ہے کہ ضرور قبول فرمائے۔ جبکہ اولیا اللہ و صلحاء جو مقبول بارگاہ ایزدی ہیں اُن کی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ جیسا کہ مولانا روم قدس سرہ اپنی

مثنوی میں فرماتے ہیں ؂

کان دعائے شیخ نے جوہر دعا ست
فانی است او گفتہ اوگفتہ خدا ست
چون خدا از خود سوال و کد کند
پس جواب خویش را چون رد کند

پھر انبیا علیہم السلام کی دعاؤں کا کیا کہنا۔ وہ تو خواہی نخواہی قبولیت کی شان ضرور دکھلائیں گی۔ یہ دعائیں یقیناً رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے والے کو ضرور کامیاب وکامران بنائیں گی۔

حضرت قدس سرہ صلوٰۃ التسبیح کی نماز کو اگر ظہر کے بعد نہ پڑھے ہوں تو بعد نماز عشا یا قبل نماز عشا ضرور پڑھ لیا کرتے۔ اگر بعد نماز عشا بھی آپ کو اگر موقع نہ ملے اور ہدایت کا سلسلہ جاری رہا اور لوگ ارشاد سے مستفید ہوتے رہے تو ایسے میں تو رات بھر میں جس وقت دل چاہتا اس نماز کو ادا کیا کرتے۔

اس کے علاوہ بعد نماز مغرب چھ رکعت نمازِ اوابین پڑھنے کا ہمیشہ کا معمول تھا۔ دو دو رکعت کی نیت فرماتے پہلی رکعت اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھتے تھے بعدہ پھر دوسری دو رکعت کی جو نیت ہوتی تو اس میں سورہ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ تا آخر (مکمل سورۃ) چھ چھ بار پڑھتے اور پھر تیسری دو رکعت کی نیت میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قل اعوذ برب الفلق تا آخر اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الناس تا آخر ادا کرتے۔ پھر دو رکعت صلوٰۃ الایمان کی نیت (ادا کرتے) پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد تا آخر سات بار اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الفلق کا سورہ اور دوسری رکعت صلوٰۃ الایمان میں سورہ فاتحہ کے

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pesh Imam Hyderabad Digitization eGangotri

بعد قل ھو اللہ احد کا سورہ سات بار اور ایک مرتبہ سورہ قل اعوذ برب الناس کا سورہ پڑھتے اور بعد سلام کے سجدہ میں جاتے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھتے۔

یا حی یا قیوم ثَبِّتنِیْ علی الایمان ۔ نماز اوابین اور صلوٰۃ الایمان کی فضیلت کے متعلق فرماتے کہ بزرگان قادریہ اور حضرات چشتیہ نے ان نمازوں کا پڑھنا اپنے اُوپر ہمیشہ کے لئے باعث حضوری درگاہ خداوندی یقین کیا ہے۔ اور اس نماز کے پڑھنے والوں کو وہ درجات ملا کرتے ہیں جن کی تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی۔

حضرت قدس سرہ فرض نمازوں کو بغیر جماعت کے پڑھنا پسند نہیں فرماتے۔ اور آپ خود امامت کرنا نہیں چاہتے۔ اکثر علماء اور حفاظ قرآن مجید امام ہوا کرتے اور ان کی امامت میں فرض نمازیں ادا کرنا بہت پسند فرماتے۔ امامت کے لئے اولین ترجیح عالم دین کو دی جاتی پھر حافظ قرآن مجید امام ہوا کرتے۔ اور اگر ان دونوں حضرات میں سے کوئی موجود نہ ہو تو قرآن پڑھنے والے خوش الحان سے امامت کرواتے اور حافظ قرآن کی بڑی عظمت کرتے اور کہتے کہ ان کے دل و زبان پہ قرآن ہے یہ خدا کے سپاہی ہیں۔

آپ کو بغیر جماعت کے نماز پڑھنا ہرگز گوارا نہ تھا اور کبھی مجبوراً تنہا نماز پڑھتے تو اِسے حد درجہ کا جبر محسوس ہوتا کہ اس کا افسوس آپ کے چہرہ مبارک پہ عیاں دکھائی دیتا اور یہ صاف معلوم ہوتا کہ کوئی قیمتی شئے آپ کے ہاتھوں سے کھوگئی ہے جسکا بہت بڑا صدمہ اور رنج وغم نمایاں ہے۔

ہم لوگ غلاموں کو مزید اس بات کی تاکید فرماتے کہ جہاں تک ہوسکے فرض نماز کی ادائیگی با جماعت ہونے کا خیال رکھو جماعت کو فوت ہونے نہ دو۔ اور آپ اگر اپنے خادموں میں سے کسی کو کہیں قریہ و دیہات روانہ کرتے تو یہ تاکید فرماتے کہ تین آدمیوں سے کم ہو کر نہ جائیں کیوں کہ نماز با جماعت کا فائدہ حاصل ہوتا رہے کیونکہ اکیلے

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Quadri Collection Mohsin Hyderabad India Digitization eGangotri

نماز پڑھنے میں خسارہ اور تانواں ہوتا ہے۔

تین آدمیوں میں سفر کرنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ کسی کو کسی دنیوی کام میں مشکل پیش نہیں آتی۔ اپنے سامان اور اسباب کی حفاظت ونگرانی اچھی طرح ہوا کرتی ہے۔ تین آدمیوں میں سے اگر ایک آدمی سو جائے تو دوسرا اور تیسرا سامان کے محافظ رہتے ہیں۔ اور اگر دو آدمی سو گئے ہوں تب بھی تیسرا آدمی نگران اور جاگ رہا ہوتا ہے۔

اکیلے آدمی کو سفر کرنے میں ہر وقت اپنے سامان کی طرف سے کھٹکا اور خطرہ لگا ہوا رہتا ہے۔ تین آدمیوں میں پوری تقویت موجود ہے اور نماز با جماعت بھی حاصل ہوتی ہے۔ تینوں تمام امور میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کہا ہے۔

نماز پیشین ونماز دیگر اوسط اوقات میں ادا کرنے کو آپ عزیز جانتے اور فرماتے کہ خیر الامور اوسطھا حدیث نبوی ہے کہ ہر کاموں میں میانہ روی خوب ہے۔ آپ اکثر نماز صبح ادا کرنے کے بعد طویل دعائیں مانگتے اور اِسقدر دیر کرتے تھے کہ دھوپ نکل آتی۔ اکثر لوگ آمین کہنے والے طویل دعاء سے گھبرا جاتے ان میں سے کچھ اونگھتے اور کچھ سو جاتے۔

آپ ہی بعد جماعت نماز فجر دعاء کرنے میں سبقت کرتے کہ کہیں امام دعاء کرنے میں جلدی نہ کرے اور نماز صبح کا جو وقت بہت عزیز ہے یہ ضائع نہ ہو جائے۔ جب آپ دعاء مانگنے سے فارغ ہو جاتے تو ہم سب کو تعلیم وتربیت اور معاشرت زندگی بیان فرماتے۔ اور جو کچھ ہمیں ہدایات فرماتے احسن کلام ہوتا یعنے پند ونصائح عاقلانہ ہوتے جو دلوں پر گہرا اثر ڈالتے اور ہر ایک سننے والا خوش ہوتا۔ بوقت ہدایت اُن باتوں کا تذکرہ کرتے جو افعال حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتے۔ ساری گفتگو اس فصاحت و بلاغت

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Hyderabad India / Collection ... Digitization eGangotri

سے فرماتے کہ سننے ولا محو ہو جاتا اور اس کو جی لگا کر سنتا، گھبراتا نہیں۔ حضورؐ کی آسان سنتوں کو بیان کرتے جس پر عمل کرنا ہم لوگوں کو مشکل نہ ہوتا۔

آپ ارشاد فرماتے کہ ہر ایمان والے پر لازم ہے کہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال کو دیکھا کرے اور اوسکو ڈھونڈے اور اُن پر عمل کرے۔ مسلمان آپس میں بھائی بنائے گئے ہیں اس لئے محبت واتحاد جائز رکھیں اور عناد وعداوت سے بچیں۔ حسد وغضب وکینہ کو دل میں جگہ نہ دیں۔ نرم کلام بولیں اخلاق کو اپنا پیشہ بنائیں فرمان حق تعالیٰ **قولو اللناس حسناً** اسکو نہ بھولیں۔

ان افعال حسنہ سے دین میں ترقی اور بلند درجات مسلمانوں کو نصیب ہوتے ہے۔ جس نے یہ عمدہ خصلتیں اختیار کیں اُس کا سب کام درست رہیگا دنیا میں نیک نام اور خدا کے نزدیک مقبول وصاحب احترام کہلائیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو دوست رکھنا اور جو کچھ جس سے ہو سکے اس پر عمل کرنا ایمان کے کامل ہونے کی نشانیاں ہیں۔ وہ حقیقت میں بڑی عبادت اور برگزیدہ درگاہ ذوالمنن ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اُس بندہ سے بہت خوش و رضامند رہتا ہے جس نے محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو اپنا ایمان سمجھتا ہے اور دوست گردانتے ہوئے اُس پر عمل کرتا رہتا ہے۔ جیسے کوئی آدمی کدو کو سنت ہونے کی نیت اور افعال پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار سے خرید کر لاتا ہے اور پکوا کر کھاتا ہے وہ کھانا حقیقت میں عبادت سمجھتا ہے تو گویا اس نے اپنے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کو خورسند (۱) کیا۔

مسلمان کے جتنے افعال اس نیت سے ہوں کہ یہ فعل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اس لئے میں کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا وہ سب عبادت میں شمار کئے جاتے ہیں بشرط یہ

---

(۱) خوش۔

کہ دل سے اور محبت سے وہ کام کرے۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کی متابعت عین خداے عزوجل کی اطاعت جانے۔ یہ بھی ضرور سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو سمجھنا عام خلق خدا کا کام نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان بلیغ کو حضرات اولیاء کرام نے اچھی طرح سمجھا ہے اور عمل بھی کیا ہے۔ قرآن مجید میں آیات احکام وارد ہیں اور آیات قصص وحکایات زیادہ ہیں۔

اور جو آیتیں احکام کے متعلق ہیں اس کی تفسیر کرنا اور پورے طور پر معنی ومقصود کو پہونچنا خداے تعالیٰ اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر رکھا ہے۔ خدا کا حکم ہے کہ نماز پڑھو اور اس کو سمجھو کیونکہ نماز پڑھنا چاہیے اس کی تفسیر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی کہ اس طرح پڑھا کرو۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے متعلق احادیث میں باحکام خداوندی صاف صاف بیان فرمایا ہے جس کو سب سے پہلے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خوب سمجھا بعدہٗ علی الترتیب تابعین اور تبع تابعین نے سمجھ کر عمل کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بتلائے ہوئے حکم پر چلے کہ طہارت اس طرح لینی چاہیے۔ اور پنجوقتہ فرائض نماز اس طرح ادا کریں وغیرہ۔

وہی سیدھی سمجھ آج تک جاری ہے۔ سنت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو قائم رہتے آئے اور ان شاء اللہ تا یوم حشر قائم رہینگے۔ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث احکام خداوندی کے متعلق کتابوں میں درج نہیں ہوتیں تو جو فقہاء نے کتابوں سے استنباط کرکے جمع کیا اور لکھا جس پر عمل کرنے کا حکم ہے اس کا سبب وہی ماخذ احادیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یعنے اقوال پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا ہیں۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے محبوب کی اطاعت کی اُس نے حقیقت میں میرا کہنا مانا اور میرے حکم پہ چلا۔ اس سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم وفعل عین خدا کا حکم وفعل ہے۔

نماز و روزہ و حج و زکوۃ سے محبت رکھنا محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل سے محبت کرنا ہے۔ خداے تعالیٰ اس بندے کو توفیق دے کہ اُس بندہ نے اُس کے محبوب کے افعال کو محبوب جانا اور ان پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے کہ سُرخ چمڑے کے دسترخوان پہ کھانا کھاتے اور کھانے کی ابتداء نمک سے کرتے اور کھانا مکمل کرنے کے بعد پھر دوبارہ نمک استعمال کرتے۔ آپ تناول طعام کے لئے لقمہ اُٹھاتے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے۔ جب لقمہ حلق سے اُتر جاتا تو الحمد للہ کہتے۔ اور اسی طرح پانی تین سانس میں پیتے پہلی سانس میں بسم رحمن الرحیم کہتے اور دوسری سانس میں الحمد للہ اور تیسری سانس میں الحمد اللہ رب العالمیں کہتے۔

فقیر راقم نے حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کو اسی طریقہ سنت پہ ہمیشہ عمل کرتے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ہر لقمہ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے اور لقمہ حلق سے اترتا تو الحمد للہ کہتے یہ عمل آپ نے کبھی فراموش نہیں کیا۔

آپ تناول طعام کے بارے میں ارشاد فرماتے کہ جو شخص سنت طریقہ پر کھاتا پیتا ہے وہ کھانا پینا بالکل روح ہی روح ہے گویا نور سے اوسکا پیٹ بھرتا ہے خدا کی عبادت، شکر گذاری کے ساتھ کرتا ہے۔ انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ تناول طعام سے آدمی کو حاصل ہونے والی قوت بدنی اور قوت روحی سے مجاہدات و عبادات خدا اچھی طرح کرسکتا ہے۔ اور قوت روحی کی افزائش سے عبادت کا لطف اور مزہ پورا حاصل ہوتا ہے۔

بس آدمی کھانے اور پینے میں خدا کی شکر گذاری کرتا رہے تو بہتر ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ ایک ہی شئے کو شہد والی مکھی اور غیر شہد والی مکھی یعنے بھڑ وغیرہ کھاتے پیتے ہیں لیکن شہد والی مکھی جو کچھ کھاتی پیتی ہے اُس سے شہد ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور غیر شہد

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moin Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

والی مکھی جو کچھ کھاتی اور پیتی ہے اُس سے نیش و زہر ہی پیدا ہوتا ہے۔ شہد والی مکھی سے لوگ شہد نچوڑتے ہیں اور نیش والی مکھی سے ایذا و دکھ کہہ اُڑا دیتے ہیں۔

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اور طریقہ پر کھانا کھاتا ہے تو اُس کی روح روزانہ زور آور ہوا کرتی ہے اور ترقی پر رہتی ہے اور اُس کی سب باتیں مثل شہد ہوا کرتی ہیں۔ اُس کی باتوں کو سن کر لوگ فریفتہ ہو جاتے ہیں اور اُن باتوں پر عمل کرنے سے دین و دینا کا فائدہ پاتے ہیں۔ اس سے افعال ذمیمہ سرزد نہیں ہوتے خوے بد کی جڑ اپنے آپ ہی آپ کٹ جاتی ہے۔ وہ اللہ کی بارگاہ میں برگزیدہ اور عوام الناس میں مقبول بن جاتا ہے اور ولی اللہ کہلاتا ہے۔ اس کی ذات میں سے حسد و بغض کے آثار بھی باقی نہیں رہتے۔ ایسا کھانا پینا کوئی بڑی ریاضت و محنت نہیں ہے جس کے کرنے کے لئے آدمی کو مشکل یا جبر دکھائی دے۔

جو شخص اللہ کی دی ہوئی روزی روٹی کو بسم اللہ کہہ کر شکر گذاری کے ساتھ کھاتا پیتا ہے وہ خدائے عز و جل کے نزدیک اور خلق اللہ میں برگزیدہ شمار کیا جاتا ہے۔ اور محبوب و مقبولِ خلائق کہلاتا ہے۔ اور وہ جو کچھ کام کرنا چاہتا ہے وہ انجام کو پہونچتا ہے۔

دنیا میں بھی نیک نام رہتا ہے اور خدا کی درگاہ میں بھی شرف پاتا ہے۔ ایک اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ دنیا میں اُس نے یہ حاصل کیا کہ روحانی ترقی کے علاوہ صحت بدنی بھی اُس نے حاصل کی۔ اس نے بزور صحت روحانی آرام پایا اور نفس بھی مغلوب رہا، گناہ کے قریب بھی نہ گیا۔ آخر کو موصوف بصفات حمیدہ زندگی پر لطف پائی۔ اور جو شخص خدا کی دی ہوئی روزی کو بغیر بسم اللہ پڑھے اور بغیر شکر گذاری کے کھاتا پیتا ہے وہی آدمی نیش والا کہلاتا ہے اور اس کے اقوال و افعال نیش ہی نیش (۱) ہوتی ہیں کہ اس کی نیش زنی

---

(۱) زہر۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pir Mohammad Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

سے دوسروں کو تکلیف اور دکھ پہونچتا ہے۔

ایسے کھانے پینے سے حقیقتاً وہ اپنے بدن کو موٹا کرنے کی فکر میں رہتا ہے وہ اپنی قوتِ روحی کو گھٹاتا ہے، دوزخ کا کندہ بننا چاہتا ہے، لوگوں میں آخر کار نفس پرور اور طامع (۱) بنتا ہے۔

ایسے شخص کی ذات سے بُرائی ضرور دیکھی جائے گی جس میں کوئی تعجب نہیں اور اس سے لوگوں کو برائی ہی پہونچے گی۔ پہلے تو نفس پرور انسان سے بندگان خدا کو دکھ پہونچتا ہے اور وہ خود بھی اپنی بدخوئی کی وجہ سے ہر آن و ہر لحظہ، دن رات تکلیفات دنیوی، وشکایاتِ زمانہ میں پیچ وتاب اور سرگرم خشم وغضب میں پایاب رہتا ہے۔

آخر کار اِس دار فانی سے نامراد و ناکامیاب مرجاتا ہے اور آئندہ کے فائدے سے محروم و بدنصیب اُٹھتا ہے۔ وہ اپنے حصہ عمر اور زندگی کی قدر نہ جانا اور زندگی برباد کرلی، افسوس صد افسوس دنیا کو ثمرہ مرۃ الآخرۃ ٹھکانہ سمجھا۔ دنیا اس بات کے لئے بنائی گئی ہے کہ آخرت کی کمائی حاصل کرے اور مرتے وقت اپنی کمائی ساتھ لیجائے کہ یہ کمائی وہاں بھی کام آنے والی ہے۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

این خورد گرد وپلیدی او جدا   و ان خورو زائد ہمہ نور خدا
این خورد و زائد ہمہ بخل و حسد   وان خورو زائد ہمہ نور خدا
لعنتہ اللہ این عمل را در قفا   رحمۃ اللہ آن عمل را در وفا

حضرت قدس سرہ فرماتے تھے کہ پانی تین سانس میں پینے کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً فرمایا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ پانی بیٹھ کر پئیں۔ کھڑے ہو کر پانی پینا نقصان

---

(۱) طامع۔ طمع، حرص کرنے والا۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Hyderabad India Collection of Mohammed Qadri Digitization eGangotri

پہونچاتا ہے اور خوف آزار رہتا ہے۔

البتہ تین قسم کا پانی کھڑے ہو کر پینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ایک (۱) زمزم کا پانی دوسرا (۲) وضو کا بچا ہوا پانی وضو کا تیسرا (۳) مسلماں کا بچا ہوا پانی۔

اس مشکل مسئلہ کی شرح حضرت قدس سرہ یوں فرماتے تھے کہ وہ مسلمان جو حقیقت میں بیمار نہ ہو اس کا جوٹھا پانی پینا چاہیئے وہ شفا بھی ہے یعنی اس کی ایسی بیماری جو روح سے تعلق رکھتی ہو اور اس کی روح بیمار نہ ہو ایسا مسلمان بیمار نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اور روح کی بیماری یہ ہے کہ اُس کی روح آلائش دنیوی سے پاک و صاف ہو اور اُس کا نفس مذکّی کیا گیا ہو یعنے اس کی ذات میں کبر و حسد بغض وغیرہ نہ ہو اس لئے اس کا جوٹھا پانی شفا ہے۔ اور جس شخص کی روح الائشات دنیوی میں گرفتار ہے اور وہ منہیات و مکروہات کا خوگر ہے، نفس کے کہنے پر چلتا ہے، اُسے حق و باطل کی تمیز نہیں رکھتا، نیک و بد نہیں پہچانتا، ایسا شخص حقیقت میں بیمار ہے اُس کا جوٹھا کبھی شفا نہیں ہو سکتا بیمار کا جوٹھا بالکل ضرر ہی ضرر ہے۔ ہر ایمان والا مسلمان لائق و زیبا ہے کہ وہ ہر شخص کا جوٹھا پانی نہ پیئے۔ اور حتی الوسع ہر کسی کے جوٹھے پانی سے احتراز کرے۔

بدکرداروں کا جوٹھا ایمان والے شخص کے لئے بالکل نقصان ہی نقصان ہے۔ ایمان والے کی روح اور بدن ایسے جوٹھے پانی سے خراب ہو جاتے ہیں، مسلسل ایسا جوٹھا پانی پینے سے آخر کو خود بیمار ہو جاتا ہے۔

اس فقیر راقم کو ۱۳۱۰؁ ہجری نبوی میں جب اس سوانح عمری کے لکھنے سے فراغت حاصل ہوئی تو اُس وقت حضرت قدس سرہ حیدرآباد میں تشریف ارزانی رکھتے تھے تو اس وقت غلام کو یہ شوق پیدا ہوا کہ حضرت قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئوں چاہیے اور یہ سوانح عمری آپؒ کو سناؤں تو بہتر ہوگا۔

چنانچہ غلام نے حیدر آباد کا سفر کیا اور حاضر خدمت بابرکت ہو کر سوانح ہذا کو پڑھ کر سنایا۔ آپ نے جی لگا کر سنا اور فرمایا کہ تم نے سامعہ (۱) تو صحیح لکھا ہے اور بہت ہنسے اور غلام کو دعائے خیر سے سرفراز فرمایا۔ پھر غلام نے چاہا کہ اس سوانح کو چھپواؤں لیکن حالات نے فرصت نہیں دی، اور یہ کتاب تا حال غلام کے پاس ہی رہی۔

چونکہ ہر کام کے لئے خدائے تعالیٰ نے وقت مقرر کیا ہے شاید اسی لئے حضرت قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ کے نواسے دونوں سید شاہ محمد سلیم و سید شاہ محمد حکیم صاحبان سلمهم الرحمان نے غلام سے ارشاد فرمایا کہ آپ نے حضرت نانا ماجد قدس سرہ کے جو سوانح عمری لکھی ہے اس میں واقعات حیدر آباد نہیں ہیں وہ بھی اس میں شامل کریئے اور کتاب مکمل کر کے ہمیں دیں تا کہ ہم دونو بھائی اس کتاب کو چھپوا دیں اس طرح ہم لوگ اپنے نانا ماجد قدس سرہ کے حالات کو دیکھ کر گلدستہ مراد چُنیں اور آپ کو دعاء خیر دیں اور حضرت نانا قدس سرہ کے متوسلین و مریدین بھی اِس سے فیضیاب ہو سکیں۔

چنانچہ یہ فقیر راقم الحروف دونوں حضرات کے حکم و ہدایت کی تعمیل میں مصروف ہو گیا۔ اس غلام نے جو کچھ حیدر آباد کے واقعات دیکھا اور سنا وہ سب اس کتاب میں لکھا ہے آپ کا قیام حیدر آباد میں کس طرح رہا اور آپ نے اپنی زندگی کیسے گزاری وغیرہ وغیرہ سب کچھ مختصر طور پر تحریر کیا گیا ہے پھر اس غلام نے اس کتاب کو حضرات موصوفین کے حوالے کر دیا۔

یہ حضرات بھی اپنے نانا قدس سرہٗ کے حال واحوال پر جان و دل سے باختہ و فریفتہ ہیں اور اپنے نانا قدس سرہٗ کی صورت و سیرت پہ دیکھائی دیتے ہیں خدائے تعالیٰ ببرکات حضرت قدس سرہ کی برکت سے دونوں حضرات کو جو عمدہ ترین نعمات دینی ہیں، عطا

---

(۱) سُنی ہوئی بات۔ (از راہ مزاح)

فرمائے۔ اوران کواپنے نانا قدس سرہٗ کے قدم بقدم چلائے اور دونوں حضرات سے آرزو و تمنا ہے کہ اس غلام کو دعائے خیر سے نوازیں اب فقیر راقم سفر حیدرآباد دکن کے احوال پیش کرتا ہے۔

حیدرآباد دکن میں آپ خلاف عادت چار پانچ برس تک مقیم رہے اور ہمیشہ جس طرح دورہ ہندوستان فرماتے تھے سب موقوف کردیا تو ایک دن فقیر راقم نے اپنے وطن عظیم آباد پٹنہ میں خیال کیا کہ آپ حیدرآباد میں کافی زیادہ قیام فرمائے ہیں آخر کیا بات ہے جب کہ دیگر علاقوں کے مریدین ومتوسلین فیضیابی سے محروم ہیں گویا آپ نے سب کو تشنہ و بے آب مچھلی کی طرح خشک زمیں پہ چھوڑ دیا ہے۔

اکثر میرے پیر برادران نے مجھ سے بھی کہا کہ تم کو حضرت قدس سرہ کے حضور میں اچھی طرح سے باریابی حاصل ہے لھذا تم حیدرآباد دکن جاؤ۔ اور کسی بھی طرح کوشش کرکے آپؒ کو ہمارے علاقوں میں بھی تشریف لانے کی تکلیف دو تاکہ ہم لوگ بھی مستفید و مستفیض ہوسکیں اس میں تمہارا اور ہمارا دونوں کا دینی و دنیوی فائدہ حاصل ہے۔

اتفاق سے اس عرصہ میں آپ کا اعزاز نامہ (۱) فقیر کے نام صادر ہوا” کہ تم جلدی سے حیدرآباد دکن آجاؤ بہت دن ہوگئے کہ میں نے تم کو نہیں دیکھا ہے۔

زادراہ اور ریل کا کرایہ بھی میرے پاس بھجوایا اب مجھے کونسی شئے روک سکتی تھی؟ حضرتؒ کی کشش تھی جو فقیر سفر کرنے کے لئے مستعد ہوگیا اور ہمت کی کمر چست باندھ لی۔ حضرت قدس سرہ کے اس بذل وکرم کو غنیمت سمجھا کہ ہم خرمہ وہم ثواب میرے حسب حال تھا۔ غلام کو یقین ہوا کہ آپ کو تشریف آوری ہندوستان (۲) منقوش خاطر ہے اس لئے

---

(۱) خط۔

(۲) اس وقت شمالی علاقوں کو ہندوستان کہا جاتا تھا۔ حیدرآباد دکن الگ ملک ریاست خود مختار تھی۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pehlwan Sahib Hyderabad India Collection Digitization eGangotri

یہ غلام کو یاد کیا گیا ہے اور کوئی بہار (۱) بھی سر پر نہیں رکھا گیا ہے کیونکہ آپ کا بھیجا ہوا زادراہ سفر موجود ہے۔ بیت

اگر ہر موے من گردد زبانے
ز تو رانم بہر یک داستانے

کے مصداق میرا حال ہے۔ فقیر فوراً محمل سفر باندھ کر عظیم آباد پٹنہ سے حیدرآباد دکن کے لئے روانہ ہوا۔ تین شب و روز افتان وخیزان منازل طئے کر کے حیدرآباد میں داخل ہو گیا۔ اور شرف اندوز ملازمت بابرکت ہو کر استفادہ حاصل کیا۔

حضرت قدس سرہٗ ہمیشہ کی طرح بڑی نوازش وعنایات سے پیش آئے اور محبت و شفقت کا حصہ مبذول فرمایا۔ حضرت قدس سرہٗ مجھ سے مستفسر (۲) احوال متوسلان و جانثاران ہوئے۔ غلام نے حضرت قدس سرہ کو دیکھا کہ آپ کمزور ہو گئے ہیں اور بینائی چشم میں بھی تحلل واقع ہے غلام کو دل ہی دل میں حضرت دادا پیر آخند صاحب صوات قدس سرہ یاد آ گئے۔ آپ بھی آخر وقت میں آنکھوں کی بینائی سے معذور ہو گئے تھے۔

غلام نے یہ بھی دیکھا کہ حضرت قدس سرہ غذا بھی بہت کم کر دیئے ہیں مگر آتش ریاضات ومجاہدات تیز تر ہے راتوں کو سونا حرام عبادت سے کام تھا۔ اور قوت سفر جو پیشتر تھی وہ بھی مفقود نظر آئی۔ غلام نے دبی ہوئی زبان سے معروضہ پیش کیا کہ غلامان ہندوستان آپ سے ملاقات وخدمت کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن میں حضور والا کو طاقت سفر کے حامل مطلقاً نہیں دیکھتا ورنہ عرض کرتا کہ ایک مرتبہ ہندوستان تشریف لے چلیں اور اپنے وطن کے مریدوں اور متوسلوں کو بھرہ اندوز فرمائیں۔

اگرچہ آپ نے اپنے وطن میں بھی کوئی خاص جگہ نہیں بنوائی تھی جس کی آپ

---

(۱) بار۔ کرایہ وغیرہ کا بار۔

(۲) استفسار کرنا۔ پوچھنا۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moheeb Quadri Digitization eGangotri Collection Peer Sahib Hyderabad India

کوالفت ہوتی اور اس طرف کا ارادہ فرماتے۔ آپ نے میرے معروضہ پر تبسم فرما کر ارشاد کیا کہ ایسا نہ سمجھو کہ مجھ میں قوت سفر باقی نہیں۔ میں نے اپنی خواہش سے سفر کا ارادہ نہیں کیا جہاں آب وخور لیجاتا ہے وہاں پہونچتا ہوں اور مقیم رہتا ہوں۔ بندہ کو اختیار ہی کیا جو خود اپنی مرضی سے کوئی کام کر سکے۔

حضرت پیر و مرشد آخند صوات قدس سرہ کا فرمان جو میرے نام نافذ ہے وہ تاحیات مجھ سے عمل کرواتا ہے۔ علیٰ ہذا قیام حیدرآباد بھی باختیار خود نہیں۔

حضرت قدس سرہ نے حیدرآباد میں عبدالقادر خانصاحب وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد کے مکان واقع محلہ چادر گھاٹ میں قیام کیا تھا۔ اور وکیل صاحب حضرت قدس سرہٗ کے خاص الخاص مریدین میں سے تھے شاید اسی وجہ سے آپ پانچ چھ برس سے ان ہی کے باغ میں تشریف فرما تھے۔ اور اب اسی مکان میں مرقد مبارک واقع ہے۔

یہ غلام آپؒ کی خدمت گذاری میں کمر بستہ رہنے لگا۔ ایک دن ہندوستان کے پیر بھائیوں کی گذارش کو عرض خدمت اقدسؒ ہوا کہ میرے عظیم آباد پٹنہ میں قیام کے دوران پیر بھائیوں نے دست بستہ التجا کی ہے کہ آپ یہاں تشریف لاکر ہمیں بھی مشرف و فیضیاب خدمت فرمائیں کہ ہم غلامان حضرتؒ بھی آپ کے دیدار کے لئے بے چین ہیں۔

آپ نے تبسم فرما کر یہ ارشاد کیا کہ ابھی تم مجھے دیکھنے کے لئے آئے ہو پھر اسقدر اضطراب کیوں ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس سوال کا جواب تمہیں اپنے آپ ہی مل جائے گا۔ اور تمہیں اچھی طرح تشفی حاصل ہو جائے گی۔

خدا کی شان یہ ظاہر ہوئی کہ یہ غلام مرض بخار میں مبتلا ہو گیا علاج کی طرف عمداً متوجہ نہیں ہوا اور نہ دل نے قبول کیا کہ علاج کرواؤں۔ اور علم الیقین مجھے یہ کہنا تھا۔ بیت ؎

درد از یار است و درمان نیز ہم
دل خدائے او شد و جان نیز ہم

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri

اِسی حالت میں سرشار اور اضطرار تپ میں چشم بستہ از خود رفتہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک کثیر جماعت کی مجلس روشن ہے اور اُس مجلس میں دو نورانی صورت والے حضرات مسند حکومت پر بصد حشمت و عظمت جلوہ فرماں و حکمراں ہیں۔

اُس جلسہ کے احکام سمجھ میں نہیں آئے کہ کس زبان میں بات ہو رہی ہے اور کیسی گفتار ہے۔ وہ دونوں بزرگ جو مسند نور پہ بیٹھے ہیں اُن کے سامنے حضرت پیر و مرشد قدس سرہ دست بستہ کھڑے ہیں ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ سے حضرت قدس سرہ کا نام لیکر پوچھا کہ انہیں ہندوستان جانے کے لئے کیا حکم دیا جائے۔ دوسرے بزرگ نے فرمایا کہ یہ آصف جاہ نظام الملک والی حیدر آباد دکن سے جب تک نہیں ملینگے اور ان کے واسطے دعائے بقائے سلطنت نہیں کرینگے، کسی بھی جگہ کیسے جاسکتے ہیں؟ فقیر اس خواب کے دیکھتے ہی صبح اُٹھا اور اپنے آپ کو صحیح وسلامت پایا۔

غلام کے دل نے کہا کہ حضرت قدس سرہ نے میرے سوال کا جواب باصواب و تشفی آمیز دلوادیا اور غلام کی پوری تسکین کر دی کہ آپ حقیقت میں کسی بھی سفر کے مجاز نہیں۔ خود حضرت قدس سرہ کے حضور میں بعد نماز صبح قدمبوسی کے لئے حاضر ہوا تو ارشاد ہوا کہ تم نے اگر رات کو کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرو یہ کہہ کر میری صورت دیکھے اور مسکرائے۔

غلام نے جو کچھ خواب میں واقعہ دیکھا تھا عرض کر دیا۔ فرمایا کہ تمہارے سوال کا جواب تو تمہیں مل گیا ہے اب بتاؤ کہ کیا میں حیدر آباد چھوڑ کر کسی اور جگہ جاسکتا ہوں یا خود اس معاملے میں با اختیار ہوں یا نہیں۔ اِس وقت غلام پر یہ اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ آپ حیدر آباد کو تا حکم شیخ نہیں چھوڑ سکتے۔ اور کسی بھی جگہ کے لئے بغیر اجازت پیر و مرشد سفر نہیں فرما سکتے۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Qadri Collection Hyderabad India Digitization eGangotri

غالباً ایک نہ ایک دن حضور نظام الملک (۱) **خلد اللہ ملکہٗ** کا اور آپؒ کا آمنا سامنا ضرور پیش آئے گا۔ اور اس فقیر نے یہ بھی سنا تھا حضور آصف جاہ مسند نشین تخت سلطنت حیدر آباد نظام الملک (۲) خلد اللہ ملکہٗ کو درویشوں سے بڑی عقیدت و محبت ہے۔ اور زیادہ تر سلسلہ قادریہ کو مانتے ہیں گویا خود کو وابستہ طریقہ قادریہ عفوریہ جانتے ہیں۔

حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہ کے بازو مبارک پر حرز شجرہ قادریہ عفوریہ برائے حفظ جان و بقائے مملکت زمانہ صغیر سنی سے بنا ہوا ہے۔ اور اس حرز کو جدہ (۳) ماجدہ حضور نظام الملک یعنے حضرتہ ولا ور النساء بیگم صاحبہ مرحومہ مغفور، انار اللہ برھانہ، نے حاصل کیا تھا کہ تب سے آج تک بھی حضور نظام الملک پر پَرتَوِ فضل اللہ ہے و نیز نظر مرحمت و نوازش روح پر فتوح حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ سید شاہ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ و برکات آل عبا سایہ افگن ہے۔

المختصر یہ فقیر بے نیل مرام حیدر آباد سے اپنے وطن مالوف عظیم آباد پٹنہ کو واپس آ گیا۔ بعد چند روز کے فقیر کو معلوم ہوا کہ حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہٗ نے آپ کے ہاتھ بیعت کی ہے۔ یہ خبر جس وقت فقیر نے سنی تو فوراً حیدر آباد' حضرت اقدس کی خدمت کے لئے حاضر ہوا اور دیکھا کہ حضور نظام الملک خلد للہ ملکہ برابر حضرتؒ کے پاس تشریف لایا کرتے ہیں اور دیر تک مودب بیٹھے رہتے ہیں اُسی طرح جیسے کہ اپنے شیخ کا ایک مریدِ عاشق اور باختہ جمال اپنے شیخ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کرتا ہے اور بپاس ادب خاموش رہتا ہے۔

فقیر کی نیت تھی کہ اب آپ کو ہندوستان کے دورہ کے لئے کہا جا سکتا ہے کیونکہ

---

(۱) نظام الملک نواب میر محبوب علی خان بہادر آصف جاہ سادس۔

(۲) نظام الملک نواب میر محبوب علی خان بہادر آصف جاہ سادس۔

(۳) دادی۔

جس کام کے لئے آپ مامور تھے شاید وہ مکمل ہو چکا تھا اور آپ اپنے ذمہ سے فراغت پا چکے تھے۔ وماھدینا لاَ الا البلاغ المبین۔ بر رسولان بلاغ باشد۔ جس دم یہ غلام حضرت اقدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف انداز ملازمت ہوا تو آپ کو پہلے سے زیادہ ضعیف و ناتواں پایا۔ اور یہ دیکھا کہ بینائی چشم تقریباً رخصت ہوگئی ہے اور یہ سمجھا کہ اب آپ سفر کے قابل بالکل نہیں رہے۔ سفر کے لئے تکلیف دینا فضول و بیکار ہے۔ اور یہ دیکھا کہ حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہ، حضرت قدس سرہ کے پاس اکثر تشریف لاتے ہیں۔ اور ہر وقت باریابان (۱) آستانہ نظام الملک حاضر ہو کر آپ کے ادارک خیریات کرتے ہیں اور مزاج پرسی کو اپنا افتخار سمجھتے ہیں۔

اُس زمانہ میں آپ کا مزاج مبارک ناساز رہا کرتا تھا۔ اس مکان قیام گاہ کی آب وہوا مزاج کے موافق نہ تھی اس وجہ سے کہ آپ بہت زیادہ کمزور اور ناتواں ہو گئے تھے۔ جب حالت مزاج مبارک ایسی ہوئی تو حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہ، کی خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت قدس اللہ سرہ کو کوہ مولیٰ علی پر جو متصل حیدرآباد دکن سے سات کوس کی دوری پر واقع ہے، لے چلیں کیونکہ وہ جگہ پُرفزا ہے اور وہاں کی آب وہوا خوشگوار، صحت و تندرستی کے لئے بہترین ہے۔

حضرت قدس سرہ نے نظام الملک کے مشورہ کو پسند فرمایا اور کوہ مولیٰ علی پر پہونچے۔ ہمراہیان و عزیزان و متوسلان بھی خدمت گذاری کے لئے آپ ساتھ رہے۔ یہاں قیام کے لئے موجود شاہی مکان جو بہت بڑا، وسیع اور خوش نما ہے، جائے استقامت تجویز ہوا۔ حضرات مرشدزادگان سید شاہ آل حسن و سید شاہ آل محمد صاحبان معیت میں ہی تھے۔

خود بدولت حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہ، کوہ مولیٰ علی پر جلوہ افروز ہوئے اور

---

(۱) پیشی میں رہنے والے منسٹرس۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pee Mohaimin Quadri Digitization eGangotri

چندے تک وہاں قیام کا حکم محکم دیا۔ کبھی روزانہ کبھی ہر دوسرے یا تیسرے دن حضور نظام الملک حضرت قدس سرہ کے پاس تشریف لاتے اور بستر درویشی پہ باادب بیٹھتے اور دعاء خیر و بقائے سلطنت کے امیدوار رہتے۔ اس کے باوجود کہ حضرت قدس سرہ مہمان سلطان صاحب شان تھے اور روزانہ دعوت طعام نوش فرماتے تھے۔ ایک دن حضور نظام الملک کی خواہش ہوئی کہ ایک دعوت کے لئے دستر خوان اس طرح سے سجایا جائے کہ حضرت قدس سرہ معہ صاحبزاگان موصوفین ہوں اور جو خادمین ساتھ ہیں یا جن کو حضرت قدس سرہ چاہیں شریک دعوت رکھیں۔

اس دعوت میں مَیں بھی رہوں، حضرت قدس سرہ نے قبول فرمایا۔ شب کو دعوت کا اہتمام کیا گیا اور حضور نظام الملک کے یہاں سے خبر آئی کہ دستر خوان تیار ہے حضرت تشریف لائیں۔ حضرت قدس سرہ نے صرف اپنے خادموں کو حکم دیا کہ اس دعوت میں آپ سب سر افگندہ طعام تناول کرنا اور آداب شاہی بھی ملحوظ رکھنا دوران طعام اپنا سر نہ اُٹھانا۔ اور کمترین آداب شاہی یہ ہے کہ جب سلطان کسی کو بلائے اور پوچھے تو اس وقت اپنا سر اٹھا کر سلطان کو دیکھنا مضائقہ نہیں۔

جس جلسہ میں سلطان پہونچ جائے وہاں کے لوگوں کا ادب یہی ہے کہ اپنا رخ سلطان کی طرف نہ کریں اگر سلطان کو دیکھنا چاہیں تو گوشہ چشم سے ایسا دیکھیں کہ سلطان پر ظاہر نہ ہو۔ حضرت قدس سرہ کے دعوت میں پہنچنے سے پہلے ہی حضور نظام الملک بخیال آداب بزرگان دین، وہاں تشریف لا کر تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ بعدہٗ اپنے ہاتھ میں آفتابہ لے کر حضرت قدس سرہ کا دست مبارک دھلایا اور دستر خوان پہ بٹھایا۔ خود قریب ایسے بیٹھے کہ دوسرا شخص درمیان میں نہ تھا۔ بائیں طرف حضرت قدس سرہ کے بائیں طرف حضور سلطان تھے اور داہنی جانب حضرات صاحب زادگان تھے اور سلسلہ تناول طعام آغاز ہوا۔

جس جس برتن سے حضرت قدس سرہ نے لقمہ اُٹھا کر کھایا اس تبرک کو یکے بعد

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Quadri Hyderabad India / Collection Peer Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

دیگرے حضور نظام الملک ان حصوں کو اٹھا کر نوش فرماتے رہے اور کسی دوسرے یا خاص برتن کی طرف ہاتھ بھی نہ بڑھایا۔

حضرت قدس سرہ کے سامنے سے جو برتن آگے جاتا تھا اُسی کھانے کو حضور نظام الملک کھاتے اور رکابی اچھی طرح صاف و پاک فرماتے ۔ یہ عقیدتِ خداداد، حضور نظام الملک کے حصہ میں آئی تھی جو کسی خاص الخاص مرید جان نثار کو بھی حاصل نہ تھی۔

نعم الامیر علی باب الفقیر وہ امیر بہت اچھا ہے جو فقیر کے دروازہ پر گیا کے قول پر عمل حضور نظام الملک کا عمل پورا پورا تھا جو حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کے ساتھ کیا۔ اور کوہ مولیٰ علی سے واپس آنے کے بعد حضور نظام الملک نے اپنے مکان میں دیوار توڑ کر جدید دروازہ لگایا تا کہ آنے جانے والوں کو کوئی وقت یا روک ٹوک نہ ہو۔

حضرت قدس سرہ نے اپنے تمام متعلقین و مستورات کو بھی اپنے وطن سے بلا لیا اس طرح اب سبھی کا قیام اِسی شاہی مکان میں تھا۔ یہ درست انتظام حضور نظام الملک نے آپ کے لئے کیا تھا تا کہ آپ اس ضعیفی میں آرام سے رَہیں یہ خدمت آپؒ کے خوشنودی کا باعث ہو۔

جب جب حضور نظام الملک حضرت قدس سرہ کے پاس تشریف لاتے، آپ ان کو کچھ نہ کچھ کلمات خیر امور سلطنت کے متعلق ضرور ہدایت فرماتے۔

یہ فرماتے کہ آپ اپنی سلطنت کے امیر المومنین ہیں اور بادشاہ کو غریبوں کی صدائے سوز دل سنا چاہئے، ان کی خبر لینا، غرباء کی امداد کرنا اور اپنی سلطنت سے ظلم و رنج کو نکال پھینکنا بقائے سلطنت کا باعث ہے۔ خدائے تعالیٰ کی توفیق وعطا آپ کو جب تک آپ کے حق میں ہے سلطنت کی میخ آپ کی قائم رہے گی۔ شاہی عدل انصاف خدائے تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

بادشاہوں کے لئے عدل و انصاف بہت بڑی عبادت ذوالجلال ہے کیونکہ اوس احکم الحاکمیں نے بہت بڑا اور دراز سایہ رعایا کے سر پر سلطان وقت کا رکھا ہے اور اُن سے ایک

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Qureshi Hyderabad India / Collection Digitization eGangotri

وقت پرسش و استفسار عدل ہی ہوگا اور ان کو جواب دینا ہوگا۔ ان شاءاللہ پیران سلسلہ قادریہ غفوریہ کی برکت سے جن کے آپ معتقدین میں سے ہیں، آپ کے مخالفین، آفات و زوال سے آپ امن میں رہینگے۔ کوئی مخالف آپ کے ملک کو چھین لینے کا قصد نہیں کریگا۔

حضرت قدس سرہ سوائے دو چار نصیحت آمیز الفاظ حکومت کے متعلق اور کچھ پند و نصائح کے زیادہ الفاظ نہیں کہتے تھے اور زیادتر عدل و انصاف ہی کو یاد دلاتے تھے۔

خداوند تعالیٰ نے حضور نظام الملک کو حضرت قدس سرہٗ سے وہ عقیدت و مودت عطا کی تھی، ان کے دل پر حضرت قدس سرہٗ کی عظمت و حشمت کا پرتو قلب پر عکس انداز تھا کہ تمام نصائح سُن کر ان پر عمل بھی کرتے تھے اور مزید ہدایات کے منتظر رہا کرتے تھے۔ جب تک بیٹھے رہتے دو بدو بات کرنے کی جرأت نہیں پاتے اور سراپا خاموش رہتے۔ آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے۔

حضرت قدس سرہٗ کے چہرہ مبارک کو دیکھتے اور ہدایت کو سُن کر آنکھیں بھر آتیں، رومال سے اپنا چہرہ پونچھتے جو خاص الخاص مریدوں کو بھی یہ حالت نصیب نہ تھی یہ اُس کی خوش قسمتی جس کو خدا عطا کرے بیت ؎

ہیبتِ حق است این از خلق نیست
ہیبت آن مرد صاحب دلق نیست

اس وقت حضور نظام الملک کی یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ جو کچھ حضرت قدس سرہ حکم فرمائیں فوراً اس کی تعمیل کروں جیسے شاہی مکانات، وظیفہ، سامان یا خانقاہ وغیرہ جو آپ چاہیں نذر گذرانوں۔ آپ نے اس خواہش سلطانی کو سنکر فرمایا کہ یہ مسافر فقیر تو آپ کا مہمان ہے مسافر کو مکان، نذر، وظیفہ مقرر کروانے کی کیا ضرورت ہے نہیں معلوم کہ یہ فقیر اس جگہ کب تک رہے گا اور کہاں جائیگا۔ پھر حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ یہ فقیر بحکم شیخ دبیران سلسلہ اس بلدہ حیدرآباد میں آیا ہے اور قیام کا مقصد نظام الملک آصف جاہ کی

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pervez Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

سلطنت کی بقا کے لئے دعا گوئی ہے۔ اور دعاء دینے کی کوئی مزدوری نہیں ہے۔ اور جو فقیر سچائی کے ساتھ داعی بالخیر' بقائے سلطنت شاہی اور تحفظ جانِ سلطان ہے اس کو سوائے خدا تعالیٰ کے کسی اور سے کچھ بھی طلب رکھنا مطلق حرام ہے۔

امیر المومنین کو یہ زیبا ہے کہ مسکین کی حاجت' غریب پر لطف و نوازش اور حاجت ہمیشہ کرتے رہیں' ان کی فریاد سنیں اور امداد کریں یہی کافی وافی ہے۔

الحمد اللہ تمام سلطنت میں آپ کے ابواب خیر و برکات کشادہ ہیں' خدا ان کو قایم دایم رکھے۔ سبحان اللہ حضرت قدس سرہٗ کی کیا ذات بابرکات تھی جو کہ سلطان کے سامنے بھی اُنہیں الفاظ کو بیان فرماتے جو سلطان کے لئے کارآمد ہوں اور اپنی کوئی اغراض شامل نہیں رکھتے۔

اظہار غرض کو آپ جانتے تھے بموجب حدیث بئس الفقیر علی باب الامیر۔ وہ فقیر بُرا ہے جو امیر کے دروازہ پر اپنی غرض بیان کرے۔ اس فقیر نے سنا ہے کہ حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہٗ حضرت قدس سرہ کے وصال کے بعد اکثر ارکین سلطنت (۱) سے مخاطب ہو کر فرماتے کہ ایسے درویش کو میں نے آج تک نہیں پایا جن کو ایسی بے پروائی ہو اور دل میں دنیوی تعلقات سے کچھ بھی خواہش نہ ہو۔

آپ نے اسی زعم و بے پروائی سے اپنی عمر شریف کا آخری حصہ مکان شاہی پُرانی حولی میں بسر فرمایا۔

بتاریخ بست سوم ماہ رمضان المبارک روز جمعہ سنہ ۱۳۱۴ھ ایک ہزار سہ صد و چہاردہ ہجری (۲) بوقت ساڑھے چار بجے صبح اس دار فانی کو چھوڑ کر راہی ملکبقا ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس وقت گویا کہ ہر ایک کی زبان پر جیسے' حاضرین غمگساران یعنی صاحبزادگان و نواسہ گان سلمہم اللہ تعالیٰ و متوسلین' مریدین معتقدین جاں نثاران اور

---

(۱) منسٹرس۔

(۲) ۲۳ رمضان ۱۳۱۴ھ روز جمعہ۔ ۳۰۔ ۴ بجے صبح۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India
Collection Peer Sahab Quadri Digitization eGangotri

خدام یہ شعر جاری تھا۔ بیت

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

چونکہ حضرت قدس سرہٗ کو مولوی عبدالقادر خان صاحب وکیل متذکرہ بالا کے مکان، باغ واقع چادرگھاٹ سے ایک خاص طرح کا اُنس ہو گیا تھا۔ قدرت خداوندی نے آپ کے وصال کے بعد یہ جلوہ دیکھایا اور مقدر نے بحکم قران مجید وَ مَاتَدۡرِیۡ نَفۡسٌ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ... الخ(۱) یہ کرشمہ نکالا کہ وکیل صاحب نے تینوں صاحبزادگان سید شاہ آل حسن و سید شاہ آل حمد و سید شاہ آل محمد صاحب اُن سے عرضی پیش کی حضرت قدس سرہ کو میرے کو اُس باغ والے مکان میں مدفون فرمائیں جس سے آپ کو بہت انسیت تھی اور یہ اس غلام کی تو خوش قسمتی ہوگی۔ حضرات صاحب زادگان نے بوفور کرم اُن کی التجاء قبول کی یہ نعمت عظمٰی و برکات خاص وکیل صاحب کے حصہ میں ازل سے لکھی ہوئی تھی۔ حق بحقدار رسید(۲) کے کے لائق ہوئے۔

یہ عظمت و سعادت درگاہ خداوندی سے وکیل صاحب نے پائی اور اپنی دین و دنیا بنائی۔ اگر حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہ، تدفین کے لئے جہاں حکم دیتے کسی کو کیا عذر ہوسکتا تھا کیونکہ وصال حضرت قدس سرہ کا وصال شاہی مکان پرانی حویلی میں واقع ہوا تھا اور آپ نے اپنے آپ کو حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہ کے مسافر مہمان فرمایا تھا ایسی حالت میں دوسرے غلاموں کو جائے تدفین تعین کرنے کی ضروت نہ تھی جو حکمِ شاہی ہوتا وہی ظہور میں آتا۔ چونکہ منظور خدا یہ تھا اسلئے وکیل صاحب کے ہاں تدفین ہوئی۔

آپ کے مزار مبارک کو اگر دیکھئے پختہ تو بنا ہوا ہے لیکن نور و رحمت کا برسنا ہوتا ہے۔ شان و شوکت سے بری ہے لیکن آپؒ کی شان و شوکت کو جو جاننے اور پہچاننے والے

---

(۱) سورۃ لقمان آیت نمبر ۳۴۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں ہوگی۔

(۲) حق اپنے حقدار تک پہنچ گیا۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India
Collection Peer Sahib Quadri Digitization eGangotri

ہیں وہ ضرور مزار مبارک سے مستفید ہوتے ہیں جیسے حیات میں استفادہ پاتے تھے۔

واہ رے وکیل صاحب کی خوش نصیبی کہ ہر لحظہ و ہر آن جس وقت چاہتے ہیں زیارت مزار مبارک وحصول برکات وفتوحات کا ثمرہ لیتے ہیں اور حضوری میں رہتے ہیں۔ جو لوگ وکیل صاحب کے وابستہ فرمان ہیں وہ بھی مزار مبارک پہ حاضر ہوکر مستفید ہوا کرتے ہیں اور اپنی حاجت پاتے ہیں۔

راقم فقیر کا خیال ہے کہ حضرت قدس سرہ نے خدائے تعالیٰ سے شاید اپنے مزار مبارک کو طریقہ سادگی پر طلب کیا ہوگا اسلئے ایسا ہوا۔

خدا کی بات خدا جانے دوسرا کیا سمجھ سکتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت قدس سرہ نے اپنی حیات میں مکان سکونت خود، خانقاہ، مسجد وغیرہ مریدین سے بنوانے کا کوئی ارادہ نہیں فرمایا تھا۔ آپ کے وصال کے بعد بھی کچھ زمانے تک مزار مبارک سے متصل کوئی مکان، مسافر خانہ وغیرہ کی بناء قائم جن سے مزار مبارک کا احتشام لوگوں کی نظروں میں دیکھائی دیتا۔

ورنہ غور طلب ہے کہ اگر آپ کی مرضی ہوتی تو آپ کا مریدوں جو از غرب تا شرق موجود ہیں روضہ مبارک بنواتے۔ مسافر خانہ، مسجد، خانقاہ ہوتی جس سے شوکت مزار مبارک محسوس کی جاتی و نیز عرس کے لئے مکانات بنتے اور سالانہ عرس، جیسے تمام بزرگانِ دین کا ہوا کرتا ہے، اِسی طرح آپ کا بھی ہوتا۔

کیونکہ بڑے بڑے اضلاع و بلاد ہندوستان یعنے کلکتہ تا دہلی و غزنی و سراو غیرہ جہاں آپ کے لاکھوں مریدین، مطیعین اور آپ کے تابع فرمان ہیں وہ لوگ سب کچھ کرتے جن کو بہت بڑا افسوس ہے کہ آپ کا مزار مبارک حیدرآباد کے باہر کی کسی جگہ میں سے قائم نہ ہوا۔

حضرت قدس سرہ کے مریدان مثل بلخ بیشمار ہیں خصوصاً ضلع مونگیر۔ ضلع پٹنہ۔ عظیم آباد۔ ضلع غازی پور۔ ضلع بلیا۔ ضلع بنارس۔ ضلع جون پور۔ ضلع الہ آباد۔ فتح پور۔ جہاں آپ کا وطن ہے۔ ضلع کانپور۔ ضلع اکبر آباد وغیرہ۔ اضلاع مشرقی ومغربی وشمالی و جنوبی بعض لکھنؤ کے اطراف ملک اودھ و ریاست گوالیار۔ جودھ پور۔ ربوان۔ چھتر پور۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammad Quadri Hyderabad Digitization eGangotri

بڑودہ۔ اضلاع جبلپور میں۔

ان کے علاوہ اور بھی شہروں غریب مریدین و معتقدین حیثیت والے سب پچھتاتے ہیں کہ ہم لوگ مزار مبارک سے استفادہ اُٹھانے سے محروم ہیں۔

اس راقم فقیر نے اکثر ان جگہوں کے مریدین کی زبان سے سنا اور کف حسرت ملتے ہوئے دیکھا اور حسرت کے ساتھ کہتے تھے کہ حضرت آخند صاحب قدس سرہ جو غوث وقت تھے' نے اپنے فرمان سے ملک صوات سے آپ کو اپنا خلیفہ ہندوستان بنا کر ہماری ہدایت اور استفادہ کے لئے یہاں بھیجا تھا۔ جس کا مقتضائے خیالات' ہندوستان کے ہم مریدین آپ کی حیات میں ہم غریبوں کی رسائی ہوتی تو سبحان اللہ کیا کہنا تھا کہ بعد وصال ہم لوگ فوائد اخروی سے محروم نہیں رہتے۔

ہماری بد نصیبی ہے کہ اسقدر دور و دراز راہ پر یعنے حیدر آباد فرخندہ بنیاد میں مزار مبارک واقع ہے جہاں حاضر ہونا دشوار دِکھائی دیتا ہے۔ مشیت ایزدی میں کسی کی کیا مجال ہے۔ فقیر راقم کا خیال ہے کہ حیدر آباد دکن میں حضرات اراکین سلطنت حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہ' کے علاوہ دوسرے لوگ عقیدت والے کم تھے۔ لیکن ان حضرات کا انتقال ہو گیا اور وہ لوگ حضرت قدس سرہ کی شان عالی کے جاننے اور پہچاننے والے تھے۔

وہ اگر زندہ ہوتے اور منظور خدائے بزرگ و برتر ہوتا تو' وہ لوگ آپؒ کا روضہ مبارک ضرور بنواتے۔ اور شاید دھوم دھام سے عرس شریف مناتے۔

عجب اتفاق ہوا کہ وہ اراکین سلطنت حضرت قدس سرہ کی حیات ہی میں فردوس بریں میں جا بسے۔

یہ فقیر قوی امید رکھتا ہے کہ اگر پیران سلسلہ چاہیں گے تو حضور نظام الملک مزار مبارک کی طرف ضرور توجہ کریں گے اور اُن کے نزدیک سب آسان ہے' سب کچھ ہو سکتا ہے۔

کیونکہ حیدر آباد کی تمام خانقاہوں میں بزرگوں اور اللہ کے ولیوں کا جو عرس ہوا کرتا ہے وہ محض توجہاتِ حضور نظام الملک ہے۔ حضرت قدس سرہ کی ذات مبارک کے

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Sahib Quadri, Hyderabad Digitization eGangotri

ساتھ حضور نظام الملک کو خاص طور سے عقیدت و محبت تھی اس لئے اور بھی اچھی طرح توجہ کر سکتے ہیں اور بقائے مزار مبارک کا ساماں (۱) ملحوظ فرما کر یادگار رکھ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ امیر المومنین حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہ والی دار الحکومت حیدر آباد جو اس وقت سلطنت اسلام سے معمور ہے اسے خیر و امن کے ساتھ قائم و دائم رکھے۔ آمین

اللہ تعالیٰ حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کے مزار مبارک پر مقبرہ کی تعمیر کو ملحوظ خاطر عاطر میں رکھے۔ آمین ثم آمین

اب فقیر راقم حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کے ان حالالت کو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو زبان مبارک سے حضرت سید شاہ آل احمد سجادہ صاحب سلمہٗ کی زبان مبارک سے سنوایا۔ جب کہ آپ پرانی حویلی میں موجود مکان شاہی میں اور کوہ مولیٰ علی سے مرض فالج سے متاثر ہو کر تشریف لائے۔

حکماء شاہی بحکم حضور نظام الملک خلد اللہ ملکہ، معالج معین کئے تو آپ پر ثابت ہو اہو گا کہ میں سفر آخرت کرنے والا ہوں اور ٹیپو خان صاحب اسی حالت میں روزانہ مزاج پرسی کے لئے بحکم حضور نظام الملک، آیا کرتے تھے۔ ایک دن خان صاحب نے آخر بیان کیا کہ حضور نظا الملک اپنی تشریف آوری کے لئے جیسا کہ ہمیشہ معمول تھا اجازت طلب کرتے ہیں وہ دن و تاریخ حضرت قدس سرہ کے وصال سے دو دن پیشتر کا واقعہ ہے۔

حضرت قدس سرہ نے زبان مبارک سے، خان صاحب کو فرمایا کہ حضو نظام الملک کو میری طرف سے دعاء خیر کہنا اور اس کے علاوہ ایک وصیت نامہ بھی بھیجا جس کا مضمون درج ذیل ہے۔

---

(۱) یعنی مقبرہ بنا سکتے ہیں۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Qadri, Hyderabad India. Collection Digitization eGangotri

نقل وصیت نامہ

اے عزیز سکندر وقت امیر المومنین ظل سبحانی خلد اللہ ملکۂ و دولتۂ

از نانی الٰی اللہ فقیر فضل اللہ پس از سلام سنت اسلام ۔ چونکہ اب وہ وقت موعود قریب آپہونچا ہے جو تمامی دنیوی آلائشوں و کدورتوں کو مٹانے والا ہے اور تمام فانی لذتوں کو اور غیر معتبر آسائشوں کا ہلاک کرنے والا ہے ۔ ایک فراق رسیدہ مہجور کو وصال محبوب کا دل آویز مژدہ پہونچانے والا ہے ۔ ہادم الذات اس فقیر فانی کو عنقریب اس سرائے باقی میں بسانے والا ہے جہاں اعمال صالحہ اور افعال حمیدہ کے علاوہ نہ کوئی معاون ہوگا، نہ کوئی ڈھارس (۱) دینے والا، نہ کوئی رفیق ہوگا اور نہ کوئی امید دلانے والا ۔ اے عزیز بلند اقبال فقیر ایک ایسے عالم کا مسافر ہونے والا ہے جہاں سے کوئی واپس نہیں آتا اور یہ سفر اولوالعزم انبیاءؑ سے لیکر ایک کافر مشرک تک سب کو اپنے وقت مقررہ پر پیش آیا کرتا ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہیگا ۔ مبارک ہیں وہ بندے جو دنیا میں آخرت کا کام بھی کرتے رہتے ہیں ۔ اور دنیوی مال پر فریفتہ نہیں ہوتے ۔ فقیر ایسی حالت اور ایسے وقت میں سفر کرنے والا ہے جس میں نہ اپنے عزیزوں سے آرزو کے موافق مل سکتا ہے نہ اپنے خیالات ظاہر کر سکتا ۔ مگر ہر حال میں فقیر کو خدائے جل شانہ کی رحمتوں سے یہ کامل امید ہے کہ سب عزیز اپنے تمام مقاصد و مطالب میں کامیاب ہوں گے ۔ اپنے دشمنوں پر ہمیشہ مظفر و منصور ہوا کرینگے ۔ عزیز بلند اقبال کی ان شاہی عنایتوں اور مہمان نوازیوں کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا جو اس فقیر مسافر کے حال پر عالم سفر میں رہے ہیں ۔ اور خدائے تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اسکا اجر ضرور مرحمت فرمائے گا ۔ اب وہ وقت ہے کہ عزیز بلند اقبال سے رخصت ہو جاؤں ۔ اور امیر المومنین کو خدائے جل شانہ، کی حمایت اور بزرگان دین کی ظاہری و باطنی حفاظت میں سونپ دوں ۔ فقیر کو اپنے متعلقین کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں جب کہ وہ امیر لمومنین کے مہمان ہیں میں میرے متعلقین کو بھی خدا کی حفاظت میں دیتا ہوں ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

---

(۱) مدد کرنے والا، تسلی دینے والا ۔

……

حضرت قدس سرہ کے وصال کے بعد حضور نظام الملک کی طرف سے وزیر سلطنت جناب نواب اقبال الدولہ بہادر کے نام حکم محکم نافذ ہوا کہ آج روز جمعہ ہے حضرت قدس سرہٗ کے جنازۂ مباک کو مکان پرانی حویلی سے مکّہ مسجد لے جائیں اور بعد نماز جمعہ وخطبہ الوداع رمضان شریف نماز جنازہ مبارک پڑھی جائے اور اقبال الدولہ خود بنفس نفیس جنازہ مبارک کے ساتھ رہیں اور نگرانی رہے کہ ہزاراں احتشام تدفین کی جگہ تک بصد ادب جنازہ ہمایوں پہنچایا جائے۔

سلطان وقت کا حکم پہونچتے ہی جو کچھ ہونا تھا وہ کیا گیا جو دیکھنے سے تعلق ہے اور یہ بات گنجائش تحریر ہو نہیں سکتی، شاید تحریر کرنے میں کمی اور بیشی ہو جائے۔

حضور نظام الملک کے یہاں سے پانچ ہزار روپے اور دو قرابے عطر کے بھیجے گئے تا کہ نثار جنازہ مبارک ہو۔ جو حضرات مشائخ بلدہ حیدرآباد نماز جنازہ مبارک کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے تھے پہلے تو اس حالات کو دیکھ کر جس کا ذکر آگے آئے گا' وجد میں آ گئے اور رطب اللسان حمد خداوند ذوالجلال ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے فرمانے لگے کہ یہ مقبول بارگاہ خدوندی ہیں کیونکہ ایسا نور عام طور پر نہیں ہوتا بلکہ خاصان خدا پر سایہ افگن ہوا کرتا ہے جو عقل، وہم وگمان سے باہر ہے۔

لاکھوں کی تعداد میں بنی آدم شریک نماز جنازہ ہیں اور سڑکوں پر بھی مخلوق نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے حاضر ہے غالباً ساکنان عالم ملکوت دکھائی دیتے ہیں جو پہچانے نہیں جاتے کہ یہ کون ہیں اور کہاں سے اس خوبصورت لباس میں آئے ہوئے ہیں۔

اس دن خداوند تعالیٰ کو شاید یہ منظور تھا کہ اپنے مقبول بارگاہ کا تصرف بعد وصال بھی منکرین کو دیکھایا جائے کہ لاکھوں کی تعداد میں مخلوق خدا نماز جنازہ میں شریک رہیں اور بے مثال ثواب کے حصول کے لئے جنازہ مبارک کو کندھا دینے آئے جن کی گنتی نہ ہو سکے۔ کہ کتنے لوگوں نے کندھا دیا اور کندھا دینے والے دھوپ کی تکلیف کو بھی بالکل بھول گئے۔ اور مکّہ مسجد سے چار گھاٹ یعنی مقام مدفن کا فاصلہ قریب دو میل ہے۔ عوام کی کثرت کی وجہ سے

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

ایک ایک قدم بڑھانا بھی بہت مشکل ہو رہا تھا۔ خدا کی شان، رحمت رحمان یوں ہوئی کہ آن ہی آن میں ایسا ابر چھا گیا اور دھوپ یکدم رخصت ہوگئی اور ہلکی سی بارش ہونے لگی جس سے تمام لوگ بشاش ہوگئے اور دھوپ کی صعوبت سے امن میں آگئے۔

سونے پر سہاگہ، قرابے کے قرابے(۱) عرق کیوڑہ اور گلاب کے علاوہ عطریات، بخورات جو جنازہ مبارک پر نثار کئے جارہے تھے، کی وجہ سے حاضرین جنازہ کا دماغ معنبر و معطر ہو گیا تھا اور اپنا اپنا جامہ اس سے بسا لیا تھا کہ ایک نئی شان سامان قدرت خداوندی دیکھی جارہی تھی جسے کوئی کیا بیان کرسکتا ہے کہ وہ کیا منظر تھا۔

مزید برآں لوگوں نے اسقدر انواع واقسام کے پھول جنازۂ مبارک پر چڑھائے کہ جنازہ مبارک پھول ہی پھول معلوم ہوتا تھا اور مبارک کفن کی سفیدی پھولوں سے پوشیدہ تھی گویا کفن پھولوں ہی کا ہو۔ جس وقت پھول چڑھے ہوئے تھے ان پھولوں کو بندگان خدا نے تبرک کے طور پر کوئی ایک پھول کوئی دو پھول جنہیں جو کچھ ملا لے لئے یہاں تک کہ پھولوں کا نام باقی نہ رہا۔

خدائے تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اُن پھولوں سے برکت عطا فرمائی پھولوں کو حاصل کرنے والے پہچانے نہیں جاتے تھے کہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔ پھولوں کو حاصل کرنے والے مریدین میں سے نہ تھے۔ حضرت قدس سرہٗ نے دو تین سال سے مریدی کا سلسلہ بند کردیا تھا اور عوام کی نمائش و شہرت سے متنفر تھے یہاں تک کہ احاطہ مکان سے باہر قدم نہیں نکالتے تھے یہ سب باعث ضعیفی بھی گمان کیا جاسکتا ہے۔

جنازہ مبارک میں اس قدر مجمع جمع ہوا اور معتقدانہ آداب بجالانا اور جنازہ پر فدا ہونا روشن خوب ہوگا کہ کیوں تھا۔ اور ان لوگوں کے دل پر اللہ تعالیٰ نے نہ معلوم کیا القاڈالا تھا کہ دل وجان سے آداب اھل اللہ بجالانے سب مستعد ہوگئے۔ تمت بالخیر

---

(۱) بے شمار شیشیاں۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri

التجا بحضور شیخ قدس سرہ

المدد یا شیخ انظر حالنا   دست تو بگرفتہ شاہا دست ما
بندۂ خود کر دی و بنواختی   دستگیری بایدت اے مقتدائے
سعی تو در کار ما باشد گرو   انچہ میخواہی ہمان می کن عطا
تکیہ فضل اللہ بر بالین قلب   باعثِ آرام روح و جان ما
استغاثہ میکنم در حضرتت   بشنوائے جانان خان فریاد را
از دغا بازی شیطاں وارہاں   از جفائے نفس بر گیری مرا
کُشتن نفس لعین بردست تست   بازبیں افعال بد احوال را
اندرین تپ ہائے غم غمخوار شو   اے طبیبِ مرض پنہاں را دوا
در فراقت زندگی نا .....   خواب و خور شد بار ہمچون گودھا
عمر خوش در سایہ فضلت گذشت   در ..... آمد زیست ما
بذل ..... ترا یاد .....   روز و شب ایثار میکردی شہا
مرغ روحم می .... بے حد زما
میشود نالاں زخانہ مستعار   ہرزمان حیراں وگریاں بر سما
از مرید خویس گشتی نے خبر   تا ..... باسی در خفا
دست بستہ ایستادہ پیش تو   چشمہ پُر آب و بر آب .....
برامید دید تو آشفتہ است   میکند نالہ رواں صبح و مسا
پیش خود اندوہ گیں را در طلب   ..... از کرم میگوہیا
غیر حکم تو چگونہ در رَسد   ....
بود دعائے نو اجابت میرسد   ....
وِدر نام پاک تو باصد خضوع   . ... بے نوا

.... (۱)

---

(۱) یہ سارے الفاظ کتاب میں مٹے ہوئے ہیں۔

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moiz Hyderabad India
Collection Peer Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

مظہر حق
سید فیض اللہ شاہ

حضرت سید شاہ محمد فضل اللہ قادری غفوری المعروف سید فیض اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ
تکیہ فیض اللہ ؒ، چادر گھاٹ، ملک پیٹھ، حیدر آباد

Fazail Fazlullah

Sawaneh Umri

Haqa'eqe Agaah Arif Billah
Hazrat Syed Shah Mohammed Fazlullah
Quadri Gafoori Urf Syed Faizullah Shah (Rh)

Musannif

Syed Shah Mohammed Abdul Wahid Quadri
Gafoori Mohiuddin Puri
(Mureede Khaas Hazrat Mamdooh)

Murattib

Syed Shah Mohammed Saleem
Ibn Syed Shah Mohammed Abdul Hadi
(Nawase Hazrat Mamdooh)

Hasb-e-Irshaad wa Zeer-e-Ihtemaam

Syed Shah Mohammed Shujathullah Quadri
Sajjadah Nasheen Dargah Hazrat Syed Shah
Mohammed Fazlullah Quadri Gafoori Urf Syed Faizullah Shah (Rh)

Tahqeeq wa Tadween

Qitmeer Ghous-e-Azam (Rz) wa Lateef laubali
Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri
Laubali Al-Jilani Sajjad Mohiuddin
Kamiluttafrseer, Al-Hadth & History Jamia Nizamia
Sajjada Nasheen Bargah Hazrat Watad Deccan
Al-Maroof, Patthar wale Saheb, Hyderabad.

9 788199 174344